عصر حاضر کی مظلوم خواتین
کے لیے راہنما کتاب

www.KitaboSunnat.com

مظلوم صحابیات رضی اللہ عنہن

صحابیات پر کیے جانے والے ظلم کی نوعیت

تصنیف
ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

مکتبہ افکارِ اسلامی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

عصر حاضر کی مظلوم خواتین کے لیے راہنما کتاب

مظلوم صحابیات رضی اللہ عنہن

صحابیات پر کیے جانے والے ظلم کی نوعیت

تصنیف
ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ افکار اسلامی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : مظلوم صحابیات رضی اللہ عنہن

صحابیات پر کیے جانے والے ظلم کی نوعیت

نام مؤلف : ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

تحقیق : مولانا محمد ارشد کمال

ضخامت :۲۰۸ صفحات

اشاعت (اول) : دسمبر ۲۰۱۴

ناشر : مکتبہ افکار اسلامی

مطبع

مکتبہ اسلامیہ پرنٹنگ پریس لاہور
0300-8661763

مکتبہ اسلامیہ

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37244973 - 37232369

بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد
041-2631204 - 2641204

Email: maktabaislamiapk@gmail.com, Visit on Facebook page: maktabaislamiapk

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ دار العلوم المحمدیہ

انتساب

ان راسخ العقیدہ اور موحد مسلمان مستورات کے نام

جنھوں نے انواع و اقسام کے مظالم کا پامردی سے سامنا کیا

جنھوں نے حق و انصاف کا دامن ہاتھ سے کبھی نہیں چھوڑا

جنھوں نے اسلام پر اپنی استقامت کے جھنڈے گاڑ دیے

جنھوں نے دنیا قربان کر کے اپنی آخرت سنوار لی

جنھوں نے آئندہ نسلوں کے لیے عزم و ہمت کی داستانیں رقم کیں

جو مایوسی کے تہ بہ تہ بادلوں میں روشنی کی ایک کرن ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

* انتساب ---------- 3
* عرض مؤلف ---------- 10
* مقدمہ ---------- 11

باب اول:

عہد قدیم میں مستورات پر ظلم

فصل اول: ظلم کی حرمت اور سنگینی ---------- 17
* ظلم قیامت کے اندھیرے ہیں ---------- 18
* ظالم پر اللہ تعالیٰ کی گرفت ---------- 19
* مظلوم کی بد دعا سے بچو! ---------- 20
* ظلم نہ کرو ---------- 23
* ایک شخص کو نبی اکرم ﷺ کی نصیحت ---------- 25
* میرا ہاتھ شل ہو جائے اگر میں زینب کو ماروں! ---------- 25
* لاٹھی بردار مرد ---------- 29
* حکم نہیں سفارش ---------- 30
* عورتوں کو ظلم و زیادتی کے لیے نہ روکو ---------- 31
* ایک اشکال اور اس کا جواب ---------- 33
فصل دوم: عہد قدیم میں مومنات پر ظلم ---------- 36
* اللہ تعالیٰ نے کافر و فاجر کا فریب اسی کے منہ پر دے مارا ---------- 37
* بدکار، تختہ دار پر ---------- 39

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

* ذی الاوتاد (میخوں والے) ظالم پر عذاب الٰہی کا کوڑا برس پڑا ---------- 40
* اماں جان! صبر کر، تو حق پر ہے ---------- 41
* لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا ---------- 42
* بیٹیوں کا قتل ۔ باپ نے بیٹی کو کنویں میں پھینک دیا ---------- 43
* اللہ کا مارا ہوا ---------- 47
فصل سوم: صحابیات رضی اللہ عنہن کی مظلومیت کا قرآنی ثبوت ---------- 50
فصل چہارم: کتب حدیث و سیرت اور تاریخ سے ثبوت ---------- 55
* آپ ہمارے لیے اللہ سے مدد کیوں نہیں طلب کرتے؟ ---------- 57

باب دوم:

جسمانی تشدد کا شکار ہونے والی صحابیات رضی اللہ عنہن

* اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا ---------- 62
* داستان ظلم ---------- 65
* اسماء بنت سلامہ رضی اللہ عنہا ---------- 67
* داستان ظلم ---------- 69
* ام المؤمنین ام حبیبہ رملہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا ---------- 70
* داستان ظلم ---------- 73
* ام شریک دوسیہ رضی اللہ عنہا ---------- 74
* ام عُبَیس رضی اللہ عنہا ---------- 76
* داستان ظلم ---------- 76
* ام عفیف رضی اللہ عنہا ---------- 77
* داستان ظلم ---------- 77
* ام ورقہ بنت عبداللہ بن حارث انصاریہ رضی اللہ عنہا ---------- 78
* داستان ظلم ---------- 79

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

* اُمَیمہ بنت رُقیقہ رضی اللہ عنہا ---------- 80
* داستان ظلم ---------- 81
* جاریہ بنت عمرو بن مؤمل رضی اللہ عنہا ---------- 82
* داستان ظلم ---------- 82
* حبیبہ بنت سہل بن ثعلبہ انصاریہ رضی اللہ عنہا ---------- 83
* داستان ظلم ---------- 84
* حمامہ رضی اللہ عنہا ---------- 85
* داستان ظلم ---------- 85
* حواء انصاریہ رضی اللہ عنہا ---------- 86
* داستان ظلم ---------- 86
* زِنّیرہ رومیہ رضی اللہ عنہا ---------- 88
* داستان ظلم ---------- 89
* زینب بنت محمد رضی اللہ عنہا ---------- 90
* داستان ظلم ---------- 91
* اسلام کی پہلی شہیدہ: سُمَیّہ بنت خباط رضی اللہ عنہا ---------- 92
* داستان ظلم ---------- 92
* فاطمۃ الزھراء رضی اللہ عنہا ---------- 95
* داستان ظلم ---------- 98
* لبیبہ رضی اللہ عنہا ---------- 101
* داستان ظلم ---------- 101
* لیلیٰ بنت ابی حثمہ رضی اللہ عنہا ---------- 102
* داستان ظلم ---------- 102
* نہدیہ رضی اللہ عنہا ---------- 104
* داستان ظلم ---------- 104

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب سوم:

جسم فروشی پر اکسائی جانے والی، افک و بہتان کی آزمائش میں مبتلا کی جانے والی اور مالی مظالم کا سامنا کرنے والی صحابیات رضی اللہ عنہن

فصل اول: جسم فروشی پر اکسائی جانے والی اور جنسی طور پر ہراساں کی جانے

* والی صحابیات رضی اللہ عنہن ---------- 108
* امیمہ رضی اللہ عنہا ---------- 111
* داستان ظلم ---------- 111
* مُسیکہ رضی اللہ عنہا ---------- 114
* داستان ظلم ---------- 114
* معاذہ بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا ---------- 115
* داستان ظلم ---------- 115
* ایک مسلمان خاتون کی بے حرمتی ---------- 118

فصل دوم: افک و بہتان کی آزمائش سے گزرنے والی صحابیات رضی اللہ عنہن ---------- 121

* ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا ---------- 123
* داستان ظلم ---------- 127

فصل سوم: مالی مظالم کا سامنا کرنے والی صحابیات رضی اللہ عنہن ---------- 134

* ام کُجّہ انصاریہ رضی اللہ عنہا ---------- 136
* داستان ظلم ---------- 136
* کبیشہ بنت معن انصاریہ رضی اللہ عنہا ---------- 139
* داستان ظلم ---------- 139
* سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیٹیاں ---------- 140

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب چہارم:

ذہنی اذیتوں میں گرفتار کی جانے والی صحابیات رضی اللہ عنہن

فصل اول: قریب ترین رشتے داروں سے محروم کی جانے والی صحابیات رضی اللہ عنہن ------- 143

مبحث اول: شوہر سے محروم کی جانے والی صحابیات رضی اللہ عنہن ------- 145

* امامہ بنت ابی العاص رضی اللہ عنہا ------- 147
* داستان ظلم ------- 148
* ام المومنین ام سلمہ ہند رضی اللہ عنہا ------- 149
* داستان ظلم ------- 152
* فریعہ خدریہ انصاریہ رضی اللہ عنہا ------- 155
* داستان ظلم ------- 156

مبحث دوم: بھائیوں سے محروم کی جانے والی صحابیات رضی اللہ عنہن ------- 158

* ام اسحاق غنویہ رضی اللہ عنہا ------- 160
* داستان ظلم ------- 160
* خنساء تماضر رضی اللہ عنہا ------- 162
* داستان ظلم ------- 163
* زینب بنت علی قرشیہ ہاشمیہ رضی اللہ عنہا ------- 165
* داستان ظلم ------- 166

مبحث سوم: بیٹوں سے محروم کی جانے والی صحابیات رضی اللہ عنہن ------- 167

* اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا ------- 169
* داستان ظلم ------- 171
* زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا ------- 173
* داستان ظلم ------- 173

مبحث چہارم: باپ سے محروم کی جانے والی صحابیات رضی اللہ عنہن ------- 178

* ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا ------- 180

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

* داستان ظلم ---------- 182
* ام المومنین حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا ---------- 185
* داستان ظلم ---------- 187

فصل دوم: انتقامی طلاق اور ظہار کا شکار ہونے والی صحابیات رضی اللہ عنہن ---------- 190

* ام کلثوم بنت محمد رضی اللہ عنہا ---------- 192
* داستان ظلم ---------- 193
* خولہ بنت ثعلبہ الخزرجیہ الانصاریہ رضی اللہ عنہا ---------- 194
* داستان ظلم ---------- 195
* رقیہ بنت محمد رضی اللہ عنہا ---------- 197
* داستان ظلم ---------- 198

فصل سوم: نکاح کے سلسلے میں جبر کا شکار ہونے والی صحابیات رضی اللہ عنہن ---------- 199

* جمیل بنت یسار مزنیہ رضی اللہ عنہا ---------- 201
* داستان ظلم ---------- 201
* خنساء بنت حذام الانصاریہ رضی اللہ عنہا ---------- 203
* داستان ظلم ---------- 203
* کُبَیشہ بنت معن انصاریہ رضی اللہ عنہا ---------- 204
* داستان ظلم ---------- 204
* ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن کی تحریری کاوشیں ---------- 207

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مؤلف

سب سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ جس کی توفیق اور فضل سے ہی نیک کام پایا تکمیل کو پہنچتے ہیں۔اسی کی مہربانی سے اس کتاب کو مستند حوالہ جات سے مزین کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔کتاب کو مفید سے مفید تر بنانے اوراس کی تزئین کے لیے درجِ ذیل امور کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے:

۱۔ صحابیات رضی اللہ عنہن پر ڈھائے جانے والے مظالم کی تفصیل کو ابواب و فصول اور مباحث میں تقسیم کر کے پیش کیا گیا ہے،تاکہ نوعیتِ ظلم کو سمجھنے میں آسانی رہے۔

۲۔ صحابیات کا تذکرہ حروف تہجی کی ترتیب سے کیا گیا ہے تاکہ نام تک رسائی حاصل کرنے میں سہولت رہے۔

۳۔ ہر صحابیہ کے نام کا معنی بھی لکھ دیا گیا ہے تاکہ مسلمان بچیوں کے نام رکھنے کے لیے راہنمائی فراہم کی جائے۔

۴۔ ہر صحابیہ پر کیے جانے والے 'ظلم کی داستان' لکھنے سے پہلے 'تعارفی کلمات' کے عنوان سے صحابیہ کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے تاکہ صحابیہ کی شخصیت کا خاکہ ذہن نشین ہو جائے۔

۵۔ اس کتاب میں جن صحابیات کا تذکرہ کیا گیا ہے ان کی تعداد ہے۔

۶۔ آیات کی کمپوزنگ کی بجائے کتابت لگائی گئی ہے قرآنی رسم الخط میں فرق واقع نہ ہو۔

۷۔ احادیث مبارکہ پر اعراب لگا دیے گئے ہیں تاکہ قارئین کو حدیث پڑھنے میں دشواری نہ ہو۔

۸۔کتاب کی زبان کو حتی الامکان سلیس رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مؤلف کے لیے صدقہ جاریہ بنائے اور قارئین کرام کو اس استفادہ کی توفیق بخشے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت سی کتب حدیث اور اسماء الرجال کی تمام کتب میں صحابیات رضی اللہ عنہن کے حالات زندگی بیان کیے گئے ہیں۔

ابن مندہ (م ۳۹۵ھ)، ابونعیم (م ۴۰۳)، قاضی ابن عبدالبر (م ۴۶۳) اور ابوموسیٰ اصفہانی (م ۵۸۱ھ) کی کتب میں صحابیات کے حالات زندگی کی تفصیلات لکھی گئی ہیں۔

قاضی ابن عبدالبر کی ایک کتاب الاستیعاب فی اسماء الاصحاب ہے، جس کے ایک حصے کتاب النساء وکناھن میں ۳۹۸ صحابیات رضی اللہ عنہن کا حروف تہجی کی ترتیب سے تذکرہ کیا گیا ہے۔ جو صحابیات ناموں سے مشہور ہیں ان کا تذکرہ ان کے ناموں کے حروف تہجی کی ترتیب سے کیا گیا ہے اور جو صحابیات رضی اللہ عنہن کنیتوں سے مشہور ہیں ان کا تذکرہ کنیتوں کے ضمن میں کیا گیا ہے۔

الطبقات الکبری لابن سعد کی آٹھویں جلد صالحات وصحابیات رضی اللہ عنہن کے حالات زندگی کے بارے میں مخصوص ہے۔ محمد بن سعد (م ۲۳۰ھ) کی اس کتاب کا اردو ترجمہ طبقات ابن سعد کے نام سے چھپ چکا ہے۔ اس کتاب میں ۶۲۷ صحابیات رضی اللہ عنہن کا تذکرہ ہے۔

حصہ ہشتم میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دادیوں، نانیوں، والدہ محترمہ، ازواج مطہرات، آپ کی چار صاحبزادیوں اور دیگر صحابیات رضی اللہ عنہن کے تذکرے ہیں۔ اس کتاب کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے نبی اکرم رحمہ اللہ کی بیٹیوں، پھوپھیوں اور ان کی بیٹیوں اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے حالات بیان کئے گئے ہیں، پھر قریشی خواتین اور عام مہاجرات رضی اللہ عنہن کا تذکرہ ہے۔ مہاجرات رضی اللہ عنہن کے بعد انصاریات رضی اللہ عنہن کے حالات بیان کئے گئے ہیں اور ہر خاندان کی عورتوں کا علیحدہ علیحدہ تذکرہ کیا گیا ہے۔

علامہ ابن اثیر جزری رحمہ اللہ (م ۶۳۰ھ) نے ایک ضخیم کتاب اُسُد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ کے نام سے لکھی ہے، جس کے ایک حصہ میں صحابیات کے حالات بیان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کئے گئے ہیں، اس کتاب میں صحابیات کا تذکرہ ان کے ناموں اور پھر مشہور کنیتوں کے ساتھ کیا گیا ہے۔ جن میں حروف تہجی کی ترتیب ملحوظ رکھی گئی ہے۔ اس کتاب میں ۱۰۲۲ صحابیات کے حالات لکھے گئے ہیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی......(م ۸۵۲ھ) کی اسماء الرجال پر ایک ضخیم کتاب الاصابة فی تمییز الصحابة ہے جس کا آخری حصہ کتاب النساء کے نام سے ہے، جس میں مکررات اور کنیتوں سمیت ۱۵۴۵ صحابیات رضی اللہ عنہن کا تذکرہ کیا گیا ہے، اس قدر صحابیات رضی اللہ عنہن کا تذکرہ کسی اور کتاب میں نہیں کیا گیا۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔

اس سلسلے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی ایک اور کتاب تہذیب التہذیب کے نام سے ہے، جس میں بعض تابعیات اور مکررات سمیت ۳۲۲ صحابیات رضی اللہ عنہن کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذہبی رحمہ اللہ (م ۷۴۸ھ/ ۱۳۷۴ء) نے اپنی ضخیم کتاب سیر اعلام النبلاء کے پہلے تین حصوں میں بعض صحابیات رضی اللہ عنہن کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے۔

صحابیات رضی اللہ عنہن کے حالات زندگی اور سیرت سے متعلق کتب لکھنے کا سلسلہ تا حال جاری ہے۔ عصر حاضر میں ایک کتاب ''صحابیات'' علامہ نیاز فتحپوری نے اردو زبان میں تحریر کی ہے۔ سیر الصحابیات مولانا سعید انصاری کی تالیف ہے۔

اسوۂ صحابیات مولانا عبدالسلام ندوی کی کاوش ہے، اس کتاب میں مختلف موضوعات کے تحت صحابیات رضی اللہ عنہن کی سیرت بیان کی گئی ہے۔

بعض عرب علماء نے صحابیات رضی اللہ عنہن کے حالات سے متعلق بہت عمدہ کتب تالیف کی ہیں۔ ان میں سے جن کتب کا اردو ترجمہ ہو چکا ہے وہ یہ ہیں:

صحابیات الرسول صلی اللہ علیہ وسلم (گلشن رسالت کی مہکتی کلیاں) از ابو عمار محمود مصری۔ صحابیات طیبات رضی اللہ عنہن از احمد خلیل جمعہ، سمیر المومنات از عبداللہ بدران۔ محی الدین بوانیجی۔

مخصوص صحابیات رضی اللہ عنہن کے تذکروں سے متعلق کتب بھی لکھی جا رہی ہیں۔ ایسی ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک کتاب نساء اھل البیت (خواتین اہل بیت) از احمد خلیل جمعہ ہے۔ مولانا محمود احمد غضنفر (جنھوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے متعلق بہت سی عربی کتب کا اردو ترجمہ کیا ہے) نے ایک کتاب صحابیات مبشرات رضی اللہ عنہن کے نام سے لکھی ہے۔

ایک کتاب ''حیاتِ صحابیات کے درخشاں پہلو'' بھی مطبوع ہے۔

''مظلوم صحابیات رضی اللہ عنہن'' کے عنوان سے جو کتاب اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے اس میں صحابیات کی سیرت کا ایک منفرد پہلو منتخب کیا گیا ہے۔ صحابیات کی سیرت کے اس پہلو پر لکھی جانے والی یہ اولین کتاب ہے۔ صحابیات پر ہونے والے مظالم کی نوعیت کو اس کتاب میں زیرِ بحث لایا گیا ہے۔

ظلم کی شدید ممانعت کے باوجود معاشرے میں طرح طرح کے ظلم روا رکھے جاتے ہیں، بالخصوص کمزور طبقوں کو ظلم کا نشانہ بنایا جاتا ہے، مستورات کے حقوق غصب کیے جاتے ہیں، انھیں جنسی طور پر ہراساں کیا جاتا ہے، جسمانی تشدد کیا جاتا ہے، نفسیاتی اذیت دی جاتی ہے، ان کے اموال پر قبضہ کر لیا جاتا ہے اور انھیں وراثت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

زیرِ نظر کتاب صنفِ نازک کی اسوۂ صحابیات کی روشنی میں راہنمائی فراہم کرتی ہے، نیز ظلم و زیادتی کی شکار خواتین کو اعصابی طور پر مضبوط کرنے میں ممد و معاون ہے۔ عصرِ حاضر میں مظلوم صحابیات کی سیرت کو مدِ نظر رکھ کر مستورات پر ہونے والے مظالم کا سدِ باب کیا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن
ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ علومِ اسلامیہ
انجینئرنگ یونیورسٹی، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب اول

عہد قدیم میں مستورات پر ظلم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل اول: ظلم کی حرمت

فصل دوم: عہد قدیم میں مومنات پر ظلم

فصل سوم: صحابیات رضی اللہ عنہن کی مظلومیت کا قرآنی ثبوت

فصل چہارم: کتب حدیث وسیرت اور تاریخ سے
صحابیات کی مظلومیت کا ثبوت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل اول

ظلم کی حرمت اور سنگینی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید کی بیسیوں آیات کریمہ اور سیکڑوں احادیث نبویہ میں ظلم کی ممانعت اور مذمت کی گئی ہے نیز ظلم کی تمام انواع و اقسام کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ بہت سی آیات واحادیث میں ظلم کا انجام بھی بیان کیا گیا ہے۔ [1] ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ﴾ (المؤمن:٤٠ / ١٨)

''ظالموں کا نہ کوئی دلی دوست ہوگا نہ سفارشی، کہ جس کی بات مانی جائے۔''

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ﴾ (الشعراء:٢٦ / ٢٢٧)

''جن لوگوں نے ظلم کیا ہے وہ عنقریب جان لیں گے کہ کس کروٹ الٹتے ہیں۔''

ظلم قیامت کے اندھیرے ہیں

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) [2]

''ظلم کرنے سے بچو! اس لیے کہ ظلم روز قیامت اندھیروں کا باعث ہوگا۔''

ظلم کا حساب دینا پڑے گا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ)) [3]

''تمھیں قیامت والے دن حق والوں کے حق ضرور ادا کرنے ہوں گے حتیٰ کہ سینگ والی بکری سے بغیر سینگوں والی بکری کو بدلہ دلوایا جائے گا۔''

---

[1] اس سلسلے کی دیگر آیات کے لیے دیکھیے المعجم المفهرس لالفاظ القرآن الكريم، مادہ:ظلم

[2] صحيح مسلم : كتاب البر، باب تحريم الظلم، ح : ٢٥٧٨۔

[3] ایضاً ح : ٢٥٨٢۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ روز قیامت ظالموں کے پاس اگر نیک اعمال ہوں گے تو وہ لے کر مظلوموں کو دے دیے جائیں گے اور ان کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو مظلوموں کے گناہ ان پر ڈال دیے جائیں گے۔" ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک لمبی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کسے کہتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: ہم میں مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس نہ درہم ہوں اور نہ کوئی سامان۔ آپ نے فرمایا: میری امت میں سے مفلس وہ شخص ہے جو قیامت والے دن نماز، روزے اور زکوٰۃ کے ساتھ آئے گا (لیکن اس کے ساتھ ساتھ)

((وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَأَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا))

"وہ اس حال میں آئے گا کہ کسی کو اس نے گالی دی ہوگی، کسی پر بہتان تراشی کی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا پیٹا ہوگا۔"

لہٰذا ان (مظلومین) کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی۔ (تاکہ ان پر کیے گئے مظالم کی تلافی کی جائے) تو اگر اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں قبل اس سے کہ اس کے ذمے دوسروں کے حقوق ادا ہوں، تو ان کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔" ❷

ظالم پر اللہ تعالیٰ کی گرفت

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(إِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ فَإِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَآ أَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۭ إِنَّ أَخْذَهٗٓ أَلِيْمٌ شَدِيْدٌ﴾ ❸

(هود: ۱۱ / ۱۰۲)

---

❶ دیکھیے صحیح بخاری: کتاب المظالم، باب من کانت له مظلمة، ح ۲٤٤۹

❷ صحیح مسلم ایضاً، ح: ۲۵۸۱۔

❸ صحیح بخاری: کتاب التفسیر، تفسیر سورة هود، باب قوله: وکذلك اخذ ربك، ح: ٤٦٨٦۔ صحیح مسلم: کتاب البر، باب تحریم الظلم، ح: ۲۵۸۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اللہ ظالم کو مہلت دیتا ہے لیکن جب وہ پکڑتا ہے تو پھر اسے نہیں چھوڑتا، بعد ازاں آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

"اور اسی طرح تیرے رب کی پکڑ ہے جب وہ بستیوں کو پکڑتا ہے جبکہ وہ ظلم کا ارتکاب کرتی ہیں یقیناً اس کی پکڑ دردناک اور شدید ہے۔"

مظلوم کی بددعا سے بچو!

لوگوں پر ظلم نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اگر وہ اس ظلم کی وجہ سے بددعا کردیں تو فوراً قبول ہو جاتی ہے، رد نہیں ہوتی۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کا عامل مقرر کرتے وقت بہت سی ہدایات دیں، ان ہدایات میں سے ایک یہ تھی:

((وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ)) ❶

"اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کی بددعا اور اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔"

بددعا قبول ہونے کی تاریخ عالم میں بے شمار مثالیں ہیں۔ یہاں صرف دو مثالوں پر اکتفا کیا جاتا ہے:

مثال ①

عمر بن محمد بیان کرتے ہیں کہ ان کے باپ نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے بیان کیا کہ ایک عورت اَروی نے ان پر ایک گھر کے بارے میں دعویٰ کیا تو کہنے لگے: گھر اسے لے لینے دو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، آپ نے فرمایا: "جو شخص

❶ صحیح بخاری: کتاب الزکوٰۃ، باب وجوب الزکوٰۃ، ح ۱۳۹۵۔ المظالم، باب لایظلم المسلم المسلم ولا یسلمه۔ صحیح مسلم: کتاب الایمان، باب الامر بالایمان باللّٰه ورسوله و شرائع الدین ......، ح: ۱۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلا استحقاق کسی کی بالشت بھر زمین بھی لے لے گا اسے روز قیامت سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔'' اللہ! اگر وہ جھوٹی ہے تو اس کو اندھا کر دے اور اسی گھر میں اس کی قبر بنا! راوی کہتا ہے کہ میں نے اسے دیکھا کہ وہ اندھی ہو گئی ہے۔ دیواریں پکڑ کر چلتی تھی اور کہتی تھی:

((اَصَابَتْنِیْ دَعْوَۃُ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ)) [1]

''مجھے سعید بن زید کی بددعا لگ گئی ہے؟''

ایک دفعہ وہ گھر میں چل رہی تھی، گھر میں موجود کنویں کے پاس سے گزرنے لگی تو اس میں گر پڑی اور وہی کنواں اس کی قبر بنا۔

مثال ②

امام ذہبی رحمہ اللہ نے ایک عجیب واقعہ لکھا ہے، لکھتے ہیں:

میں نے ایک آدمی کو دیکھا جس کا بازو کندھے سے کٹا ہوا تھا، اور وہ پکار پکار کر کہہ رہا تھا: مجھے دیکھ کر عبرت حاصل کرو اور کسی پر ظلم نہ کرو...... میں نے اس کے قریب جا کر اس سے دریافت کیا: بھائی جان! اصل بات بتاؤ کیا ہے؟ اس نے کہا:

''میرا واقعہ بڑا عجیب ہے، میں ظالموں کے مددگاروں میں سے اور ان کے ہم نواؤں سے تھا، میں نے ایک دن ایک شکاری کو دیکھا جو ایک بہت بڑی مچھلی شکار کر کے لا رہا تھا، وہ مجھے اچھی لگی، تو میں نے اس سے کہا کہ یہ مچھلی مجھے دے دو، وہ بولا:

''میں تمھیں یہ نہیں دیتا۔''

میں نے اس کو مارا اور زبردستی اس سے چھین کر لے گیا۔ میں اس مچھلی کو اٹھائے جا رہا تھا کہ اس نے زور سے میرے انگوٹھے کو دانتوں سے کاٹا۔ میں گھر پہنچا تو درد کی شدت بہت زیادہ بڑھ چکی تھی، مجھے بالکل چین نہ آیا۔ مجھے نیند تک نہ آئی۔ میرا ہاتھ متورم ہو گیا۔ صبح ہونے پر میں نے طبیب سے جا کر مشورہ کیا......

---

[1] صحیح مسلم :کتاب المساقاب والمزارعۃ، باب تحریم الظلم و غصب الارض و غیرھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے بتلایا کہ یہ جسم کے اندر پیدا ہونے والی انتہائی خطرناک بیماری کا آغاز ہے ...... اپنا انگوٹھا کٹوا دو ...... ورنہ تمھارا پورا ہاتھ کاٹنا پڑے گا۔ میرا انگوٹھا کاٹ دیا گیا۔ مجھے پھر بھی افاقہ نہ ہوا ...... مجھ سے کہا گیا کہ اپنا ہاتھ کٹوا دو ......

چنانچہ ہاتھ کٹوا دیا گیا، مگر تکلیف کلائی تک پہنچ گئی اور درد بھی بہت زیادہ ہونے لگا۔ مجھے بالکل آرام نہ آتا تھا، درد کی وجہ سے میں چیختا چلاتا رہتا ...... مجھ سے کہا گیا کہ کہنی سے بازو کٹوا دو۔ میں نے بازو کو کہنی سے کٹوا دیا۔ مگر درد اس سے اوپر سرایت کر گیا ...... اور تکلیف پہلے سے بھی بڑھتی گئی۔ مجھ سے کہا گیا کہ بازو کو کندھے تک کٹوا دو ورنہ یہ تکلیف سارے جسم میں سرایت کر جائے گی، چنانچہ میں نے بازو کٹوا دیا۔ کسی نے مجھ سے پوچھا: تمھاری تکلیف کی اصل وجہ کیا ہے؟ تو میں نے اسے مچھلی والی بات بتلائی، اس نے کہا:

''اگر تم شروع ہی میں اس مچھلی والے کے پاس جا کر اس سے معافی مانگ لیتے اور اسے راضی کر لیتے تو تمھارا کوئی بھی عضو کاٹنے کی ضرورت پیش نہ آتی ...... اب بھی موقع ہے تم جا کر اس سے معافی مانگ لو ...... ورنہ یہ تکلیف سارے بدن میں سرایت کر جائے گی۔''

میں اسے سارے شہر میں تلاش کرتا رہا۔ بالآخر وہ مجھے مل گیا ...... میں نے اس سے کہا: ''میں تمھیں اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ مجھے اللہ کے لیے معاف کر دو۔'' اس نے مجھ سے پوچھا: ''تم کون ہو؟''

میں نے اسے بتلایا کہ میں وہی ہوں جو تم سے مچھلی چھین کر لے گیا تھا۔

پھر میں نے سارا واقعہ اس کے گوش گزار کر دیا اور میں نے اسے اپنا ہاتھ بھی دکھلایا، وہ میری حالت دیکھ کر رونے لگا ...... اور کہا: بھائی! میں تمھیں معاف کرتا ہوں ...... میں نے اس سے پوچھا: جب میں مچھلی لے گیا تھا تو کیا تم نے بد دعا تو نہیں کر دی تھی؟

وہ بولا: ''ہاں! میں نے کہا تھا، یا اللہ! تو ہی اس کے بارے میں کوئی فیصلہ کر کے اپنی قدرت دکھا دے۔'' تو میں نے عرض کیا: اللہ نے میرے بارے میں فیصلہ کر کے اپنی قدرت آپ کو دکھا دی ......

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ظالمانہ کارروائیوں سے توبہ کرتا ہوں، میں آئندہ ایسا کام نہیں کروں گا اور نہ ظالم کا ظلم پر ساتھ دوں گا۔'' ❶

ظلم نہ کرو

ابوذر جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

((يَا عِبَادِيْ إِنِّيْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِيْ وَ جَعَلْتُهٗ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا)) ❷

''میرے بندو! میں نے اپنے نفس پر ظلم کو حرام قرار دے دیا ہے اور میں نے اسے تمھارے درمیان بھی حرام کیا ہے لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔''

نبی رحمت ﷺ نے ((وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا)) ❸ کے الفاظ سے عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی تلقین کی ہے۔ آپ ﷺ نے مردوں سے فرمایا ہے کہ وہ عورتوں کو نہ ماریں۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

((لَا تَضْرِبُوْا إِمَاءَ اللّٰهِ)) ❹

''تم اللہ کی بندیوں کو نہ مارو۔''

البتہ جب عورتیں اس ممانعت کی وجہ سے اپنے شوہروں پر دلیر ہوگئیں، ان کے سر چڑھ گئیں، تو آپ نے ان کی تادیب کی رخصت عنایت فرمائی، اس تادیب کی وجہ سے بہت سی عورتیں رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں کے پاس آکر اپنے خاوندوں کی شکایت کرتی ہیں، آپ نے بیویوں کو مارنے والے خاوندوں کے بارے میں فرمایا:

---

❶ الکبائر، ص: ۱۲۷۔
❷ صحیح مسلم: کتاب البر، باب تحریم الظلم، ح: ۲۵۷۷۔
❸ صحیح بخاری: کتاب النکاح، باب المداراۃ مع النساء، ح: ۵۱۸٤۔ صحیح مسلم: کتاب الرضاع، باب الوصیۃ بالنساء، ح: ۱٤٦۸۔
❹ سنن ابو داؤد: کتاب النکاح، باب فی ضرب النساء، ح ۲۱٤٦۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((لَيْسَ أُولَئِكَ بِخِيَارِكُمْ)) ❶

"یہ تمھارے بہتر لوگ نہیں ہیں۔"

یعنی عورتوں کو مارنے پیٹنے والے اخلاقی لحاظ سے بہتر انسان نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خلق عظیم کے حامل حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی بیوی کو نہیں مارا پیٹا۔ بلکہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ)) ❷

"اور تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیویوں کے حق میں بہتر ہے۔"

ہاں اگر بیوی کھلی برائی (فاحشہ) کا ارتکاب کرے تو پھر خاوند کو حق حاصل ہے کہ وہ تادیبی کارروائی کرے مگر پھر بھی رحمۃ للعالمین ﷺ نے ہدایت کی کہ مار شدید نہ ہو۔ ارشاد نبوی ہے:

((وَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا)) ❸

"انھیں سزا دو مگر سزا اذیت ناک نہ ہو، پھر اگر وہ تمھاری فرمانبرداری اختیار کر لیں تو پھر ان کے لیے کوئی اور راستہ نہ ڈھونڈو۔"

یعنی یہ نہ ہو کہ اعضاء کو نقصان پہنچے یا کوئی ہڈی وغیرہ ٹوٹ جائے۔ ❹

---

❶ ایضاً۔

❷ جامع ترمذی: ابواب النکاح، باب ماجاء فی حق المرأة علی زوجها، ح: ۱۱۶۲۔

❸ ایضاً، ح: ۱۱۶۳۔

❹ مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے طبقات ابن سعد کا ۸/ ۲۸۵ (اردو) کا عنوان: کیا مرد ادب کے لیے عورتوں کو مار سکتا ہے؟ ط: ۳، ۱۹۸۰ء، نفیس اکیڈمی کراچی۔ الطبقات الکبرٰی لابن سعد (عربی) ۸/۲۰۴ ط(۱۳۷۷ھ/۱۹۵۸ء) ذکر ضرب النساء، دار صادر، بیروت۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک شخص کو نبی اکرم ﷺ کی نصیحت

حواء بنت زید بن سکن رضی اللہ عنہا سے قیس بن خطیم بن عدی نے شادی کی، قیس کو نبی اکرم ﷺ نے اسلام کی دعوت دی مگر اس نے قبول نہ کی۔ بیوی چونکہ مسلمان ہو چکی تھی اس لیے قیس اسے ستاتا تھا۔ آپ ﷺ نے قیس کو اس سے منع کر دیا اور فرمایا: اس بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو! قیس نے بیوی سے اچھا سلوک کرنے کا وعدہ کر لیا بعد ازاں اس نے اپنی بیوی سے حلفاً کہا کہ آئندہ تمھیں میری طرف سے کوئی دکھ نہیں پہنچے گا۔ جب لوگ قیس سے کہتے کہ اے ابو یزید تمھاری بیوی محمد (ﷺ) کے دین کی پیروکار بن گئی ہے تو اس کا جواب قیس یہ دیتے کہ میں نے محمد سے وعدہ کیا ہے کہ میں اس کے ساتھ برا سلوک نہ کروں گا۔ ❁ اور اس کے بارے میں آپ کی بات کا خیال رکھوں گا۔

میرا ہاتھ شل ہو جائے اگر میں زینب کو ماروں!

قاضی شریح رحمہ اللہ نے امام شعبی رحمہ اللہ سے کہا کہ بنو تمیم کی خواتین بڑی عقل مند اور سلیقہ شعار ہیں، شادی کرنی ہو تو اس خاندان میں کریں۔ پھر قاضی شریح نے یہ بتایا کہ انھیں بنو تمیم کی خواتین کی عقل و دانش اور سلیقہ شعاری کا علم کیسے ہوا۔ بنو تمیم کی زینب نامی خاتون کے ساتھ قاضی شریح کی شادی ہوئی تھی۔ قاضی شریح امام شعبی کو بتاتے ہیں کہ:

جب وہ میرے حبالہ عقد میں آئی تو میں نے اس سے بنو تمیم کی عورتوں کی عادات کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ بنو تمیم کی عورتیں بڑی سخت دل ہوتی ہیں۔

یہ بات سن کر میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اسے طلاق دے دوں، پھر سوچا، نہیں کچھ دیر دیکھنا تو چاہیے کہ میرے ساتھ کیا طرز عمل اختیار کیا جاتا ہے، اگر سلوک اچھا ہوا تو نباہ ہوتا رہے گا ورنہ علیحدگی اختیار کر لوں گا۔

❁ ایک کافر و مشرک کا اپنے وعدے کی پاسداری کرنے کا عزم ظاہر کرنا۔ ان مسلمانوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے جو وعدے کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ قیس بن خطیم نے جب اپنے وعدے کے بارے میں لوگوں کو بتایا تو کسی ایک کافر نے بھی یہ نہیں کہا کہ اپنے وعدے سے پھر جاؤ۔ (دیکھیے طبقات: ۸/ ۳۹۱)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سہاگ رات کو بنو تمیم کی خواتین نے میری بیوی کو بہت تحائف دیے۔ جب تخلیہ ہوا تو اس نے کہا: سنت طریقہ یہ ہے کہ جب پہلے پہل بیوی دولہا کے پاس آئے تو دولہا دو رکعت نماز پڑھے، اللہ تعالیٰ سے اپنی رفیقۂ حیات کی بھلائی کا سوال کرے اور اس کے شر سے پناہ مانگے۔

قاضی شریح فرماتے ہیں کہ میں نے نماز پڑھی، سلام پھیرا تو دیکھا کہ میرے پیچھے وہ بھی نماز پڑھ رہی ہے۔ جب میں نے نماز پڑھ لی اور ہم دونوں محو گفتگو ہوئے تو اس نے کہا:

''ابوامیہ میں اجنبی ہوں مجھے آپ کی عادات کے بارے میں کچھ پتہ نہیں، آپ مجھے صاف صاف بتا دیجیے کہ کون سی چیز آپ کو پسند ہے کہ میں اس کا اہتمام کروں اور کون سی ناپسند ہے کہ میں اس سے اجتناب کروں۔ آپ کی قوم میں بھی شادی ہوتی ہے اور ہمارے ہاں بھی اس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی ملکیت میں دے دیا ہے۔ لہٰذا میرے ساتھ نباہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو پیش نظر رکھیں:

﴿فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ (البقرۃ: ٢ / ٢٢٩)

''روک لینا ہے دستور کے مطابق یا چھوڑ دینا ہے اچھے انداز سے۔''

میں یہی بات کرنا چاہتی تھی اللہ مجھے اور آپ کو معاف کرے۔''

قاضی شریح کہتے ہیں:

میرے دوست شعبی! ذرا غور کریں کہ اس عظیم خاتون نے مجھے ان جذبات انگیز لمحات میں بھی مجبور کر دیا کہ اپنی زبان سے حمدیہ کلمات ادا کروں۔

لہٰذا میں نے کہا:

''اگر تو اپنی باتوں پر ثابت قدم رہی تو تیرے لیے بہت ہی بہتر رہے گا اور اگر تو نے اس کے خلاف کیا تو تیرے حق میں اچھا نہیں ہوگا۔''

پھر میں نے اسے اپنی پسند اور ناپسند کے بارے میں صاف صاف بتا دیا اور ساتھ ہی میں نے کہا: ہم سب گھر والے ایک ساتھ اکٹھے رہتے ہیں' دیکھنا ہم میں جدائی نہ ڈال دینا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جو تو یہاں کوئی اچھی چیز دیکھے اس پر برملا اظہار خیال کرنا اور جو چیز تجھے ناخوشگوار نظر آئے تو اسے صیغۂ راز میں رکھنا۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ میرے اہل خانہ اگر یہاں ملاقات کے لیے آئیں تو آپ کو ان کی آمد کیسی محسوس ہوگی؟

میں نے کہا کہ مجھے یہ قطعاً پسند نہیں کہ سسرال والے میرے گھر آ کر ڈیرہ ڈال لیں اور وہ میرے لیے اکتاہٹ کا باعث بنیں۔

اس نے کہا پڑوسیوں میں سے آپ اپنے گھر کس کا آنا پسند کرتے ہیں اور کس کا ناپسند؟

میں نے کہا فلاں قوم نیک سیرت ہے اور فلاں بدکردار۔

شعبی! میں آپ کو کیا بتاؤں مجھے اس کی گفتار اور کردار نے بہت ہی متاثر کیا۔ اس کی ہر ادا میرے لیے پسندیدہ اور دلربا تھی۔

ایک سال یونہی بیت گیا، ایک روز میں عدالت سے فارغ ہو کر آیا تو میں نے دیکھا کہ ایک بوڑھی عورت گھر میں اہل خانہ کو وعظ ونصیحت کر رہی ہے۔ میں نے کہا: یہ کون ہے؟

گھر والوں نے مجھے بتایا کہ آپ کے سسرال سے آئی ہے۔

مجھے اس کا انداز دیکھ کر خوشی ہوئی جب میں بیٹھ گیا تو وہ بڑھیا میرے پاس آئی اور اس نے کہا:

ابو امیہ السلام علیکم!

میں نے جواب میں کہا: وعلیکم السلام! آپ کون ہیں؟

اس نے کہا: میں تیرے سسرال سے فلاں ہوں۔

میں نے کہا: تشریف رکھیے اللہ آپ کو خوش رکھے۔

اس نے کہا: آپ نے اپنی بیوی کو کیسے پایا؟

میں نے کہا: بہت ہی بہتر ہے۔

میں نے کہا: آپ نے اس کی بہت ہی اچھے انداز میں تربیت کی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے مجھ سے پوچھا: کیا آپ اپنے سسرال والوں کا اپنے گھر آنا پسند کرتے ہیں؟

میں نے کہا بڑی خوشی سے آئیں۔ جب چاہیں تشریف لائیں ان کے لیے میرے گھر کے دروازے ہر وقت کھلے ہیں۔ چشم ماروشن دل ماشاد۔

فرماتے ہیں کہ وہ خاتون سال میں ایک بار میرے گھر تشریف لایا کرتی اور خوب وعظ ونصیحت کرتی۔ اس کے آنے سے گھر میں رونق آ جاتی۔

میری بیوی زینب نے بیس سال میرے ساتھ زندگی بسر کی، میں نے اس دوران میں اسے صرف ایک بار ڈانٹ پلائی اور اس میں بھی اس بیچاری کا کوئی قصور نہیں تھا، میری ہی زیادتی تھی۔

ایک روز نماز فجر کی میں نے دو سنتیں ادا کیں، موذن نے جماعت کے لیے اقامت کہہ دی۔ میں محلے کا امام تھا، میں نے دیکھا کہ ایک بچھو رینگ رہا ہے، میں نے اس پر ایک برتن الٹا کر رکھ دیا اور اپنی بیوی زینب سے کہا: خیال رکھنا جب تک میں نہ آ جاؤں اسے چھوڑنا نہیں۔ میں نے نماز پڑھائی وہاں آیا اور بچھو کو مار ڈالا۔

اس کے بعد قاضی شریح نے اپنی بیوی زینب کی تعریف میں اشعار کہے۔

''میں نے مردوں کو دیکھا کہ وہ اپنی عورتوں کو مارتے ہیں، میرا دایاں ہاتھ شل ہو جائے اگر میں زینب کو ماروں۔''

''کیا میں بغیر کسی جرم کے ارتکاب کے ماروں۔ جس کا کوئی گناہ نہیں اسے مارنا کوئی انصاف تو نہیں۔''

فَزَيْنَبُ شَمْسٌ وَالنِّسَاءُ كَوَاكِبُ
إِذَا طَلَعَتْ لَمْ تَبْدُ مِنْهُنَّ كَوْكَبَا

''زینب سورج ہے اور دیگر عورتیں ستارے۔ جب سورج طلوع ہو جاتا ہے تو باقی کوئی ستارہ چمکتا نہیں رہ جاتا۔''[1]

[1] سمیر المومنات از عبداللہ بدران، محی الدین بوابیجی، ط: ۲۰۰۷ء مکتبہ قدوسیہ، اردو بازار، لاہور۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاٹھی بردار مرد

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا جو کہ قیس بن خالد اور امیمہ بنت ربیعہ کی بیٹی اور ضحاک بن قیس کی بہن ہیں۔ وہ ابوعمرو حفص بن مغیرہ بن عبداللہ کے عقد میں تھیں۔ ابوعمرو نے انہیں طلاق بتہ (1) دے دی۔ پھر ان سے معاویہ بن ابوسفیان بن حرب اور ابوجہم بن حذیفہ بن غانم عدوی نے نکاح کا ارادہ ظاہر کیا۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان دونوں کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا تو آپ نے فرمایا:

((وَاَمَّا اَبُو الْجَهْمِ فَلَا يَضَعُ الْعَصَا عَنْ عَاتِقِهِ)) (2)

''اور ابوجہم تو لاٹھی کو کندھے سے اتارتا ہی نہیں۔''

معاویہ تو نادار ہیں ان کے پاس کچھ نہیں تم اسامہ بن زید سے نکاح کرلو۔

ایک اور حدیث میں ہے:

((وَاَمَّا اَبُو الْجَهْمِ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ النِّسَاءِ)) (3)

''لیکن ابوجہم ایسا آدمی ہے جو عورتوں کو بہت مارنے والا ہے۔''

بعض روایات میں ہے:

((مِنْهُ شِدَّةٌ عَلَى النِّسَاءِ)) (4)

''اس میں عورتوں پر سختی پائی جاتی ہے۔''

ان روایات سے مذکورہ بالا روایت، جس میں لاٹھی کندھے سے نہ اتارنے کا بیان ہوا ہے' کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مان کر جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کرلیا تو یہ نکاح باعث خیر ثابت ہوا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا پر اس سلسلے میں رشک کیا گیا۔ (5)

---

(1) اس طلاق کے بعد خاوند کو رجوع کا حق باقی نہیں رہتا۔

(2) صحیح مسلم : کتاب الطلاق، باب المطلقة البائن لانفقة لها ح : ۱٤۸۰، طبقات: ۸/ ۲۵۱۔

(3) صحیح مسلم ایضاً۔

(4) ایضاً۔

(5) دیکھیے: ایضاً، طبقات ۸/ ۲۵۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان روایات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ نبی ﷺ نے فاطمہ بنت قیس کو ایسے مرد سے نکاح کا مشورہ نہیں دیا جو عورتوں کو مارتا پیٹتا تھا اور اس میں عورتوں پر شدت کا عنصر پایا جاتا تھا۔

حکم نہیں سفارش

بریدہ ایک لونڈی تھی جو ایک غلام مغیث کے نکاح میں تھی۔ اسے جب آزاد کر دیا گیا تو اس نے اپنا شرعی حق استعمال کرتے ہوئے خاوند سے علیحدگی کر لی، خاوند کو چونکہ اس سے بہت زیادہ محبت تھی اس لیے وہ چاہتا تھا کہ بریدہ اس سے علیحدگی اختیار نہ کرے لہٰذا اس نے اس کی منت سماجت کی۔ نبی اکرم ﷺ کو اس صورت حال کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے بریدہ سے فرمایا:

((لَوْ رَاجَعْتِيهِ))

''اگر تو اس سے رجوع کرے (تو اچھا ہے)''

اس نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! یہ آپ کا مجھے حکم ہے؟

آپ نے فرمایا:

((اِنَّمَا اَشْفَعُ))

''میں تو صرف سفارش کرتا ہوں۔''

اس نے کہا:

لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ

''مجھے اس (مغیث) کی کوئی ضرورت نہیں۔'' [1]

اگر بریدہ نبی اکرم ﷺ کا مشورہ اور سفارش مان لیتیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ ان میں خیر پیدا فرما دیتا جیسا کہ (فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے متعلق) اوپر بیان کردہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ فاطمہ بھی اسامہ سے شادی کرنا پسند نہ کرتی تھیں مگر جب آپ ﷺ نے بھرپور انداز

[1] صحیح بخاری: کتاب الطلاق باب شفاعة النبی ﷺ فی زوج بریرة، ح: ۵۲۸۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے انہیں اس رشتے پر رضامند کرلیا تو یہ شادی قابل رشک قرار پائی۔ بریدہ کا نبی اکرم ﷺ سے یہ دریافت کرنا کہ ''یہ آپ کا حکم ہے؟'' اس لیے تھا کہ وہ یہ سمجھتی تھیں کہ اگر یہ حکم ہے تو پھر تو انکار کی مجال نہیں اور اگر مشورہ ہے تو وہ ماننا ضروری نہیں ہوتا، اور آپ ﷺ نے بھی اس کے شخصی حقوق کی وجہ سے اس پر جبر نہیں کیا۔

عورتوں کو ظلم و زیادتی کے لیے نہ روکو

نکاح و طلاق کے معاملات میں بھی قرآن و حدیث میں عورتوں سے اچھا سلوک کرنے کی تاکید وتلقین کی گئی ہے اور ان پر ظلم و زیادتی کرنے اور نقصان پہنچانے سے منع کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ﴾

(البقرة:٢ / ٢٢٩)

''طلاق (رجعی) دو مرتبہ ہے پھر یا تو اچھائی سے روکنا یا عمدگی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔''

اس آیت کریمہ میں زمانہ جاہلیت کی لاتعداد طلاقوں کو ختم کر دیا گیا ہے تاکہ عورتوں پر ظلم و زیادتی نہ ہو، مرتان (دو مرتبہ) کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام طلاقیں یکبارگی نہیں بلکہ مختلف موقعوں پر دی جانی چاہئیں۔

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں ﴿تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ﴾ کے الفاظ آئے ہیں جبکہ آیت تخییر (جس میں امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کو نبی ﷺ کے نکاح میں رہنے اور نہ رہنے کا اختیار دیا گیا) میں ﴿سَرَاحًا جَمِيْلًا﴾ کے الفاظ ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

● تخییر کی تفصیلات کے لیے دیکھیے صحیح بخاری، کتاب التفسیر، تفسیر سورة الاحزاب، باب قوله : يا ايها النبی قل لازواجك......، ح : ٤٧٨٥، باب قوله، و ان كنتن تردن الله و رسوله......، ح : ٤٧٨٦، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب بيان تخيير امرأته لا يكون طلاق الا بالنية۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَوٰةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ﴾ (الاحزاب:۳۳ / ۲۸)

''اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر تم زندگانی دنیا اور زینب دنیا چاہتی ہو تو آؤ میں تمھیں کچھ دے دلا دوں اور تمھیں اچھائی کے ساتھ رخصت کر دوں۔''

یعنی اگر کسی خاتون سے علیحدگی کی نوبت آ جائے تو بھی اچھائی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوٹنا چاہیے۔ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِتَعْتَدُوا وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴾

(البقرة:۲ / ۲۳۱)

''جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت ختم کرنے پر آئیں تو اب انہیں اچھی طرح بساؤ یا بھلائی کے ساتھ الگ کر دو اور انہیں تکلیف پہنچانے کی غرض سے ظلم و زیادتی کے لیے نہ روکو، جو شخص ایسا کرے اس نے اپنی جان پر ظلم کیا، تم اللہ کے احکام کو ہنسی کھیل نہ بناؤ اور اللہ کا احسان جو تم پر ہے یاد کرو اور جو کچھ کتاب و حکمت اس نے نازل فرمائی ہے جس سے تمھیں نصیحت کر رہا ہے اسے بھی، اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو اور جان رکھو کہ اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔''

اس آیت کے الفاظ ﴿ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِتَعْتَدُوا وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ﴾ عورتوں پر ظلم کرنے کی ممانعت پر واضح دلیل ہیں۔ نیز عورتوں کو نقصان پہنچانے اور تنگ کرنے کی غرض سے روکنے والے خود اپنے اوپر بھی ظلم کرتے ہیں کہ اس وجہ سے ان کی عاقبت خراب ہوتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اشکال اور اس کا جواب

صنف نازک سے نرمی اور اچھا سلوک کرنا چاہیے مگر اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ اور نبی اکرم ﷺ کے بتائے ہوئے قوانین کو نرمی کی خاطر نظر انداز کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ اصول وضوابط اور حدود کو بلا امتیازِ صنف پر نافذ کیا جاتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے حد سرقہ میں عورت کا ہاتھ کاٹنے کا بھی حکم دیا:

﴿ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴾ (المائدۃ: ۵ / ۳۸)

''چوری کرنے والے مرد اور عورت کا ہاتھ کاٹ دو، یہ بدلہ ہے اس کا جو انہوں نے کیا، اللہ کی طرف سے باعث عبرت سزا ہے اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔''

مخزوم قبیلے کی فاطمہ نامی عورت نے زیورات کی چوری کی تھی قریش کو ڈر لاحق ہوا کہ آپ ﷺ اس کا ہاتھ کاٹ دیں گے تو لوگوں نے اس سلسلے میں اُم ایمن کے بیٹے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے گزارش کی کہ وہ آپ ﷺ سے سفارش کریں کہ اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے مگر آپ نے فرمایا: اللہ کی حدود پر عمل درآمد ضروری ہے۔ اگر فاطمہ دختر محمد ﷺ بھی اس جرم کا ارتکاب کرتی تو اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیا جاتا۔ چنانچہ آپ نے فاطمہ دختر ابوالاسد کا ہاتھ کاٹ دیا۔ [1] ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا)) [2]

''اگر فاطمہ (بنت محمد ﷺ) بھی ہوتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹتا۔''

بعض روایات میں ہے کہ ام عمرو بنت سفیان بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم نے حجۃ الوداع کے زمانے میں ایک قافلہ والوں کا کپڑوں کا ایک صندوق چرا لیا،

---

[1] دیکھیے عزالدین بن الاثیر کی کتاب اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (اردو) ۳ / ۹۰۰، المیزان۔

[2] صحیح بخاری، کتاب فضائل الصحابۃ باب ذکر اسامۃ بن زید، ح : ۳۷۳۳، صحیح مسلم کتاب الحدود، باب قطع السارق الشریف وغیرہ، ح : ۱۶۸۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں نے اسے پکڑ کر باندھ دیا تھا۔ اسے حضور ﷺ کے پاس لایا گیا۔ اس نے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے کپڑوں میں اپنا ہاتھ چھپا لیا۔ آپ ﷺ کے حکم سے اس کے ہاتھ وہاں سے نکالے گئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد بھی ہوتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔ پھر آپ کے حکم سے اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ ❶

حد زنا بھی مرد وعورت دونوں پر لاگو ہوتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (النور:٢٤ / ٢)

”زنا کار عورت و مرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ، ان پر اللہ کی شریعت کی حد جاری کرتے ہوئے تمھیں ہرگز ترس نہ کھانا چاہیے اگر تمھارا اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان ہے۔ ان دونوں کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت موجود ہونی چاہیے۔“

یعنی ترس کھا کر سزا دینے سے گریز نہ کرو بلکہ اس کی سزا کی تشہیر کرو تاکہ لوگوں کو عبرت حاصل ہو۔ سورۃ النور میں بیان کردہ سزا غیر شادی شدہ مرد وعورت کی ہے البتہ اگر شادی شدہ مرد وعورت اس جرم کے مرتکب ہوں تو ان کی سزا متواتر احادیث میں رجم بیان ہوئی ہے۔ غامدیہ نامی عورت کو نبی اکرم ﷺ کے حکم سے سنگسار کیا گیا تھا۔ ❷

آمنہ بنت خلف الاسلمیہ (جو کہ شادی شدہ تھیں) کو بھی آپ ﷺ کے حکم سے رجم کیا گیا تھا۔ ❸ البتہ لونڈی اگر شادی شدہ بھی ہو تو اسے رجم کے بجائے پچاس کوڑے لگائے جاتے ہیں جو کہ غیر شادی شدہ زانی کو دی جانے والی سزا (سو کوڑے) کا نصف ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

❶ دیکھیے طبقات ابن سعد: ٨ / ٣٤٣۔
❷ دیکھیے صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب من اعترف علی نفسه بالزنی، ح: ١٦٩٦۔
❸ اسد الغابة: ٣ / ٧٥١۔٧٥٢۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ فَإِذَآ أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَٰحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى ٱلْمُحْصَنَٰتِ مِنَ ٱلْعَذَابِ ﴾ (النساء:٤ / ٢٥)

''تو جب یہ نکاح میں آ جائیں پھر اگر وہ بے حیائی کا کام کریں تو انہیں آدھی سزا ہے اس سزا سے جو آزاد عورتوں کی ہے۔''

عورتوں پر حدود کے نفاذ کے علاوہ ان سے قصاص بھی لیا جاتا ہے۔ فتح خیبر کے موقع پر ایک یہودی عورت زینب بنت حارث نے آپ ﷺ کے کھانے میں زہر ملا دیا تھا۔ پہلے تو آپ نے اسے معاف کر دیا مگر جب زہر آلود کھانا کھانے سے آپ کے صحابی بشر بن براء رضی اللہ عنہ کی موت واقع ہو گئی تو آپ نے اس خاتون کو قصاص میں قتل کروا دیا۔ [1]

---

[1] دیکھیے صحیح بخاری، کتاب الجزیة والموادعة، باب اذا غدر المشركون......، ح: ٣١٦٩۔ (اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ زہر دے کر مارنا بھی قتل عمد ہے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل دوم

عہد قدیم میں مومنات پر ظلم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدیم زمانوں میں عورتوں پر مختلف قسم کے ظلم روا رکھے گئے بعض مومنات پر جسمانی تشدد کیا گیا، بعض کی آبروریزی کی گئی، بعض کو جنسی طور پر ہراساں کیا گیا اور بعض مومنات وہ بھی تھیں جن پر جھوٹے الزامات لگائے گئے۔

اللہ تعالیٰ نے کافر و فاجر کا فریب اسی کے منہ پر دے مارا

جن مومنات کو جنسی طور پر ہراساں کرنے کی کوشش کی گئی ان میں جدالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رفیقۂ حیات حضرت سارہ رضی اللہ عنہا بھی ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارہ کے ساتھ (نمرود کے ملک سے) ہجرت کی تو ایسے شہر میں پہنچے جہاں ایک ظالم بادشاہ رہتا تھا اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے متعلق کسی نے کہہ دیا کہ وہ ایک نہایت ہی خوبصورت عورت لے کر یہاں آئے ہیں۔ بادشاہ نے آپ سے پچھوا بھیجا کہ ابراہیم! یہ عورت جو تمھارے ساتھ ہے تمھاری کیا لگتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ میری بہن ہے۔ پھر جب ابراہیم علیہ السلام سارہ کے یہاں آئے تو ان سے کہا کہ میری بات نہ جھٹلانا، میں تمھیں اپنی بہن کہہ آیا ہوں۔ اللہ کی قسم! آج روئے زمین پر میرے اور تمھارے سوا کوئی مومن نہیں ہے۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے سارہ رضی اللہ عنہا کو بادشاہ کے یہاں بھیجا، یا بادشاہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا۔ اس وقت حضرت سارہ رضی اللہ عنہا وضو کر کے نماز پڑھنے کھڑی ہو گئی تھیں، انہوں نے اللہ کے حضور میں یہ دعا کی:

((اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُوْلِكَ وَأَحْصَنْتُ فَرْجِيْ إِلَّا عَلٰى زَوْجِيْ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ))

''اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول (ابراہیم علیہ السلام) پر ایمان رکھتی ہوں، اور اگر میں نے اپنے شوہر کے سوا اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ہے، تو تو مجھ پر ایک کافر کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلط نہ کر۔" ❶

اتنے میں وہ بادشاہ تھرایا اور اس کے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ اعرج نے کہا کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کے حضور میں دعا کی کہ اے اللہ! اگر یہ مر گیا تو لوگ کہیں گے کہ اس نے مارا ہے۔ چنانچہ وہ پھر چھوٹ گیا اور حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھا۔ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا وضو کر کے پھر نماز پڑھنے لگی تھیں اور یہ دعا کرتی جاتی تھیں۔ "اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان رکھتی ہوں اور اپنے شوہر (حضرت ابراہیم علیہ السلام) کے سوا اور ہر موقع پر میں نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ہے تو تُو مجھ پر اس کافر کو مسلط نہ کر۔" چنانچہ وہ پھر تھرایا، کانپا اور اس کے پاؤں زمین میں دھنس گئے عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ ابوسلمہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے پھر وہی دعا کی کہ "اللہ! اگر یہ مر گیا تو لوگ کہیں گے کہ اسی نے مارا ہے۔" اب دوسری مرتبہ یا تیسری مرتبہ بھی وہ بادشاہ چھوڑ دیا گیا۔ آخر وہ کہنے لگا کہ تم لوگوں نے میرے یہاں ایک شیطان بھیج دیا۔ اسے ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس لے جاؤ اور انہیں آجر (حضرت ہاجرہ) بھی دے دو۔ پھر حضرت سارہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں اور ان سے کہا:

---

❶ فضیلۃ الشیخ ابوبکر جابر الجزائری اپنی کتاب المرأۃ المسلمۃ (خاتونِ اسلام) میں حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کی دعا کے بارے میں لکھتے ہیں: آپ غور کیجیے کہ حضرت سارہ نے کس طرح ایمان باللہ اور ایمان بالرسول سے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی جو کہ عمل صالح ہے اور اس کے وسیلہ سے دعا کی اور اللہ نے ان کی دعا کس طرح قبول کی کہ انہیں کافر کی زیادتی سے محفوظ رکھا...... لہٰذا آپ بھی کیوں نہیں اس طرح کا صحیح اور مشروع وسیلہ اختیار کرتیں یعنی یہ کہ دو رکعت نماز پڑھیے اور پھر اللہ تعالیٰ، اس کے رسول پر ایمان اور عمل صالح کے وسیلے سے دعا کیجیے اور ممنوع وسیلے جیسے فلاں کی جاہ، فلاں کے حق وغیرہ سے اجتناب کیجیے۔ (ص: ۱۴۱، دار الکتب السلفیہ، لاہور)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اَشَعَرْتَ اَنَّ اللّٰهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَاَخْدَمَ الْوَلِيْدَةَ)) ❁

''دیکھتے نہیں کہ اللہ نے کافر کو کس طرح ذلیل کیا اور ایک لڑکی بھی دلوا دی۔''

ایک اور روایت میں ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے سارہ رضی اللہ عنہا سے ان کا حال پوچھا تو انہوں نے جواب دیا:

((رَدَّ اللّٰهُ كَيْدَ الْكَافِرِ اَوِ الْفَاجِرِ)) ❁

''اللہ نے کافر یا (یہ کہا کہ) فاجر کے فریب کو اسی کے منہ پر دے مارا۔''

بدکار، تختہ دار پر

بسا اوقات مجرم کو دنیا میں اپنے کیے کی عبرت ناک سزا مل جاتی ہے۔ اسی سلسلے کا ایک واقعہ بنی اسرائیل کے ایک پادری کا ہے۔ جو ایک بدکاری کرنے کے نتیجے میں کئی گناہوں کا مرتکب ہوا۔ ایک عورت بکریاں چرایا کرتی تھی اور ایک راہب کی خانقاہ تلے رات گزارا کرتی تھی، اس کے چار بھائی تھے، ایک دن شیطان نے راہب کو گدگدایا اور اس سے زنا کر بیٹھا، اسے حمل رہ گیا شیطان نے راہب کے دل میں یہ بات ڈالی کہ اب بڑی رسوائی ہوگی، اس سے بہتر یہ ہے کہ اسے مار ڈال اور کہیں دفن کر دے، تیرے تقدس کو دیکھتے ہوئے تیری طرف تو کسی کا خیال بھی نہ جائے گا اور اگر بالفرض پھر بھی کچھ پوچھ گچھ ہو تو جھوٹ موٹ کہہ دینا، بھلا کون ہے جو تیری بات کو غلط جانے؟ اس کی سمجھ میں بھی یہ بات آ گئی، ایک روز رات کے وقت موقع پا کر اس عورت کو جان سے مار ڈالا اور کسی اجاڑ جگہ زمین میں دبا دیا۔ اب شیطان اس کے چاروں بھائیوں کے پاس پہنچا اور ہر ایک کے خواب میں اسے سارا واقعہ کہہ سنایا اور اس کے دفن کی جگہ بھی بتا دی۔ صبح جب یہ جاگے تو ایک نے کہا: آج کی رات تو میں نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے، ہمت نہیں پڑتی کہ آپ سے بیان کروں،

❁ صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب شراء المملوك من الحربی و هبته و عتقه، ح: ۲۲۱۷۔

❁ ایضاً، کتاب الانبیاء باب قوله تعالی: واتخذ اللّٰه ابراهیم خلیلا (النساء: ٤ / ١٦٥)، ح: ۳۳۵۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسروں نے کہا نہیں کہو تو سہی، چنانچہ اس نے اپنا پورا خواب بیان کیا کہ اس طرح فلاں عابد نے اس سے بدکاری کی، پھر جب حمل ٹھہر گیا تو اسے قتل کر دیا اور فلاں جگہ اس کی لاش دبا آیا ہے۔ ان تینوں میں سے ہر ایک نے کہا: مجھے بھی یہی خواب آیا ہے، اب تو انہیں یقین ہو گیا کہ سچا خواب ہے۔ چنانچہ انہوں نے جا کر اطلاع دی اور بادشاہ کے حکم سے اس راہب کو اس خانقاہ سے ساتھ لیا اور اس جگہ پہنچ کر زمین کھود کر اس کی لاش برآمد کی۔ کامل ثبوت کے بعد اب اسے شاہی دربار میں لے چلے، اس وقت شیطان اس کے سامنے ظاہر ہوتا ہے اور کہتا ہے: یہ سب میرے کرتوت ہیں، اب بھی اگر تو مجھے راضی کر لے تو جان بچا دوں گا۔ اس نے کہا جو تو کہے، کہا مجھے سجدہ کر لے، اس نے یہ بھی کر دیا، پس اسے پورا بے ایمان بنا کر شیطان کہتا ہے: میں تو تجھ سے بری ہوں میں تو اللہ سے جو تمام جہانوں کا رب ہے، ڈرتا ہوں، چنانچہ بادشاہ نے حکم دیا اور پادری کو قتل کر دیا گیا۔ مشہور ہے کہ اس پادری کا نام برصیصا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، طاؤس، مقاتل بن حیان وغیرھم سے یہ قصہ مختلف الفاظ سے کمی بیشی کے ساتھ مروی ہے۔ [1]

ذی الاوتاد (میخوں والے) ظالم پر عذاب الٰہی کا کوڑا برس پڑا

جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا ان میں فرعون بھی تھا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ۝١٠ الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝١١ فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ۝١٢ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝١٣ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ﴾

(الفجر:٨٩/ ١٠ _ ١٤)

''اور فرعون کے ساتھ (کیا سلوک کیا) جو میخوں والا تھا، ان سب نے شہروں میں سر اٹھا رکھا تھا اور بہت زیادہ فساد مچا رکھا تھا، آخر تیرے رب نے ان سب پر عذاب کا کوڑا برسایا یقینا تیرا رب گھات میں ہے۔''

[1] تفسیر ابن کثیر سورۃ الحشر آیت ١٦ کی تفسیر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرعون کی سرکشی اس حد تک بڑھ چکی تھی کہ اس نے اپنی بیوی کو بھی معاف نہ کیا۔ اس پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے۔ اس نے اپنے غیظ وغضب کی انتہا کر دی۔ اس ظالم نے آسیہ بنت مزاحم کے دونوں ہاتھوں اور دونوں پیروں میں میخیں گاڑ کر بیچاری کو دھوپ میں پھینک دیا پھر بھی حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کے پایۂ استقلال میں ذرہ برابر لغزش نہ آئی۔

آسیہ رضی اللہ عنہا نے فرعون کے ظلم وستم سے نجات کے لیے اللہ تعالیٰ کے در پر دستک دی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَ نَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴾ (التحريم:٦٦/ ١١)

''اور اہل ایمان کے معاملے میں اللہ نے فرعون کی بیوی کی مثال پیش کی، جب اس نے عرض کیا: میرے رب! میرے لیے اپنے ہاں جنت میں ایک گھر بنا دیجیے اور مجھے فرعون اور اس کی کارستانیوں سے بچا لیجیے اور ظالم قوم سے مجھے نجات عطا کر دیجیے۔''

اماں جان! صبر کر، تو حق پر ہے

قرآن مجید کی سورۃ البروج میں اصحاب الاخدود (خندقوں والے لوگوں) کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ احادیث مبارکہ میں بھی اس کی تفصیل موجود ہے۔ ایمان قبول کرنے والوں کو ان کھائیوں میں پھینکا جاتا جن میں آگ دہکائی گئی تھی۔ مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں اور بچوں کو بھی اس میں پھینکنے کا حکم دیا گیا تھا۔ حتیٰ کہ ایک عورت آئی جس کے پاس ایک چھوٹا بچہ تھا وہ آگ میں گرنے سے جھجکی تو اس کے بچے نے کہا:

((يَا أُمَّاهُ! اِصْبِرِىْ فَإِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ))

''اماں! صبر کرو یقیناً تم حق پر ہو۔''

اس طرح وہ عورت حق پر قائم رہی ورنہ ہو سکتا تھا کہ بچے کی وجہ سے اس کے پایۂ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استقلال میں لغزش آ جاتی۔

لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا

زمانۂ ماضی میں جن خواتین کو اذیتیں دی گئیں، ان میں حضرت مریم کا نام بھی نمایاں ہے۔ ولادتِ عیسیٰ علیہ السلام پر یہودیوں نے حضرت مریم پر بہتان لگایا، وہ کہنے لگے:

﴿يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا ۝ يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّ مَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا﴾ (مریم:۱۹ / ۲۷، ۲۸)

”مریم! تو نے بڑی بری حرکت کی، ہارون کی بہن! نہ تو تیرا باپ برا آدمی تھا اور نہ تیری ماں بدکار تھی۔“

قوم کے استفسار اور بہتان پر حضرت مریم نے عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا تو لوگ کہنے لگے لو بھلا ہم گود کے بچے سے باتیں کیسے کریں؟ جس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے، جو ابھی بچے تھے' اپنی والدہ کی پاکدامنی بیان کی۔ (دیکھیے مریم: ۲۹۔ ۳٤)

اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے کفر، قتل انبیاء اور حضرت مریم پر بہتان لگانے کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر لگا دی۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَ كُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ قَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّ قَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ وَّ بِكُفْرِهِمْ وَ قَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۝ وَّ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ﴾

(النساء:٤ / ١٥٥۔١٥٧)

”تو انھوں نے جو اپنا اقرار توڑا اور اللہ کی آیتوں کا انکار کیا اور پیغمبروں کو ناحق قتل کیا اور کہنے لگے: ہمارے دل غلاف چڑھے ہوئے ہیں۔ اللہ نے کفر کی وجہ سے ان پر مہر کر دی ہے، تو ایمان نہ لائیں گے مگر تھوڑے۔ اور اس وجہ سے بھی ہم نے ان پر لعنت کی کہ انھوں نے کفر کیا اور مریم پر بڑا طوفان جوڑا۔ اور کہنے لگے: ہم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے مسیح بن مریم کو جو (اپنے آپ کو) اللہ کا رسول (کہتا) تھا، مار ڈالا حالانکہ انھوں نے نہ آپ کو قتل کیا اور نہ سولی دیا لیکن انھیں شبہہ پڑ گیا۔"

بیٹیوں کا قتل۔ باپ نے بیٹی کو کنویں میں پھینک دیا

زمانہ جاہلیت میں بعض عرب قبائل اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے۔ ❶ اللہ تعالیٰ نے اس شنیع اور قبیح فعل سے منع کیا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ﴾

(الانعام:٦/ ١٥١)

"اور اپنی اولاد کو افلاس کے سبب قتل نہ کرو، ہم تمھیں اور انہیں بھی رزق دیتے ہیں۔"

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا﴾ (بنی اسرائیل:١٧/ ٣١)

"اور مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد نہ مار ڈالو، انہیں اور تمھیں ہم ہی روزی دیتے ہیں، یقیناً ان کا قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے۔"

ایک سبب تو یہی تھا کہ مشرکین کے بعض قبائل رزق کی تنگی کے ڈر سے یہ حرکت کرتے تھے۔ دوسرا سبب معاشرتی تھا، جاہلی معاشرے میں بیٹی کی پیدائش کو باعث عار سمجھا جاتا تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۚ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ﴾ (النحل:١٦/ ٥٨-٥٩)

---

❶ صحیح مسلم : کتاب الزهد والرقاق، باب قصة اصحاب الاخدود والراهب والغلام، ح : ٣٠٠٥۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور (ان کافروں کا حال یہ ہے) جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی خبر دی جاتی ہے (کہ تمھارے گھر بیٹی پیدا ہوئی) تو مارے رنج اس کا منہ کالا پڑ جاتا ہے اور گھٹ کر رہ جاتا ہے۔ (بیٹی پیدا ہونے کی) بری خبر کی وجہ سے جو اُسے دی گئی تھی لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے (دل میں سوچتا ہے) کیا اسے ذلت کے ساتھ رہنے دے یا اسے مٹی میں دبا دے (زندہ گاڑ دے) سنو تو یہ کیا بری تجویز کرتے ہیں۔''

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ كَظِيْمٌ﴾ (الزخرف:۴۳ / ۱۷)

''اور ان (کافروں) میں سے جب کسی کو اس چیز کی (پیدائش کی) خبر دی جائے جسے اللہ کے لئے بیان کرتا ہے تو اس کا منہ کالا پڑتا جاتا ہے اور اندر ہی اندر غصہ سے گھٹتا رہتا ہے۔''

مشرکین ذلت و رسوائی سے بچنے کے لیے بھی یہ کام کرتے تھے۔ وہ سوچتے کہ ہماری بیٹیاں دشمن قبیلے کی قید میں چلی گئیں تو ہماری ناک کٹ جائے گی، لہٰذا وہ نوبت یہاں تک پہنچنے سے پیشتر ہی بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیتے کہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔ بتوں کی خوشنودی کے حصول کی خاطر بھی ایسا ظلم روا رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے بیٹیوں پر ظلم کرنے والوں کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ كَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَ لِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَ مَا يَفْتَرُوْنَ﴾

(الانعام:۶ / ۱۳۷)

''اور اسی طرح بہت مشرکوں کو اُن کے شریکوں نے اپنی اولاد کا مار ڈالنا اچھا بتایا ہے انھیں تباہ کرنے کے لیے اور ان کے دین میں میل کرنے کے لیے۔ (شبہ ڈالنے کے لیے) اور اگر اللہ چاہتا تو یہ مشرک اس کام کو نہ کرتے تو (اے پیغمبر)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انھیں اوران کے بہتانوں کو (اپنے حال پر) چھوڑ دیجیے۔''

اولاد کو قتل کرنے والے بیوقوف ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوٓا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾ (الانعام:٦ / ١٤٠)

''بے شک جن لوگوں نے جہالت کر کے نادانی سے اپنی اولاد کو مار ڈالا وہ گھاٹے میں پڑ گئے۔''

اس سلسلے میں قرآن کا ایک عجیب انداز ملاحظہ کیجیے:

﴿وَإِذَا الْمَوْءُۥدَةُ سُئِلَتْ ۝ بِأَيِّ ذَنۢبٍ قُتِلَتْ﴾ (التکویر:٨١ / ٨۔٩)

''اور جب اس لڑکی سے جو زندہ درگور کی گئی پوچھا جائے کہ وہ کس قصور میں ماری گئی؟''

اللہ تعالیٰ کی عدالت اور انصاف کا اندازہ کیجیے کہ کسی مظلوم پر ظلم کیا گیا ہے وہ خود اپیل کرے، اس کا ایک درجہ ہے۔ اگر اس کی طرف سے کوئی وکیل یا دیگر لوگ اپیل کر دیں، وہ خود اپیل نہ کرے تو اس کا درجہ اور بھی زیادہ ہے، جس عدالت کا جج خود سوال کر لے اور خود ایکشن لے لے تو اس کا درجہ سب سے زیادہ ہے۔ قیامت کے دن مظلوم بچیوں سے پوچھا جائے گا کہ تمھیں کیوں قتل کیا گیا؟ ان کی گواہی کے بعد ظالموں پر حجت قائم ہو جائے گی اور انھیں سخت سزا سے دوچار ہونا پڑے گا۔ لہٰذا اولاد پر ظلم کرنے کی بجائے اللہ رب العالمین اور رازق ورزّاق کی اس نعمت کی قدر کرنی چاہیے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَٰجًا وَجَعَلَ لَكُم مِّنْ أَزْوَٰجِكُم بَنِينَ وَحَفَدَةً وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَٰتِ ۚ أَفَبِالْبَٰطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ اللَّهِ هُمْ يَكْفُرُونَ﴾ (النحل:١٦ / ٧٢)

''اور اللہ نے تم ہی میں سے تمھاری بیویوں کو بنایا اور تمھاری بیویوں سے تمھارے بیٹے اور پوتے اور نواسے پیدا کیے (یا بیٹیاں یا سسرالی رشتہ دار) اور تمھیں پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں۔ کیا یہ لوگ جھوٹ کو (بتوں کو) تو مانتے ہیں اور اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے احسان کو نہیں مانتے۔“

بچیوں کو زندہ درگور کرنے کے سلسلے میں عرب قبائل انتہائی سنگدلی کا مظاہرہ کرتے تھے، اس کی ایک مثال درج ذیل ہے:

حضرت وضین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم جاہلیت میں مبتلا لوگ تھے اور بتوں کے پجاری تھے۔ ہم اپنی اولاد کو قتل کر دیا کرتے تھے۔ میری ایک بیٹی تھی جب وہ کچھ بڑی ہوئی تو جب بھی میں اسے بلاتا تو وہ میرے بلانے پر خوش ہوتی تھی۔ ایک دن میں نے اسے بلایا وہ میرے پیچھے آئی۔

((اَتَيْتُ بِئْرًا مِّنْ اَهْلِيْ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَاَخَذْتُ بِيَدِهَا فَرَدَّيْتُ بِهَا فِي الْبِئْرِ وَ كَانَ اٰخِرَ عَهْدِيْ بِهَا اَنْ تَقُوْلَ يَا اَبَتَاهُ يَا اَبَتَاهُ فَبَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى وَكَفَ دَمْعُ عَيْنَيْهِ))

میں چلتا ہوا اپنے گھر کے کنویں کے پاس آ گیا جو زیادہ دور نہیں تھا۔ میں نے اس بچی کا ہاتھ پکڑا اور اسے کنویں میں پھینک دیا اس نے مجھ سے آخری بات یہ کہی: ابا جان! ابا جان! (راوی کہتے ہیں) نبی اکرم ﷺ رونے لگے یہاں تک کہ آپ کی دونوں آنکھوں سے مسلسل آنسو جاری ہو گئے۔ نبی اکرم کے ساتھ بیٹھے ہوئے حضرات میں سے ایک صاحب نے اس شخص سے کہا تم نے اللہ کے رسول کو غمگین کر دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان صاحب سے فرمایا، رہنے دیں۔ اس نے وہ بات دریافت کی ہے جسے اہم سمجھا ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اس شخص سے فرمایا، اپنی بات میرے سامنے دوبارہ بیان کرو۔ اس شخص نے دوبارہ بیان کی۔ نبی اکرم ﷺ رونے لگے۔ یہاں تک کہ آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو کر آپ کی داڑھی پر گرنے لگے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ قَدْ وَضَعَ عَنِ الْجَاهِلِيَّةِ مَا عَمِلُوْا فَاسْتَاْنِفْ عَمَلَكَ))

”لوگوں نے زمانہ جاہلیت میں جو کام کیے تھے، اللہ نے انہیں معاف کر دیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب تم نئے سرے سے عمل کا آغاز کرو۔'' ❶

اللہ کا مارا ہوا

عہد فاروقی میں ایک شخص نے ایک عورت کے ساتھ جبراً برائی کی کوشش کی۔ مزاحمت کرتے ہوئے عورت نے اسے پتھر مار کر اس کا کام تمام کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کا خون رائیگاں قرار دیا۔ امام عبدالرزاق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عبید بن عمیر رحمہ اللہ نے بیان کیا:

''قبیلہ ہذیل کے لوگوں کے پاس ایک مہمان آیا۔ لکڑیاں اکٹھی کرنے کے لیے انہوں نے اپنی ایک لونڈی بھیجی۔ مہمان اس پر فریفتہ ہو گیا، اس کے پیچھے لگ گیا۔ اس کو برائی پر آمادہ کرنے کی کوشش کی، لیکن اس نے انکار کر دیا۔ پھر اس نے اس عورت کے ساتھ لڑائی شروع کر دی، کچھ دیر لڑائی جاری رہی، یکایک وہ پیچھے ہٹی، اور اسے پتھر (اٹھا کر) دے مارا، پتھر نے اس کے جگر کے ٹکڑے کر دیے اور وہ مر گیا۔

پھر وہ اپنے گھر والوں کے پاس آئی، اور انہیں (سارا ماجرا) سنا دیا۔ اس کے گھر والے عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، اور انہیں (ساری صورت حال سے) آگاہ کر دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے (تفتیش و تحقیق کے لیے کسی کو) بھیجا، تو ان دونوں کے نشانات (مبینہ مقام پر) پائے گئے۔

اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((قَتِيلُ اللّٰهِ لَا يُودٰى اَبَدًا))

''اللہ کا قتیل ہے، اس کی کبھی دیت ادا نہ کی جائے گی۔''

سرزمین شام میں حضرت ضحاک بن قیس رحمہ اللہ نے بھی یہی فیصلہ فرمایا تھا۔ ایک عورت نے ضحاک بن قیس کے پاس آ کر بتلایا کہ ایک شخص نے اسے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔

---

❶ سنن الدارمی للحافظ ابی محمد عبداللّٰہ بن عبدالرحمن بن الفضل بن بهرام الدارمی (م ۲۵۵ھ)، المقدمة، باب ما كان عليه الناس قبل مبعث النبی ﷺ من الجهل والضلالة، ح : ۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس عورت نے مدد کے لیے فریاد کی، لیکن کوئی اس کی مدد کو نہ پہنچا، اور تب سردی کا موسم تھا، اس نے (مجبوراً) دروازہ کھول دیا، اور چکی کا پاٹ مار کر اس کا کام تمام کر دیا۔ [1]

انہوں (ضحاک رضی اللہ عنہ) نے (تحقیق کی خاطر) ایک شخص کو اس (عورت) کے ساتھ روانہ کیا، تو وہاں ایک چور (مرا پڑا) تھا۔ اور اس کے ساتھ (چرایا ہوا) سامان بھی تھا۔

انہوں نے اس کے خون کو باطل قرار دیا (یعنی عورت سے قصاص نہ لیا گیا)۔ [2]

امام احمد رحمہ اللہ نے ایسی عورت کے متعلق فرمایا:

((إِذَا عَلِمَتْ أَنَّهُ لَا يُرِيْدُ إِلَّا نَفْسَهَا، فَقَتَلَتْهُ لِتَدْفَعَ عَنْ نَفْسِهَا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهَا)) [3]

"جب عورت کو معلوم ہو جائے کہ وہ اس سے برائی کا ارادہ رکھتا ہے، اور وہ اپنی عزت کو بچانے کی غرض سے اس (مرد) کو قتل کر دے، تو اس پر کچھ (گناہ یا قصاص) بھی نہیں۔"

امام بغوی رحمہ اللہ نے فرمایا:

((لَوْ قَصَدَ رَجُلٌ الْفُجُوْرَ بِامْرَأَةٍ فَدَفَعَتْهُ عَنْ نَفْسِهَا، فَقَتَلَتْهُ لَا شَيْءَ عَلَيْهَا)) [4]

"اگر کوئی مرد کسی عورت سے برائی کا قصد کرے، اور وہ (عورت) اس کو دھکا دے، اور قتل کر دے، تو اس پر کچھ (گناہ یا قصاص) نہیں۔"

---

[1] المصنف کتاب العقول، باب الرجل یجد علی امرأته رجلا، ح : ١٧٩١٩، نیز دیکھیے: مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الدیات، باب الرجل یرید المرأة علی نفسها، ح : ٧٨٤٢، السنن الکبرٰی للبیهقی، کتاب الاشربة والحد فیها، باب الرجل یجد مع امرأته رجلا فیقتله۔

[2] مصنف ابن ابی شیبة، الدیات، الرجل یرید المرأة علی نفسها، ح : ٧٨٤٤۔

[3] المغنی ١٢/٥٣٣۔

[4] شرح السنة ١٠/٢٥٢۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی ﷾ لکھتے ہیں:

''اگر کسی عورت کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا جائے، اور عورت کے لیے اپنے بچاؤ کی خاطر برا ارادہ کرنے والے کو قتل کرنے کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ ہو، اور وہ اس کو قتل کر دے، تو اس پر نہ تو کوئی گناہ ہوگا اور نہ ہی اس سے قصاص ہی لیا جائے گا۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے یہی فیصلہ فرمایا۔'' ❶

❀❀❀

www.KitaboSunnat.com

❶ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے میں خواتین کی ذمہ داریاں ص: ۱۳۷، ط: ۲۰۰۲ء، دارالسلام لاہور۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل سوم

صحابیات رضی اللہ عنہن کی مظلومیت کا قرآنی ثبوت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید کی کئی آیات کریمہ میں عہد نبوی کے اہل ایمان پر ڈھائے جانے والے ظلم و ستم کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ بعض آیات میں اس ظلم کا تذکرہ اجمالاً کیا گیا اور بعض میں صحابیات کی صراحت بھی کی گئی ہے۔ اس سلسلے کی چند آیات کریمہ درج ذیل ہیں:

﴿وَاذْكُرُوٓا إِذْ أَنتُمْ قَلِيلٌ مُّسْتَضْعَفُونَ فِى ٱلْأَرْضِ تَخَافُونَ أَن يَتَخَطَّفَكُمُ ٱلنَّاسُ فَـَٔاوَىٰكُمْ وَأَيَّدَكُم بِنَصْرِهِۦ وَرَزَقَكُم مِّنَ ٱلطَّيِّبَٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾

(الانفال:٨ / ٢٦)

”اور اس حالت کو یاد کرو جب کہ تم قلیل تھے اور زمین میں کمزور شمار کیے جاتے تھے۔ اس اندیشہ میں رہتے تھے کہ تمھیں لوگ اچک کر نہ لے جائیں، پس اللہ نے تمھیں رہنے کی جگہ دی اور تمھیں اپنی نصرت سے قوت دی اور تمھیں نفیس چیزیں عطا کیں تاکہ تم شکر کرو۔“

کفار کے ظلم و ستم کی وجہ سے اہل ایمان جس خوف و ہراس کی کیفیت میں رہتے تھے اس آیت کریمہ میں اس کی منظر نگاری کی گئی ہے:

﴿وَٱلَّذِينَ هَاجَرُوا۟ فِى ٱللَّهِ مِنۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا۟ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِى ٱلدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَلَأَجْرُ ٱلْءَاخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا۟ يَعْلَمُونَ ﴿٤١﴾ ٱلَّذِينَ صَبَرُوا۟ وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ﴾

(النحل: ١٦/ ٤١، ٤٢)

”جن لوگوں نے ظلم برداشت کرنے کے بعد اللہ کی راہ میں ہجرت کی، ہم انہیں بہتر سے بہتر ٹھکانا دنیا میں عطا کریں گے اور آخرت کا ثواب تو بہت ہی بڑا ہے، کاش لوگ اس سے واقف ہوتے، وہ جنھوں نے صبر کیا اور اپنے رب پر ہی بھروسا کرتے رہے۔“

حبشہ کی دونوں ہجرتوں اور ہجرت مدینہ میں مہاجرین کے ساتھ مہاجرات بھی تھیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَ صَبَرُوْۤا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (النحل: ١٦ / ١١٠)

''جن لوگوں نے فتنوں (مشکلات) میں ڈالے جانے کے بعد ہجرت کی، پھر جہاد کیا اور صبر کا ثبوت دیا، بے شک تیرا رب ان اعمال کے بعد بہت مغفرت کرنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔''

﴿اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۙ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ﴾

(الحج: ٢٢ / ٣٩، ٤٠)

''جن (مسلمانوں) سے جنگ کی جا رہی ہے انہیں بھی اب (مقابلے کی) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے، یقیناً اللہ ان کی مدد کرنے پر پوری طرح قادر ہے۔ یہ وہ ہیں جنھیں ناحق ان کے گھروں سے نکالا گیا، صرف ان کے اس قول پر کہ ہمارا رب اللہ ہے۔''

﴿فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَ قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ﴾

(آل عمران: ٣ / ١٩٥)

''پس ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمالی کہ تم میں سے کسی کام کرنے والے کے کام کو، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، میں ہرگز ضائع نہیں کرتا، تم آپس میں ایک دوسرے کے ہم جنس ہو، اس لیے وہ لوگ جنھوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکال دیے گئے اور جنھیں میری راہ میں ایذا دی گئی اور جنھوں نے جہاد کیا اور شہید کیے گئے، میں ضرور ضرور ان کی برائیاں ان سے دور کر دوں گا اور بالیقین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، یہ ہے ثواب اللہ کی طرف سے اور اللہ ہی کے پاس بہترین ثواب ہے۔"

اس آیت کریمہ میں ذکر و انثی کا تذکرہ کرنے کے بعد ﴿وَ اُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِیَارِہِمۡ وَ اُوۡذُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِیۡ﴾ کا تذکرہ اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کو بھی مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔

﴿وَ مَا لَکُمۡ لَا تُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ الۡمُسۡتَضۡعَفِیۡنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الۡوِلۡدَانِ الَّذِیۡنَ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اَخۡرِجۡنَا مِنۡ ہٰذِہِ الۡقَرۡیَۃِ الظَّالِمِ اَہۡلُہَا ۚ وَ اجۡعَلۡ لَّنَا مِنۡ لَّدُنۡکَ وَلِیًّا ۚۙ وَّ اجۡعَلۡ لَّنَا مِنۡ لَّدُنۡکَ نَصِیۡرًا﴾

(النساء: ٤ / ٧٥)

"بھلا کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں اور ان ناتواں مردوں، عورتوں اور ننھے ننھے بچوں کے چھٹکارے کے لیے جہاد نہ کرو؟ جو یوں دعائیں مانگ رہے ہیں کہ ہمارے رب! ان ظالموں کی بستی سے ہمیں نجات دے اور ہمارے لیے خود اپنے پاس سے حمایتی مقرر کر دے اور ہمارے لیے خاص اپنے پاس سے مددگار بنا۔"

کفار و مشرکین مردوں، عورتوں اور بچوں پر جو ظلم و ستم ڈھاتے تھے اس وجہ سے مکہ کو ظالموں کی بستی کہا گیا ہے۔ اس آیت کریمہ میں النساء کے لفظ میں صحابیات پر ہونے والے ظلم کا اشارہ ہے۔ صحابیات بھی اہل مکہ کے مظالم سے تنگ آ کر اللہ تعالیٰ سے فریاد کرنے لگیں کہ انہیں ظالم بستی سے چھٹکارا مل جائے۔

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں جن تین قسم کے لوگوں کا تذکرہ ہوا ہے، ایک آیت کریمہ میں ان کی بے کسی اور بے بسی کی وجہ سے انہیں ہجرت کے حکم سے مستثنیٰ قرار دیا گیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِلَّا الۡمُسۡتَضۡعَفِیۡنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الۡوِلۡدَانِ لَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ حِیۡلَۃً وَّ لَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ﴿٩٨﴾ فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا﴾

(النساء : ٤/ ٩٨_٩٩)

"مگر جو مرد، عورتیں اور بچے بے بس ہیں، جنھیں نہ تو کسی چارۂ کار کی طاقت ہے اور نہ کسی راستے کا علم ہے، بہت ممکن ہے کہ اللہ ان سے درگزر کرے، اللہ درگزر کرنے والا اور بہت معاف کرنے والا ہے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل چہارم

کتب حدیث وسیرت اور تاریخ سے
صحابیات کی مظلومیت کا ثبوت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت سی کتب حدیث وسیرت اور تاریخ میں
عہد رسالت کے اہل ایمان کی داستان ظلم بیان کی گئی ہے،
اس داستان ظلم کا اجمالی بیان مختلف عنوانات کے تحت کیا جاتا ہے۔
(تفصیلی بیان آئندہ ابواب میں آئے گا)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ہمارے لیے اللہ سے مدد کیوں نہیں طلب کرتے؟

مکی دور میں مسلمانوں پر ایسے حالات بھی طاری ہوئے کہ انہوں نے اس کی نبی اکرم ﷺ سے شکایت کی۔

آپ اپنی ایک چادر پر ٹیک لگائے کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ ہمارے لیے مدد کیوں نہیں طلب کرتے، ہمارے لیے اللہ سے دعا کیوں نہیں مانگتے (ہم کافروں کی ایذا دہی سے تنگ آ چکے ہیں) نبی ﷺ نے فرمایا: (ایمان لانے کی سزا میں) تم سے پہلی امتوں کے لوگوں کے لیے گڑھا کھودا جاتا اور انہیں اس میں ڈال دیا جاتا۔ پھر ان کے سر پر آرا رکھ کر ان کے دو ٹکڑے کر دیے جاتے پھر بھی وہ اپنے دین سے نہ پھرتے۔ لوہے کے کنگھے ان کے گوشت میں دھنسا کر ان کی ہڈیوں اور پٹھوں پر پھیرے جاتے پھر بھی وہ اپنا ایمان نہ چھوڑتے۔ اللہ کی قسم! یہ امر (اسلام) کمال کو پہنچے گا اور ایک زمانہ آئے گا کہ ایک سوار مقام صنعاء سے حضرموت تک سفر کرے گا (راستوں کے پر امن ہونے کی وجہ سے) اسے اللہ کے سوا اور کسی کا ڈر نہیں ہوگا۔ یا صرف بھیڑیے کا خوف ہوگا کہ کہیں اس کی بکریوں کو نہ کھا جائے لیکن تم لوگ جلدی کرتے ہو۔ [1]

ایک اور روایت میں ہے کہ خباب بن ارت رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"وَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً" [2]

"ہمیں مشرکین سے انتہائی تکالیف پہنچی تھیں۔"

جن لوگوں نے اسلام قبول کیا اور رسول اللہ ﷺ کی پیروی کی، ان پر مشرکین نے شدید مظالم ڈھائے۔ سیرت ابن ہشام میں ہے "ہر قبیلے نے اپنے میں سے مسلمانوں پر حملہ کر دیا، انہیں بند رکھنے لگے اور انہیں بھوکے پیاسے رکھنے اور تپتی ہوئی زمین پر (لٹا کر)

---

[1] صحیح بخاری: کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام، ح:۳۶۱۲۔

[2] ایضاً، کتاب مناقب الانصار، باب ما لقی النبی ﷺ واصحابه من المشركين بمكة، ح: ۳۸۵۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکلیفیں دینے لگے۔ ان میں سے بعض تو ان سخت آفتوں کے سبب اس فتنہ انگیزی میں پھنس جاتے اور بعض ان سے مقابلے میں سختیوں کو برداشت کر لیتے اور اللہ تعالیٰ انہیں ان سے بچا لیتا۔ ❶

"سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کیا مشرکین اصحاب رسول ﷺ کو تکلیفیں پہنچانے میں اس حد تک پہنچ گئے کہ اس کے سبب وہ اپنے دین کو ترک کرنے میں معذور سمجھے جا سکتے تھے۔ ❷ انہوں نے کہا: ہاں واللہ! وہ ان میں سے کسی کو تو مارتے تھے، کسی کو بھوکا پیاسا رکھتے یہاں تک کہ اس آفت کی سختی کے سبب سے وہ سیدھا بیٹھ بھی نہ سکتا تھا حتیٰ کہ وہ اس سے جو چاہتے کہلا لیتے تھے، یہاں تک کہ وہ اس سے کہتے: اللہ نہیں بلکہ لات و عزیٰ تیرے معبود ہیں تو وہ ہاں کہہ دیتا۔ نوبت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ ان کے پاس سے گوبر کا کیڑا (رینگتا ہوا) گزرتا تو وہ اس سے کہتے تیرا معبود تو یہ گوبر کا کیڑا ہے اور اللہ تیرا معبود نہیں ہے۔ تو وہ ان تکلیفوں سے چھوٹنے کے لیے، جن میں وہ مبالغہ کیا کرتے تھے، ہاں کہہ دیتا۔" ❸

ابوجہل لوگوں کو اکساتا کہ وہ ایمان والوں کو اذیت پہنچائیں، وہ انہیں رسوا کرنے کے حیلے کرتا، انہیں ڈراتا دھمکاتا، مال و دولت اور کاروبار تباہ کرنے کی دھمکیاں دیتا، کمزوروں کو مارتا پیٹتا اور اس پر لوگوں کو بھی اکساتا۔ ❹

---

❶ سیرت النبی لابن ہشام: ۱/ ۲۸۱، مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار لاہور۔
❷ سیاق و سباق سے واضح ہے کہ بعض مسلمان عزیمت کے بجائے رخصت پر عمل پیرا تھے۔ رخصت کا تذکرہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے: ﴿مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَىِٕنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾ (النحل: ۱۶/ ۱۰۶) "جو شخص ایمان کے بعد اللہ سے کفر کرے بجز اس کے جس پر جبر کیا جائے جبکہ اس کا دل ایمان پر برقرار ہو، مگر جو لوگ کھلے دل سے کفر کریں تو ان پر اللہ کا غضب ہے اور انہی کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔"
❸ ایضاً، ۱/ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔
❹ ایضاً، ۱/ ۲۸۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کو نبی اکرم ﷺ روکنے کی استطاعت نہ رکھتے تھے، اس لیے آپ ﷺ نے مسلمانوں سے فرمایا:

((لَوْ خَرَجْتُمْ اِلٰی اَرْضِ الْحَبْشَةِ فَاِنَّ بِهَا مَلِكًا لَا يُظْلَمُ عِنْدَهٗ اَحَدٌ وَهِيَ اَرْضُ صِدْقٍ حَتّٰى يَجْعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ فَرَجًا مِّمَّا اَنْتُمْ فِيْهِ))

"اگر تم لوگ سرزمین حبشہ کو چلے جاؤ (تو بہتر ہو) کہ وہاں کے بادشاہ کے پاس کسی پر ظلم نہیں کیا جاتا [1] اور وہ سچائی والی سرزمین ہے یہاں تک کہ اللہ تمھارے لیے ان آفتوں سے جن میں تم ہو، کوئی کشائش پیدا کردے۔" [2]

نبی اکرم ﷺ کی اس اجازت کے مطابق یکے بعد دیگرے مسلمانوں نے دو مرتبہ حبشہ کی ہجرت کی، ان ہجرتوں میں صحابہ کے ساتھ صحابیات بھی تھیں۔ پہلی ہجرت میں گیارہ صحابہ اور چار صحابیات، جبکہ دوسری ہجرت میں ۸۳ صحابہ اور ۱۸ صحابیات تھیں۔

❀❀❀

[1] اب مسلمان ایسے حکمرانوں کو ترس گئے ہیں جو لَا يُظْلَمُ عِنْدَهٗ اَحَدٌ کا مصداق ہوں۔

[2] ایضاً، ۱/ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دوم

جسمانی تشدد کا شکار ہونے والی صحابیات رضی اللہ عنہن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفار و مشرکین مسلمانوں کی مخالفت اور اسلام دشمنی میں اس حد تک پہنچ چکے تھے کہ انہوں نے نہ صرف یہ کہ اہلِ ایمان مردوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا بلکہ انہوں نے صنف نازک پر بھی ہاتھ اٹھایا، حالانکہ تمام مہذب معاشروں میں مستورات پر ہاتھ اٹھانا انتہائی معیوب خیال کیا جاتا ہے، تاہم اخلاق و تہذیب سے عاری اسلام دشمنوں کے ہاتھوں مسلمات ظلم و تشدد کا شکار ہوئیں۔ (کفار مکہ کے روحانی وارث یہودی، نصرانی اور ہندو آج بھی صنف نازک پر طرح طرح کے ظلم روا رکھے ہوئے ہیں۔)

وہ صحابیات جو جسمانی تشدد کا شکار ہوئیں، ان کا مختصر تذکرہ ان کے مشہور نام یا کنیت سے حروف تہجی کی ترتیب سے ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہما

(اسماء: بلندی، علامت)

تعارفی کلمات

آپ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں، آپ کی والدہ قتیلہ بنت عبدالعزیٰ ہیں۔ 1

اسماء رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سوتیلی بہن تھیں 2 اور عمر میں ان سے بڑی تھیں۔ 3
ان کی پیدائش کے وقت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی عمر بیس سال سے کچھ زیادہ تھی۔ اسماء رضی اللہ عنہا سترہ آدمیوں کے بعد مسلمان ہوئیں۔ 4

اسماء رضی اللہ عنہا کو ذات النطاقین (دو کمر بند والی) کہا جاتا ہے۔ ہجرت کی رات انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لیے ناشتہ تیار کیا۔ جسے باندھنے کے لیے سوائے پٹکے کے اور کوئی چیز نہ تھی چنانچہ والد محترم کے حکم سے پٹکے کو دو ٹکڑے کیا گیا (ایک سے توشہ دان باندھا اور دوسرے کو مشکیزے پر باندھ دیا) اسی وقت سے ان کا نام ذات النطاقین پڑ گیا۔ 5

جب حضرت اسماء رضی اللہ عنہا ہجرت کے لیے نکلیں تو اس وقت حاملہ تھیں، جب قبا پہنچیں تو عبداللہ بن زبیر پیدا ہوئے، عبداللہ کو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں رکھ دیا۔

---

1 طبقات: ۸ / ۲۳۰۔
2 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام ام رومان تھا۔
3 دس سال بڑی تھیں۔
4 اسد الغابة: ۳ / ۷۵٤۔
5 صحیح بخاری: کتاب مناقب الانصار، باب هجرة النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اصحابه الی المدینة، ح: ۳۹۰۷۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے ایک کھجور منگوائی اور چبا کر عبداللہ کے منہ میں رکھ دی چنانچہ سب سے پہلی چیز جو عبداللہ کے پیٹ میں داخل ہوئی وہ رسول اللہ ﷺ کا لعاب تھا۔ آپ نے عبداللہ کے لیے برکت کی دعا کی۔ تاریخِ اسلام میں (ہجرت کے بعد) سب سے پہلے پیدا ہونے والا بچہ عبداللہ ہے۔ ❶

عبداللہ بن زبیر پیدا ہوئے تو مسلمان بہت خوش ہوئے کیونکہ یہ افواہ پھیلائی جا رہی تھی کہ یہودیوں نے تم (مسلمانوں) پر جادو کر دیا ہے لہٰذا اب تمھارے ہاں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوگا! ❷

اسماء رضی اللہ عنہا کا عقد زبیر بن عوام (جو کہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں) سے ہوا۔ ان سے ان کے آٹھ بچے پیدا ہوئے۔ ❸

اسماء کے شوہر ان سے سخت کام لیا کرتے تھے، اس کی شکایت انہوں نے اپنے والد سے کی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پیاری بچی صبر کرو' کیونکہ اگر کسی عورت کا نیک شوہر ہو اور وہ اسے چھوڑ کر فوت ہو جائے اور اس کی بیوی کسی اور شوہر سے شادی نہ کرے تو اللہ تعالیٰ دونوں کو جنت میں جمع فرما دے گا۔ ❹

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا ایک فیاض خاتون تھیں۔ ان سے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُوْكِي فَيُوْكَى عَلَيْكِ)) ❺

''خیرات مت روکو ورنہ وہ تیرا رزق بھی روک دے گا۔''

ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے اسماء رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

---

❶ ایضاً، ح: ۳۹۰۹۔ ۳۹۱۰

❷ صحیح بخاری: کتاب العقیقة، باب تسمیة المولود غداة یولد لمن لم یعق عنه و تحنیکه، ح: ۵٤٦۹۔

❸ طبقات: ۸ / ۳۳۰۔ ❹ ایضاً: ۸ / ۳۳۱۔

❺ صحیح بخاری : کتاب الزکوٰة، باب التحریض علی الصدقة و الشفاعة فیها، ح: ۱٤۳۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((لَا تُحْصِي فَيُحْصِي اللّٰهُ عَلَيْكَ)) ❶

''گننے نہ لگ جانا ورنہ پھر اللہ بھی تجھے گن گن کر ہی دے گا۔''

حضرت اسماء اپنی بیٹیوں اور گھر والوں سے کہا کرتی تھیں:

تم لوگ خرچ و خیرات کرو، بچت کو نہ دیکھو کیونکہ اگر تم بچت کا انتظار کرو گی تو حسب ضرورت ہی تمھیں ملے گا اور اگر تم خیرات کرتی رہو گی تو تمھارا ہاتھ کبھی نہ رکے گا۔ ❷

قتیلہ بنت عبدالعزیٰ اپنی بیٹی اسماء کے پاس منقے، گھی اور چھال بطور ہدیہ لائیں۔ زمانۂ جاہلیت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے طلاق دے دی تھی۔ حضرت اسماء نے ان کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور انہیں اپنے گھر میں آنے کی اجازت بھی نہ دی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: تحائف قبول کر لو اور انہیں اپنے گھر میں آنے دو۔ اس موقع پر قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نازل ہوا:

﴿لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ لَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَ تُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ اِنَّمَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ اَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَ ظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾

(الممتحنة:٦٠ / ٨_٩)

''اللہ تمھیں ان سے جو تم سے دین کے سلسلہ میں لڑتے ہیں نہ تمھیں تمھارے گھروں سے نکالتے ہیں، نیک سلوک کرنے سے اور عدل کرنے سے منع نہیں فرماتا۔ وہ تو تمھیں ان سے دوستی کرنے سے روکتا ہے جو دین میں تم سے لڑتے ہیں اور تمھیں تمھارے گھروں سے نکالتے ہیں اور تمھارے نکالنے میں دوسروں کی مدد کرتے ہیں، اور جو ان سے دوستی کرتا ہے وہی ظالم ہے۔'' ❸

❶ ایضاً۔

❷ طبقات: ٨ / ٢٣٢۔

❸ ایضاً: ٨ / ٢٣٢_ ٢٣٣، مسند احمد: ٤/٤۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سادہ کپڑے پہننا پسند کرتی تھیں، انہیں بھڑکیلے کپڑے پسند نہیں تھے۔ ❶ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا خوابوں کی تعبیر کی ماہر تھیں، انہوں نے یہ فن اپنے والد گرامی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سیکھا تھا۔ ❷ امام ذہبی (م ۸۴۸ھ ۷۴۳) لکھتے ہیں:

اسماء رضی اللہ عنہا سے ۵۸ احادیث مروی ہیں۔ ۱۳ متفق علیہ، ۵ صرف بخاری اور ۴ صرف مسلم میں ہیں۔ ❸

آپ مضبوط ارادے والی اور صابرہ خاتون تھیں۔ وہ ۷۳ھ میں، جب ان کے بیٹے عبداللہ بن زبیر کو عبدالملک بن مروان کے حکم سے قتل کیا گیا اور ان کی لاش سولی پر لٹکا دی گئی، زندہ تھیں۔ ان کی عمر سو سال سے زائد تھی۔ جب ان کے بیٹے کی لاش اتاری گئی تو اس کے چند دن بعد اسماء کی وفات ہوگئی۔ ❹

حضرت ابن زبیر منگل کے دن ۱۷ جمادی الاولیٰ ۷۳ھ میں شہید کیے گئے۔ ❺

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو یہ سعادت حاصل ہے کہ وہ خود بھی صحابیہ ہیں، ان کا بیٹا بھی صحابی، ان کا باپ بھی صحابی اور ان کا دادا (ابوقحافہ) بھی صحابی ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

داستان ظلم

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کو انواع و اقسام کے مظالم کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ رضی اللہ عنہا پر جسمانی تشدد بھی کیا گیا۔ ہجرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر انہیں ابوجہل نے زناٹے دار تھپڑ رسید کیا تھا۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ مجھے اسماء بنت ابی بکر سے (یہ) روایت پہنچی ہے کہ انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر نکل گئے۔ ہمارے پاس قریش کی ایک ٹولی آئی جس

---

❶ طبقات: ۸/۳۳۳۔

❷ سیر اعلام النبلاء لشمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی ۲ / ۲۹۳ مؤسسة الرسالة، بیروت۔

❸ سیر اعلام النبلاء: ۲/۲۹۶۔ ❹ اسد الغابة: ۳/۷۵۵۔

❺ طبقات: ۸ / ۳۳۵، مستدرك حاكم: ٤ / ٦٥۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ابوجہل بھی تھا اور آ کر ابوبکر کے دروازے پر کھڑے ہو گئے تو میں ان کی طرف چلی تو انہوں نے کہا:

اے ابوبکر کی بیٹی! اَيْنَ اَبُوْكِ؟

(تیرا باپ کہاں ہے؟)

میں نے کہا:

لَا اَدْرِیْ وَاللّٰهِ- اَيْنَ هُوَ

(واللہ! میں نہیں جانتی کہ وہ کہاں ہیں۔)

فَرَفَعَ اَبُوْ جَهْلٍ يَدَهٗ وَلَطَمَ خَدِّیْ لَطْمَةً خَرَّ مِنْهَا قُرْطِیْ

''تو ابوجہل نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور اس نے میرے رخسار پر ایسا طمانچہ مارا کہ جس سے میری بالی گر گئی۔'' [1]

سیرت ابن ہشام میں یہ بھی ہے کہ ابوجہل بدمعاش خبیث تھا۔

اس واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے فضیلۃ الشیخ ابوعمار محمود مصری لکھتے ہیں:

ابوجہل نے کس قدر حماقت، ذلت اور کمینگی کا ثبوت دیا کہ ایک عورت پر ہاتھ اٹھایا، یہ بڑے لوگوں کی علامت نہیں ہوتی کیونکہ کمینہ وصف ہی اس قسم کی گھٹیا حرکت کر سکتا ہے۔ [2]

---

[1] سیرت ابن ہشام: ۱ / ۴۲۶، سیر اعلام النبلاء ۲ / ۲۹۰، سیرت النبی ﷺ لابن کثیر ۱ / ۴۵۵، مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور۔

[2] صحابیات الرسول ﷺ، گلشن رسالت کی مہکتی کلیاں ص ۴۳۹، دار الاندلس، چوبرجی لاہور۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسماء بنت سلامہ رضی اللہ عنہا

(اسماء: بلندی، علامت)

تعارفی کلمات

آپ سلامہ بن مخربہ بن جندل کی بیٹی ہیں [1]، آپ کی والدہ کا نام سلمٰی بنت زہیر بن اُبیر ہے۔ [2] اسماء قدیم الاسلام ہیں۔ [3]

آپ کے شوہر عیاش بن ابی ربیعہ بھی قدیم الاسلام ہیں۔ وہ مشرکین کی قیدی بھی تھے۔ نبی اکرم ﷺ ان کے لیے اور دیگر کمزور مسلمانوں کے لیے نماز میں بعد الرکوع دعا مانگتے تھے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ... حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ يَقُوْلُ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ ... يَدْعُوْ لِرِجَالٍ فَيُسَمِّيْهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ فَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَ عَيَّاشَ بْنَ أَبِيْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ)) وَ أَهْلُ الْمَشْرِقِ

---

[1] سیرت ابن ہشام ۱ /٤٢٦، سیر اعلام النبلاء: ۲ /۲۹۰، سیرت النبی ﷺ ابن کثیر: ۱ /٤٥٥، مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور۔

[2] صحابیات الرسول ﷺ گلشن رسالت کی مہکتی کلیاں ص ٤٣٩، دارالاندلس، چوبرجی لاہور۔

[3] طبقات: ۹ /۳۷۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَوْمَئِذٍ مِنْ مُّضَرَ مُخَالِفُوْنَ لَهُ)) ❶

"رسول اللہ ﷺ...... جب سر (رکوع سے) اٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ کہہ کر...... چند لوگوں کے لیے دعائیں کرتے اور نام لے لے کر التجا کرتے: یا اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور تمام کمزور مسلمانوں کو (کفار سے) نجات دے۔ اللہ! قبیلہ مضر کے لوگوں کو سختی کے ساتھ کچل دے اور ان پر ایسا قحط مسلط کر جیسا یوسف (علیہ السلام) کے زمانہ میں آیا تھا۔ ان دنوں پورب والے قبیلہ مضر کے لوگ مخالفین میں سے تھے۔"

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا دوسری ہجرت حبشہ میں اپنے شوہر عیاش بن ابی ربیعہ بن مغیرہ کے ساتھ تھیں۔ ان کے بیٹے عبداللہ بن عیاش حبشہ میں ہی پیدا ہوئے تھے۔ ❷

بعد ازاں انہوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ انہوں نے اپنی کنیت ام جلاس رکھ لی تھی۔ ❸

نبی ﷺ کے پاس عیاش کا ایک بیٹا لایا گیا جو کہ مریض تھا، جب حضور ﷺ کچھ پڑھ کر اس بچے پر دم کرتے اور لعاب دہن کی پھوار ڈالتے تو بچہ بھی اسی طرح کرتا۔ اہل خانہ اسے منع کرتے لیکن آپ ﷺ نے انہیں روک دیا۔ ❹

اسماء بنت سلامہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے احادیث بھی روایت کی ہیں اور ان سے ان کے بیٹے عبداللہ بن عیاش نے روایت کی ہے۔

عیاش بن ابی ربیعہ اور ان کی اہلیہ کو ابوجہل نے ظلم و ستم اور ایذا رسانی کا نشانہ بنایا۔

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب یھوی بالتکبیر حین یسجد، ح: ۸۰٤۔

❷ طبقات ۸ / ۲۷۲۔

❸ اسد الغابة ۳ / ۷٥٦۔

❹ ایضاً۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داستان ظلم

عیاش بن ابی ربیعہ اور ان کی اہلیہ کو ابوجہل نے ظلم وستم اور ایذا رسانی کا نشانہ بنایا۔ ❶

اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ نبی اکرم ﷺ اسماء کے شوہر عیاش بن ابی ربیعہ اور دیگر کمزور مسلمانوں کے حق میں دعائے قنوت کرتے رہے۔ کمزور مسلمانوں میں عیاش بن ابی ربیعہ کی بیوی اسماء رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ انہیں ہجرت کے دوران میں گرفتار کر لیا گیا تھا اور مکہ مکرمہ لا کر باندھ دیا تھا۔ ❷

---

❶ الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر العسقلانی: ٤ /٢٢٣۔ دارالکتاب العربی، بیروت۔

❷ دیکھئے صحابیات طیبات رضی اللہ عنہن از احمد خلیل جمعہ۔ ص: ٥٥٠۔ ٥٥١۔ نعمانی کتب خانہ، اردو بازار لاہور۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام المومنین ام حبیبہ رملہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا

(رملہ: ریت کا ٹیلہ، ریتلی زمین)

تعارفی کلمات

آپ کا نام رملہ بنت ابوسفیان بن حرب بن امیہ بن عبدشمس ہے۔ آپ کی والدہ کا نام صفیہ بنت ابو العاص بن امیہ بن عبدشمس ہے۔ صفیہ حضرت عثمان کی پھوپھی تھیں۔ شروع میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی شادی عبیداللہ بن جحش (جو ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بھائی ہیں) سے ہوئی۔ جس سے آپ کی بیٹی حبیبہ پیدا ہوئی، اس بچی کے نام سے آپ کی کنیت اُم حبیبہ تھی۔ عبیداللہ بن جحش نے آپ کے ساتھ حبشہ کی جانب ہجرت کی۔ وہ وہاں مرتد ہو کر مر گیا۔ [1] مگر ام حبیبہ اسلام پر قائم رہیں۔ [2]

عبیداللہ بن جحش کے مرنے کے بعد ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص انہیں ام المومنین کہہ کر پکار رہا ہے۔ جس کی انہوں نے تعبیر یہ کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے نکاح کر لیں گے۔ عدت گزرنے کے بعد ان کا عقد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو گیا جبکہ وہ حبشہ میں ہی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے عمرو بن امیہ ضمری وکالت کر رہے تھے۔ نجاشی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے کروا دیا، اور اس نے اپنے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ۴۰۰ دینار مہر انہیں دے دیا۔ [3]

---

[1] اللہ اس پر لعنت کرے اور اسے ہر خیر سے محروم رکھے۔ البدایة والنهایة: ۸ / ۴۳۔ نفیس اکیڈمی۔ کراچی۔

[2] طبقات: ۸ / ۱۲۸۔ ۱۲۹۔

[3] ایضاً: ۸ / ۱۲۹۔ ۱۳۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نجاشی نے مہر کی رقم شرحبیل بن حسنہ کے ذریعے سے ام حبیبہ کو بھیجی تھی۔ ❶

خالد بن سعید بن العاص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح ام حبیبہ سے پڑھایا۔ یہ ۷ھ کا واقعہ ہے۔ ام حبیبہ نکاح کے بعد جب مدینہ میں آئیں تو آپ کی عمر تیس سال سے کچھ اوپر تھی۔ ❷

بعض روایات میں ہے کہ ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عقد ۶ھ میں ہوا تھا اور ان کے ولی (سرپرست) حضرت عثمان تھے۔ ❸

دعوت ولیمہ حضرت عثمان (یا بروایتے نجاشی) نے دی۔ ❹

تمام ازواج مطہرات میں سے نسب کے اعتبار سے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قریب ہیں۔ آپ کی سب بیویوں سے مہر بھی انہی کا زیادہ تھا، اور جن خواتین سے آپ نے نکاح کیا ان میں اپنے گھر سے زیادہ دور ان سے بڑھ کر کوئی نہ تھی۔ ❺

اس نکاح سے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو اس قدر مسرت ہوئی کہ جب ابرہہ خاتون کو نجاشی نے ان کے پاس بھیجا تو انہوں نے چاندی کے دو کنگن اسے دے دیے۔ بعد ازاں جب مہر کی رقم ان کے پاس پہنچی تو انہوں نے اس میں سے پچاس دینار ابرہہ کو دے دیے۔ ❻

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا تمام امور میں احکام شریعت اور غیرت اسلامی کی پاسداری کرتی تھیں، اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے: ابوسفیان (جب انہوں نے اسلام قبول نہیں کیا تھا) اپنی بیٹی ام حبیبہ کے پاس گئے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر بیٹھنا چاہا مگر ام حبیبہ نے جھٹ کر بستر لپیٹ دیا تو وہ بولے: بٹیا! کیا یہ بستر میرے لائق نہیں یا میں اس بستر کے قابل نہیں؟

---

❶ سنن ابوداود، کتاب النکاح، باب الصداق، ح: ۲۱۰۷۔ سنن نسائی، کتاب النکاح، باب القسط فی الاصدقة، مسند احمد ۶/۴۲۸۔

❷ طبقات: ۸ / ۱۳۲۔ ۱۳۳۔

❸ مستدرك: حاكم ٤ / ٢٠۔

❹ اسد الغابة: ٣ / ٨٢٨۔

❺ سير اعلام النبلاء: ٢ / ٢١٩۔ ❻ الاصابة: ٤ / ٢٩٩۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ بولیں یہ رسول اللہ ﷺ کا بستر ہے اور تم مشرک و ناپاک ہو۔

بولے: میرے بعد تمھارے مزاج میں شرارت پیدا ہوگئی ہے۔ [1]

ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی وفات کے تین دن بعد انہوں نے خوشبو لگائی اور پھر فرمانے لگیں مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں۔ اگر میں رسول اللہ ﷺ سے یہ بات نہ سنتی تو خوشبو نہ لگاتی۔ میں نے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: اس عورت کے لیے جس کا اللہ پر اور آخرت پر ایمان ہے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی مرنے والے پر اظہار غم کرے بجز شوہر کے کیونکہ اس کے سوگ کی مدت چار ماہ دس دن [2] ہے۔ [3]

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو بہت عزت و حرمت اور عظمت و جلالت ملی بالخصوص ان کے بھائی (سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ) کے عہد میں ان کو بہت زیادہ احترام ملا۔ حضرت معاویہ کو ان کے بھائی ہونے کی وجہ سے خال المومنین (مومنوں کا خالو) کہا گیا۔ [4]

ام حبیبہ رملہ رضی اللہ عنہا سے ۶۵ حدیثیں مروی ہیں۔ دو متفق علیہ ہیں جبکہ دو صرف صحیح مسلم میں ہیں۔ [5]

آپ رضی اللہ عنہا عہد معاویہ (رضی اللہ عنہ) میں ۴۴ھ میں فوت ہوئیں۔

---

[1] طبقات: ۸ / ۱۳۳۔

[2] قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں جہاں کہیں سالوں یا مہینوں کا تذکرہ ہوتا ہے مثلاً رضاعت اور عدت کی مدت وغیرہ میں، تو اس سے مراد قمری سال اور قمری مہینے ہوتے ہیں نہ کہ شمسی۔ نصرانیوں کی نقل میں سالگرہ وغیرہ منانے والے مسلمانوں کو بھی سوچنا چاہیے کہ کیا جنم دن منانا ممکن ہے؟

[3] ایضاً: ۸ / ۱۳٤۔

[4] سیر اعلام النبلاء: ۲ / ۲۲۲۔

[5] ایضاً: ۲ / ۲۱۹۔ دیکھیے صحیح بخاری، کتاب النکاح، وان تجمعوا بین الاختین الاماقد سلف، الطلاق، الکحل للحادۃ،صحیح مسلم الرضاع ←

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داستان ظلم

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو اسلام کی خاطر مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ نے حالت حمل میں ہی حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ حبشہ میں خاوند کے مرتد ہونے کی وجہ سے تنہائی کے غم میں مبتلا ہوئیں۔ جب قریش کو اس بات کا یقین ہو گیا کہ ابوسفیان اپنی بیٹی اور اس کے خاوند کو اپنے آبائی دین کی طرف لوٹانے میں ناکام ہو چکا ہے اور اب وہ اپنی بیٹی اور اس کے خاوند پر ناراض ہے تو قریش نے ان دونوں کو اذیت پہنچانے، انہیں تنگ کرنے اور ان کا گلا گھونٹنے کی جرأت کی۔ ❶

❀❀❀

← تحریم الربیبة و اخت المرأة، ح : ۱۹٤۹، الطلاق، وجوب الاحداد، ح : ۱٤۸٦، صلاة المسافرین، فضل السنن الراتبة قبل الفرائض و بعدھن، ح : ۷۲۸، الحج، استحباب تقدیم دفع الضعفة من النساء ...... ح : ۱۲۹۲۔ طبقات ۸/۱۳٤۔

❶ صحابیات الرسول ﷺ ص : ۲٦۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام شریک دوسیہ رضی اللہ عنہا

تعارفی کلمات

وہ خواتین جو نبی اکرم ﷺ کی منگیتر تھیں مگر ان سے آپ نے نکاح نہیں کیا، ان کے تذکرے کے ضمن میں سیرت نگاروں نے ام شریک کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ 1

ان کا نام غزیہ بنت جابر بن حکیم ہے۔ قبیلہ دوس سے ہونے کی وجہ سے آپ کو دوسیہ بھی کہا جاتا ہے۔ 2

ابن اثیر نے لکھا ہے کہ ام شریک دوسیہ اور ام شریک عامریہ ایک ہی خاتون ہیں۔ 3 انہیں انصاریہ بھی کہا جاتا ہے۔ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ ان تینوں نسبتوں کو جمع کیا جا سکتا ہے۔ یہ کہا جائے گا کہ وہ قریشیہ ہیں، انہوں نے دوس میں شادی کی تو ان کی طرف منسوب ہوئیں، پھر انہوں نے انصار میں شادی کی تو انصاریہ کہلائیں...... 4

بنی عامر کی طرف ان کی نسبت مجازی بھی ہو سکتی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی جانب ہجرت کی۔ 5

ام شریک دوسیہ/ عامریہ/ قریشیہ/ انصاریہ کے شوہر کا نام ابوالعکر بن سمی بن حارث ازدی ہے۔ ان کے ایک بیٹے کا نام شریک تھا۔ ام شریک نے ماہ رمضان میں اسلام قبول کیا تھا۔ 6 ام شریک کا شوہر مسلمان ہو گیا تھا۔ 7

---

1 دیکھئے طبقات: ۸/ ۲۰۷، ۲۱۷۔ ۲۲۱۔
2 ایضاً: ۸/ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔
3 الاصابة: ٤/ ٤٤٧۔
4 اسد الغابة: ۳/ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔
5 اسد الغابة: ۳/ ۹۹۲۔
6 ایضاً: ٤/ ٤٤٦۔
7 طبقات: ۸/ ۲۱۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام شریک نے رسول اللہ ﷺ سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔ چھپکلی اور گرگٹ کو قتل کرنے اور فتنہ دجال سے متعلق ایک حدیث ان سے مروی ہے۔ ❶

نماز جنازہ میں سورۃ الفاتحہ پڑھنے کے حکم نبوی سے متعلق بھی ایک حدیث ان سے مروی ہے۔ ❷

داستان ظلم

ایمان لانے کی وجہ سے انہیں سخت اذیتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کے سسرال والوں نے انہیں ایک بدمست اور شریر اونٹ پر سوار کر دیا۔ انہیں دھوپ میں باندھ دیا گیا۔ جس سے ان کے ہوش وحواس جاتے رہے۔ انہیں بھوکا پیاسا رکھا جاتا۔ ❸

❶ ایضًا: ٨ / ٢٢٠۔

❷ الاصابة: ٤ / ٤٤٥۔

❸ طبقات: ٨ / ٢١٨۔ ٢١٩، الاصابة: ٤ / ٤٤٦۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام عُبَیس رضی اللہ عنہا

تعارفی کلمات

آپ قدیم الاسلام ہیں۔ آپ کریز بن ربیعہ بن حبیب کی زوجہ ہیں۔ اپنے بیٹے عبیس بن کریز کی وجہ سے ان کی کنیت ام عبیس پڑ گئی۔ بلاذری کے بقول آپ بنی زھرہ کی لونڈی تھیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال اور ان کے ساتھ جن چھ لوگوں کو آزاد کروایا تھا ان میں ام عبیس بھی تھیں۔ [1]

داستان ظلم

ام عبیس رضی اللہ عنہا کا شمار ان لوگوں میں ہوتا تھا جنھیں مشرکین ضعیف و ناتواں سمجھ کر عذاب میں مبتلا کرتے تھے۔ اسود بن عبد یغوث ام عبیس کو عذاب دیا کرتا تھا۔ [2]

---

[1] الاصابة: ٤ / ٤٥٤۔ اسد الغابة: ٣ / ١٠٠١۔ ١٠٠٢۔

[2] ایضاً۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام عفیف رضی اللہ عنہا

تعارفی کلمات

ام عفیف بنت مسروح رضی اللہ عنہا حمل بن مالک بن نابغہ کی زوجہ ہیں۔ ❶

ایک خاتون ملیکۃ بنت عویمر ھذلیہ بھی حمل بن مالک بن نابغہ ہذلی کے نکاح میں تھیں۔ ❷

داستان ظلم

ام عفیف حالت حمل میں تھیں کہ ان کی سوکن ملیکہ نے انہیں ڈنڈے مارے جس سے وہ زخمی ہوگئیں اور حمل ساقط ہوگیا۔ جب مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوا تو آپ نے دیت ادا کرنے کا حکم دیا اور سقوط حمل کے لیے ایک کنیز یا غلام خرید کر آزاد کرنا پڑا۔ ❸

❶ اسد الغابة: ٣/ ١٠٠٤۔

❷ الاصابة: ٤/ ٣٩٦۔

❸ اسد الغابة: ٣/ ١٠٠٤۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام ورقہ

بنت عبداللہ بن حارث انصاریہ رضی اللہ عنہا

(ورقہ: پتّا)

تعارفی کلمات

آپ عبداللہ بن حارث کی صاحبزادی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ جب غزوہ بدر کے لیے نکلنے لگے تو ام ورقہ نے آپ سے عرض کیا کہ اگر آپ کا حکم ہو تو میں بھی آپ کے ساتھ چلوں تاکہ زخمیوں اور بیماروں کی دیکھ بھال کروں؟ شاید مجھے بھی اللہ تعالیٰ شہادت نصیب فرمائے۔ آپ نے جواب دیا تھا: اللہ تعالیٰ تجھے شہادت نصیب فرمائے گا۔ ❶

ام ورقہ رضی اللہ عنہا کو کافی قرآن یاد تھا آپ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا تھا کہ وہ اپنے گھر والوں کو نماز پڑھائیں ❷ لہٰذا آپ اپنے گھر والوں کے لیے امامت کے فرائض سرانجام دیا کرتی تھیں۔ نبی ﷺ ہر جمعہ اپنے اصحاب کے ہمراہ ام ورقہ سے ملنے جایا کرتے تھے۔ آپ فرماتے:

((انْطَلِقُوا نَزُورُ الشَّهِيدَةَ)) ❸

''آؤ شہیدہ سے ملنے جائیں۔''

---

❶ دیگر تمام پیشگوئیوں کی طرح آپ ﷺ کی یہ پیش گوئی بھی حرف بحرف پوری ہوئی۔ تفصیلات کے لیے دیکھیے دلائل النبوۃ از ڈاکٹر منقذبن محمود السقار، اس کتاب کا ترجمہ راقم الحروف کی طرف سے ''صداقت نبوت محمدی'' کے عنوان سے چھپ چکا ہے۔ واللہ الموفق۔

❷ عورت جب عورتوں کی امامت کروائے تو صف کے درمیان میں کھڑی ہوگی۔
طبقات: ۸ / ۴۷۷۔ ۴۷۸۔

❸ مسند احمد، ح: ۲۶۵۳۸، سنن ابی داؤد، ح: ۵۷۱۔ صحیح ابی داؤد، ح: ۵۵۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہیں خالہ کہتے تھے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عمر رسیدہ خاتون تھیں۔ ❶

داستان ظلم

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ام ورقہ کو شہید کر دیا گیا۔ انہوں نے اپنے ایک غلام اور لونڈی کو مدبر ❷ کیا تھا۔ ان سے زیادہ دیر رہا نہ گیا۔ ایک رات انہوں نے یہ کیا:

((فَغَمَّاهَا فِي الْقَطِيفَةِ حَتّٰى مَاتَتْ)) ❸

''پس انہوں نے انہیں چادر میں الجھاتے ہوئے اس کا گلا گھونٹ دیا یہاں تک کہ ان کی موت واقع ہوگئی۔''

جب حضرت عمر کو علم ہوا کہ فلاں خاتون قتل ہوگئی ہے تو انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سچ فرمایا کرتے تھے کہ آؤ فلاں شہیدہ سے ملنے چلیں۔ ❹

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم سے قاتلوں کو گرفتار کیا گیا اور انہیں پھانسی دے دی گئی۔ یہ مدینہ منورہ میں کسی کو تختہ دار پر لٹکانے کا پہلا واقعہ تھا۔ ❺

❁❁❁

---

❶ الاصابة: ٤ / ٤٨١۔

❷ مدبر اس غلام کو کہتے ہیں جسے اس کا آقا کہہ دے کہ تو میری وفات کے بعد آزاد ہے۔

❸ مسند احمد، ح : ٢٦٥٣٨، سنن ابی داؤد، ح : ٥٧١۔ صحیح ابی داؤد، ح : ٥٥٢۔

❹ اسد الغابة: ٣ / ١٠٣١۔

❺ صحیح سنن ابی داؤد، ح : ٥٥٢۔ الاصابة ٤ / ٤٨١۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُمیمہ بنت رُقیقہ رضی اللہ عنہا

(امیمہ: راہنمائی کرنے والی، قصد وارادہ)

تعارفی کلمات

ابن الاثیر رحمہ اللہ نے چودہ ایسی صحابیات کا تذکرہ کیا ہے جن کا نام امیمہ تھا۔ جبکہ حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ نے یہ تعداد تقریباً تیس بیان کی ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام بھی امیمہ تھا۔ ولدیت میں اختلاف کی وجہ سے ان میں سے بعض امیمہ نامی صحابیات کو ایک قرار دیا گیا ہے۔ ❶

جس امیمہ کا تذکرہ یہاں کیا جا رہا ہے وہ رقیقہ بنت خویلد بن اسد کی بیٹی ہیں اور رقیقہ ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ہمشیر ہیں۔ امیمہ عبداللہ بجاد بن عمیر بن حارث کی صاحبزادی ہیں۔ امیمہ کی غیر برادری میں حبیب بن کعیب بن عتیر ثقفی سے شادی ہوئی۔ جس سے ان کے نہدیہ، ایک اور بچی، ام عُبیس اور زنیرہ پیدا ہوئیں۔ یہ سب شروع میں ہی مسلمان ہوگئی تھیں۔ ❷

امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں:

بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي نِسْوَةٍ... ❸

''میں نے عورت کے ساتھ مل کر نبی ﷺ کی بیعت کی......''

اسی روایت میں ہے کہ جب خواتین نے مردوں کی طرح بیعت کرنے کی خواہش ظاہر کی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِنِّي لَا اُصَافِحُ النِّسَآءَ)) ❹

---

❶ اسد الغابة: ٣ / ٧٦٦۔ ٧٧٠۔ الاصابة: ٤ / ٢٣٣۔ ٢٣٧۔

❷ طبقات: ٨ / ٣٣٦۔

❸ الاصابة: ٤ / ٢٣٤۔ ❹ ایضاً۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”میں عورتوں سے مصافحہ [1] نہیں کرتا۔“

داستان ظلم

نور اسلام کے طلوع ہوتے ہی امیمہ رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ اس طرح یہ ابتدائی مرحلے میں اسلام قبول کرنے والی جماعت میں شامل ہو گئیں۔ ایمان لاتے ہی مشرکین کی طرف سے اذیتوں کا سامنا کیا۔

طبقات ابن سعد کے سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں اپنی بیٹیوں سمیت اسلام کی پاداش میں بڑے بڑے دکھ برداشت کرنے پڑے۔ [2]

[1] انتہائی افسوس کی بات ہے کہ بہت سے آوارہ مسلمان اور ان کے حکمران آج یہود و نصاریٰ کی نقالی میں اپنے پیغمبر ﷺ کی اس پاکیزہ سیرت کو بھول چکے ہیں۔ غیر محرم عورتوں سے ہاتھ ملانا تو ان کے ہاں کچھ معیوب نہیں رہا۔ وہ تو اس سے دس قدم آگے جا چکے ہیں۔ انا للّٰہ و انا الیہ رجعون۔
صحابیات طیبات، ص : ۲۲۳۔

[2] طبقات: ۸ / ۳۳۶۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاریہ بنت عمرو بن مؤمل رضی اللہ عنہا

(جاریہ: لڑکی، خوشیاں بکھیرنے والی)

تعارفی کلمات

آپ عمرو بن مؤمل کی صاحبزادی اور قدیم الاسلام ہیں۔

داستان ظلم

آپ بھی ان میں شامل ہیں جنھیں اللہ پر ایمان لانے کی پاداش میں دکھ پہنچائے جاتے تھے۔ خود حضرت عمر اسلام لانے سے قبل انہیں ایذا دیا کرتے تھے تاکہ اسلام چھوڑ دیں چنانچہ وہ خوب مصائب ڈھا کر انہیں چھوڑ دیتے تھے اور کہتے تھے:

اللہ کی قسم! میں تجھے چھوڑنے والا نہیں، ہاں اکتا کر ہی چھوڑ دوں تو چھوڑ دوں۔ [1]

❀❀❀

---

[1] ایضاً۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حبیبہ بنت سہل بن ثعلبہ انصاریہ رضی اللہ عنہا

(حبیبہ: پیاری، لاڈلی)

تعارفی کلمات

آپ سہل بن ثعلبہ بن حارث کی دختر ہیں۔ آپ کی والدہ کا نام عمرۃ بنت مسعود بن قیس ہے۔ نبی ﷺ نے حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرنے کا ارادہ فرمایا مگر پھر غیرت انصار کی وجہ سے یہ ارادہ ترک فرما دیا۔ بعد ازاں حبیبہ رضی اللہ عنہا سے ثابت بن قیس بن شماس نے نکاح کر لیا۔ ❶

حبیبہ رضی اللہ عنہا ثابت کو ناپسند کرتی تھیں کیونکہ وہ بدصورت تھے۔ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر گزارش کرتی ہیں: اللہ کے رسول! میں اپنے خاوند کا چہرہ دیکھ نہیں سکتی۔ اگر مجھے اللہ کا ڈر نہ ہو تو میں اس کے منہ پر تھوک دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

کیا تو اس کا وہ باغ جو اس نے تجھے مہر میں دیا تھا واپس کر دے گی۔ ❷ جب اس نے رضامندی کا اظہار کیا تو آپ نے دونوں میں علیحدگی کروا دی اسلام میں یہ پہلا خلع تھا۔ ❸

ایک روایت میں ہے کہ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے یہ کہا: لَا أَنَا وَلَا ثَابِتٌ ”میں نہ رہوں گی یا ثابت نہ رہیں گے۔“ ❹

---

❶ ایضاً: ٨/ ٤٦٨۔٤٦٩۔

❷ عورت اگر اپنے شوہر سے جدائی چاہتی ہو تو وہ مہر واپس کر کے خلع لے سکتی ہے۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ شریعت اسلامیہ میں مہر کی رقم مقرر نہیں۔ مہر ایک باغ بھی ہو سکتا ہے اور قرآن کے بیان کے مطابق ایک خزانہ بھی ہو سکتا ہے۔

❸ اسد الغابة: ٣/ ٧٩٢۔

❹ الاصابة: ٤/ ٢٩٢۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب ثابت بن قیس نے انہیں طلاق دے دی تو ان سے ابی بن کعب نے نکاح کر لیا۔ ❶

داستان ظلم

ثابت بن قیس کی طبیعت میں شدت تھی، انہوں نے حبیبہ کو مارا پیٹا۔ ❷

❁❁❁

❶ طبقات ۸ / ٤٦٩۔ تهذيب التهذيب لابن حجر عسقلانی ۱۲ / ٤٠٨۔ ط : ۱، دار صادر، بیروت۔

❷ طبقات: ۸ / ٤٦٩، اسد الغابة: ۳ / ۷۹۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حمامہ رضی اللہ عنہا

(حمامہ: کبوتری، حسین عورت)

تعارفی کلمات:

آپ رسول اللہ ﷺ کے موذن بلال بن رباح رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں۔ انہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خرید کر آزاد کیا تھا۔ ❶

داستان ظلم

ان کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جنھیں کفارِ مکہ اسلام لانے کے جرم میں تکلیف پہنچاتے تھے۔ ❷

❀❀❀

---

❶ اسد الغابة: ٣ / ٧٩٧؛ الاصابة ٤ / ٢٦٦۔

❷ ایضاً۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حواء انصاریہ رضی اللہ عنہا

تعارفی کلمات

آپ زید بن سکن بن کرز بن زعوراء کی صاحبزادی ہیں۔❶ آپ کی والدہ عقرب بنت معاذ بن نعمان بن امراؤ القیس ہیں۔ حواء بدری صحابی رافع بن زید کی بہن ہیں۔ آپ سے قیس بن خطیم بن عدی نے نکاح کیا جن سے آپ کا بیٹا ثابت پیدا ہوا۔ آپ قدیم الاسلام ہیں۔ فَاَسْلَمَتْ حَوَّاءُ فَحَسُنَ اِسْلَامُهَا❷

''آپ نے اسلام قبول کیا، آپ کا اسلام عمدہ رہا۔''

داستان ظلم

حواء رضی اللہ عنہا کے شوہر قیس بن خطیم ان سے بہت بری طرح پیش آتے تھے۔❸

مکہ کی مشہور منڈی ذوالمجاز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس کو اسلام کی دعوت دی مگر اس نے انکار کر دیا، بعد ازاں آپ نے فرمایا: ابو یزید! تمھاری رفیقہ حیات حواء کے بارے میں مجھے خبر ملی ہے کہ تم ان سے اس وقت سے بیزار ہو گئے ہو جب سے وہ دین سے ہٹی ہیں لہٰذا اللہ سے ڈر جاؤ اور ان کے بارے میں میری بات مانو اور انہیں نہ چھیڑو۔ بولے: ہاں میں آپ

---

❶ حافظ ابن حجر نے ان کے والد کا نام یزید بن السکن لکھا ہے۔ (الاصابة ٤ / ٢٦٨) جس صحابیہ کا تذکرہ ہم کرنا چاہتے ہیں ان کا نام ابن سعد نے حواء بنت زید بن سکن جبکہ ابن الاثیر اور حافظ ابن حجر نے حواء بنت یزید بن سنان بن کرز لکھا ہے۔ (الاصابة: ٤ / ٢٦٨۔ ٢٦٩، اسد الغابة ٣ / ٨٠٠ ۔ ٨٠١) بنت زید کے حالات زندگی ابن الاثیر نے علیحدہ بیان کیے ہیں۔ (طبقات ٨ / ٣٩٠۔ ٣٩١)

❷ الاصابة ٤ / ٢٦٨۔

❸ طبقات ٨ / ٣٩١۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی خاطر ایسا ہی کروں گا۔ پھر قیس مدینہ آ کر حوا سے کہتے ہیں: اللہ کی قسم میں وہ وعدہ پورا کروں گا جو وعدہ میں نے آپ ﷺ سے کر لیا ہے۔ میں نے تمھیں تمھارے حال پر چھوڑ دیا۔ اللہ کی قسم! میری طرف سے تمھیں آئندہ کبھی کوئی دکھ نہیں پہنچے گا۔

محمد بن سلام جمحی اپنی کتاب طبقات فحول الشعراء (۱/ ۱۹۲۔ ۱۹۷) میں لکھتے ہیں:

قیس بن خطیم اپنی بیوی حواء کو اسلام سے روکتا اور اس کے ساتھ نازیبا حرکتیں کرتا، اس کا مذاق اڑاتا وَيَأْتِيهَا وَهِيَ سَاجِدَةٌ فَيُقَلِّبُهَا عَلَى رَأْسِهَا [1]

''جب وہ اسے سجدہ کرتے ہوئے پاتا تو اسے سر کے بل الٹا دیتا۔''

ہجرت سے قبل جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں رہائش پذیر تھے' آپ کو انصار مدینہ کے حالات کی اطلاع دی جاتی تھی۔ آپ ﷺ کو حواء کے مسلمان ہونے اور اپنے خاوند قیس کی جانب سے اذیت سہنے کے بارے میں بتایا گیا جب حج کا موسم آیا تو نبی ﷺ قیس کے پاس آئے اور فرمایا:

((اِنَّ اِمْرَاَتَکَ قَدْ اَسْلَمَتْ وَ اِنَّکَ تُؤْذِيهَا فَاَحَبُّ اَنَّکَ لَا تَتَعَرَّضْ لَهَا))

''تمھاری بیوی نے اسلام قبول کر لیا ہے اور تم اسے تکلیف دیتے ہو، میں چاہتا ہوں کہ تم اس سے تعرض نہ کرو۔'' [2]

❁❁❁

---

[1] ایضاً۔

[2] الاصابة ٤ / ٢٦٨۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زِنّیرہ رومیہ رضی اللہ عنہا

(زنیرہ: چھوٹی آنکھ والی، مالا)

تعارفی کلمات

ابن سعد نے امیمہ بنت رقیقہ کے تذکرے میں لکھا ہے کہ ان کے ہاں نہدیہ، ایک اور بچی ام عُبیس، اور زنیرہ پیدا ہوئیں۔ زنیرہ کے والد (امیمہ بنت رقیقہ کے شوہر) حبیب بن کُعیب بن عُتَیر ثقفی ہیں۔ ❶

امیمہ کی تمام بیٹیاں شروع اسلام میں ہی مسلمان ہوگئی تھیں۔ انہیں خرید کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آزاد کر دیا۔ اسلام لانے کے بعد زنیرہ کی آنکھوں میں تکلیف ہوگئی اور وہ نابینا ہوگئیں۔ ان سے کہا گیا: دیکھا لات وعزیٰ نے کیسا بدلہ لیا؟

وہ بولیں: نہیں اللہ کی قسم! انہوں نے مجھے یہ تکلیف نہیں پہنچائی یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

پھر ان کی قوت ایمانیہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کی بینائی لوٹا دی، اس پر قریش کہنے لگے یہ بھی محمد کا ایک جادو ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ وہ مشرکین کے جواب میں کہتیں کہ لات وعزیٰ کو تو اتنا بھی معلوم نہیں کہ ان کو پوجنے والے ہیں کون؟ یہ تقدیر آسمانی ہے، اللہ چاہے تو میری بینائی لوٹا سکتا ہے۔ حسن اتفاق سے دوسرے دن ہی ان کی آنکھیں ٹھیک ہوگئیں تو مشرکین نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ کرشمہ محمد کے جادو کا ہے۔ ❷

---

❶ طبقات ۸ / ۲۳۶۔

❷ اسد الغابۃ ۳ / ۸۳٤۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داستان ظلم

امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا کی بیٹیوں کے بارے میں ابن سعد نے لکھا ہے:

كُنَّ مِمَّنْ يُعَذَّبُ فِي اللّٰهِ ❶

''یہ ان لوگوں میں سے تھیں جنھیں اللہ پر ایمان لانے (اسلام قبول کرنے) کی وجہ سے تکالیف دی جاتیں۔''

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں:

مِمَّنْ يُعَذَّبُ فِي اللّٰهِ وَكَانَ أَبُو جَهْلٍ يُعَذِّبُهَا ❷

''یہ (زنیرہ رضی اللہ عنہا) ان میں سے ہیں جنھیں اسلام کی وجہ سے تکلیف پہنچائی جاتی۔ ابوجہل انہیں تکالیف پہنچاتا تھا۔''

❁❁❁

---

❶ طبقات: ٨ / ٢٥٦۔

❷ الاصابة: ٤ / ٣٠٥۔ اسد الغابة: ٣ / ٨٣٤۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زینب بنت محمد رضی اللہ عنہا

(زینب: حسین، مہک دار پودا)

تعارفی کلمات

آپ رسول اللہ ﷺ کی سب سے بڑی صاحبزادی❶ ہیں۔ آپ کی والدہ خدیجہ بنت خویلد ہیں۔ زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح اپنی خالہ کے بیٹے ابوالعاص بن ربیع ❷ سے ہوا۔ ابوالعاص کی والدہ ہالہ بنت خویلد ہیں۔ ابوالعاص سے زینب کے علی اور امامہ دو بچے پیدا ہوئے۔ علی تو کمسنی میں فوت ہو گئے البتہ امامہ زندہ رہیں۔ حضرت فاطمہ کی وفات کے بعد حضرت علی نے امامہ سے نکاح کیا۔

فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنے پیچھے اونٹنی پر سوار کیا تھا۔❸

جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا تو اسلام نے میاں بیوی میں علیحدگی پیدا کر دی لیکن آپ ﷺ اس تفریق کو عملی شکل نہ دے سکے۔ جب کئی سال بعد (۷ ھ میں) ابوالعاص بھی مسلمان ہو گئے تو نبی ﷺ نے زینب رضی اللہ عنہا کو پہلے نکاح اور مہر❹ پر ہی ان کے سپرد کر دیا۔❺

---

❶ مستدرك حاكم: ٤ / ٤٢۔

❷ ابوالعاص بن ربیع کا نام لقیط تھا۔ نبی اکرم ﷺ اپنے اس داماد کی بہت تعریف کیا کرتے تھے۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے یہ بدر کے قیدیوں میں بھی تھے۔ (طبقات ٨ / ٤٩)

❸ اسد الغابة: ٣ / ٨٤٠، سير اعلام النبلاء: ٢ / ٢٤٦۔

❹ جن روایات میں ہے کہ نکاح جدید اور مہر جدید کے ساتھ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے حوالے کیا گیا تھا وہ ضعیف ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء: ٢ / ٢٤٨، ٢٤٩، حاشیہ)

❺ مسند احمد، ح: ١٨٧٦، ٢٣٦٩، ٣٢٩٠، سنن ابوداؤد، ح: ٢٢٤٠، جامع ترمذی، ح: ١١٤٣، سنن ابن ماجه، ح: ٢٠٠٩، سير اعلام النبلاء: ٢ / ٢٤٩، اسد الغابة: ٣ / ٨٤٠۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے ۸ھ کے شروع میں مدینہ میں وفات پائی۔ ❶

جب ان کی وفات ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا)) ❷

''اسے طاق غسل دو، تین یا پانچ مرتبہ اور آخری مرتبہ (پانی میں) کافور ملا لینا۔''

بہت سی روایات میں ہے کہ آپ نے یہ حکم دیا کہ پانی میں بیری کے پتے ڈال کر غسل دیا جائے۔ ❸ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ غسل کی ابتداء دائیں طرف سے اور اعضائے وضو سے کرو۔ ❹

آپ کو ام ایمن، سودہ بنت زمعہ اور ام سلمہ زوجۂ رسول اللہ ﷺ نے غسل دیا۔ ❺

حضرت زینب کی وفات کے تھوڑے عرصے بعد حضرت ابوالعاص کی بھی وفات ہو گئی۔ ❻

داستان ظلم

جب زینب رضی اللہ عنہا سفر مدینہ کی خاطر اونٹ کے اوپر ہودج میں بیٹھ گئیں، قریشیوں کو پتہ چلا تو وہ آپ کی تلاش میں نکلے حتی کہ انہوں نے ان کو ذی طویٰ میں آ پکڑا۔ پہلا شخص جو اُن تک پہنچا وہ ہبار بن الاسود بن مطلب تھا اور وہ اپنے ہودج میں بیٹھی ہوئی تھیں کہ ہبار نے انہیں اپنی برچھی سے ڈرایا جبکہ وہ حاملہ تھیں اور جب انہیں ڈرایا دھمکایا گیا تو ان کا حمل ساقط ہو گیا۔ ❼

---

❶ طبقات: ۸ / ۵۳، اسدالغابة: ۳ / ۸٤۰، الاصابة: ٤ / ۳۰٦، سیر اعلام النبلاء: ۲ / ۲۵۰۔

❷ صحیح بخاری، الجنائز، غسل المیت ح : ۱۲۵٤، ۱۲۵۸، ۱۲٦۰، صحیح مسلم، ح : ۲۹۳۹، مؤطا امام مالك۔ الجنائز ایضاً سنن ابوداؤد، ح : ۳۱٤۲، طبقات ۸ / ۵۳، سیر اعلام النبلاء ۲ / ۲۵۰۔

❸ طبقات: ۸ / ۵۳۔ ۵٤۔ ❹ ایضاً: ۸ / ۵۵۔

❺ ایضاً: ۸ / ۵۳۔ ❻ الاصابة: ٤ / ۳۰٦۔

❼ ابن هشام: ۲ / ۱٦٦۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کی پہلی شہیدہ

سُمَیَّہ بنت خُبّاط رضی اللہ عنہا

(سمیہ: بلند)

تعارفی کلمات

سمیہ بنت خباط رضی اللہ عنہا وہ صحابیہ ہیں جنھیں بعض کاموں میں پہل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ سمیہ رضی اللہ عنہا مشہور صحابی عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کی والدہ ہیں۔ اسی مناسبت سے آپ کی کنیت ام عمار ہے۔ ❶ آپ رضی اللہ عنہا قدیم الاسلام ہیں۔ اسلام قبول کرنے والوں میں سے آپ کا ساتواں نمبر ہے۔ ❷

مسلمان ہونے والی عورتوں میں سے سب سے پہلے جس نے اپنے اسلام لانے کا اظہار کیا وہ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ القرطبی المالکی لکھتے ہیں: سب سے پہلے جس نے اسلام ظاہر کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، بلال، صہیب، خباب، عمار اور سمیہ ام عمار رضی اللہ عنہم ہیں۔ ❸

داستان ظلم

حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو اسلام چھوڑنے کے لیے طرح طرح کی انسانیت سوز تکلیفیں دی گئیں، مگر آپ آخری دم تک اسلام پر قائم رہیں۔ ❹ لوہے کی زرہ پہنا کر آپ کو تپتی ہوئی دھوپ میں ڈال دیا جاتا تھا۔ ❺

---

❶ طبقات: ۸ / ۳٤٤۔

❷ اسد الغابة: ۳ / ۸٥٦۔

❸ الاستیعاب فی اسماء الاصحاب (فی حاشیة الاصابة) ٤ / ۳۲٦۔

❹ طبقات: ۸ / ۳٤٤۔ ❺ الاصابة: ٤ / ۳۲۷۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمیہ رضی اللہ عنہا، ان کے شوہر یاسر رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے عمار رضی اللہ عنہ نے شدید تکالیف و آلام کو انتہائی صبر و تحمل اور خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ان کے پاس سے گزرتے تو فرماتے:

((اَبْشِرُوْا اٰلَ عَمَّارٍ وَاٰلَ یَاسِرٍ فَاِنَّ مَوْعِدَکُمُ الْجَنَّةُ)) ❶

''عمار اور یاسر کے گھرانے والو! خوش ہو جاؤ تمھارا ٹھکانہ جنت ہے۔''

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آل یاسر سے فرمایا:

((صَبْرًا اٰلَ یَاسِرٍ فَاِنَّ مَوْعِدَکُمُ الْجَنَّةُ)) ❷

''آل یاسر! صبر کرو بلاشبہ تمھارا ٹھکانہ جنت ہے۔'' ❸

حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا بہت بوڑھی اور کمزور تھیں مگر پھر بھی ان کے پایۂ استقلال میں لغزش نہ آئی حتی کہ انہیں شہید کر دیا گیا۔ الاستیعاب میں یہ الفاظ ہیں:

فَلَمَّا کَانَ الْعَشِیُّ جَاءَ اَبُوْ جَهْلٍ فَجَعَلَ یَشْتِمُ سُمَیَّةَ وَ یَرْفُثُ ثُمَّ طَعَنَهَا فَقَتَلَهَا فَهِیَ اَوَّلُ شَهِیْدَةٍ اُسْتُشْهِدَتْ فِی الْاِسْلَامِ ❹

''جب شام کا وقت ہوا تو ابوجہل آیا اور حضرت سمیہ کو گالیاں دینے لگا اور فحش گوئی کرنے لگا، پھر اس (خبیث) نے انہیں نیزہ مار کر قتل کر دیا، وہ اسلام کی پہلی ❺

---

❶ مستدرك حاكم: ۳ / ۳۸٤۔

❷ ایضاً: ۳ / ۳۸۳۔

❸ نیک اعمال کا بدلہ یقیناً جنت ہے۔ جنت کی ترغیب دلا کر اہل ایمان کو اعمال صالحہ کی تلقین کرنا اور مشکلات و شدائد میں صبر کرنے کی نصیحت کرنا نبوی سوچ ہے۔ اسلام سے ناواقف اور بزدلوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کرے۔ پریشانیوں کی شدت کم کرنے کے لیے دیکھیے ہماری کتاب 'پریشانیوں اور مشکلات کا حل'۔

❹ الاستيعاب: ٤ / ٣٢٦۔ ٣٢٧۔

❺ بعض روایات میں ان کے لیے شھیدۃ کا لفظ آیا ہے اور بعض میں شہید کا لفظ ہے۔ خاتون ہونے کے ناتے ان کے لیے ''اول شھیدۃ'' کے الفاظ آئے ہیں۔ اردو تراجم میں بھی انہیں اسلام کی پہلی شہید خاتون کہا گیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانی اعتبار سے انہیں شہادت میں فرسٹ پوزیشن حاصل ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہید ہیں۔"

مجاہد فرماتے ہیں:

أَوَّلُ شَهِيدٍ اسْتُشْهِدَ فِي الْإِسْلَامِ سُمَيَّةُ أُمُّ عَمَّارٍ أَتَاهَا أَبُو جَهْلٍ فَطَعَنَهَا بِحَرْبَةٍ فِي قُبُلِهَا ❶

"اسلام میں درجہ شہادت پر فائز المرام ہونے والی پہلی خاتون سمیہ ام عمار ہیں۔ ابوجہل ان کے پاس آیا اور اس نے آپ کی اندام نہانی (شرم گاہ) میں نیزہ گھونپ دیا۔" ❷ (جس کی تاب نہ لاتے ہوئے آپ شہید ہوگئیں۔)

حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کے قاتل ابوجہل کو اللہ تعالیٰ نے کیفر کردار تک پہنچا دیا۔ جب غزوہ بدر میں ابوجہل قتل ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار بن یاسر سے فرمایا:

((قَدْ قَتَلَ اللّٰهُ قَاتِلَ أُمِّكَ)) ❸

"اللہ نے آپ کی ماں کے قاتل کو قتل کر دیا ہے۔"

❁❁❁

---

❶ الطبقات: ۸ / ۲۶۵۔

❷ ابوجہل کے روحانی فرزند صیہونی، صلیبی اور ہندو وغیرھم صنف نازک پر اسی قسم کے مظالم روا رکھے ہوئے ہیں جس کا مظاہرہ ان کے روحانی باپ خبیث النفس شقی القلب ابوجہل نے کیا تھا۔ امریکی عقوبت خانوں وسطی افریقہ اور مقبوضہ کشمیر وغیرہ میں مسلم عورتوں پر ظالم جو ظلم وستم ڈھا رہے ہیں وہ اپنے "روحانی پیشوا" کی سنت سیئہ (یشتم، یرفث اور یطعن) پوری کر رہے ہیں۔﴿وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ﴾ (الشعراء: ۲۶ / ۲۲۷) "اور ظلم کرنے والوں کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس انجام سے دوچار ہوتے ہیں۔"

❸ الطبقات: ۸ / ۲۶۴۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا

(فاطمہ: دودھ چھڑانے والی، آتش جہنم سے بچائی گئی)

تعارفی کلمات

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں۔ ❶ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ہیں۔ آپ (اعلانِ) نبوت سے پانچ سال قبل پیدا ہوئیں۔ اس سال قریش بیت اللہ کی تعمیر کر رہے تھے۔

آپ رضی اللہ عنہا کا لقب الزہراء تھا۔ ❷

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے محرم کے شروع میں ❸ ۲ھ میں نکاح کیا۔ ❹ جبکہ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے رجب میں، مدینہ میں نبی ﷺ کی آمد کے پانچ ماہ بعد نکاح کیا اور جنگ بدر سے واپس آ کر رخصتی ہوئی۔ ❺

رخصتی کے وقت حضرت فاطمہ کی عمر ۱۸ سال تھی۔ ❻

---

❶ نبی اکرم ﷺ کی ساری اولاد میں سے آپ چھوٹی نہیں بلکہ آپ ﷺ کی بیٹیوں میں سے آپ رضی اللہ عنہا سب سے چھوٹی ہیں۔ الاصابۃ میں ہے آپ ﷺ کی بیٹیوں میں سے بڑی زینب پھر رقیہ، پھر ام کلثوم اور فاطمہ رضی اللہ عنہن ہیں۔ (الاصابة: ٤ / ٣٦٥)

❷ طبقات: ٨ / ٣٥۔ ❸ الاصابة: ٤ / ٣٦٥۔

❸ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم محرم الحرام میں نکاح کرنے کو معیوب نہیں سمجھتے تھے۔

❹ الاصابة: ٤ / ٣٦٥۔

❺ جن روایات میں ہے کہ ان کی رخصتی غزوہ احد کے بعد ہوئی وہ صحیح نہیں ہو سکتیں۔ دیکھیے شعیب الارناؤط کی تحقیق، سیر اعلام النبلاء (حاشیہ) ٢ / ١١٩۔ الاصابة: ٤ / ٣٦٦۔

❻ طبقات: ٨ / ٣٩۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ رضی اللہ عنہا محنت کش خاتون تھیں، کنویں سے خود پانی نکالتیں اور چکی پیستی تھیں۔ ❶

آپ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے روایت حدیث بھی کی ہے اور آپ سے آپ کے بیٹے حضرات حسنین، عائشہ، ام سلمہ، انس بن مالک اور دیگر لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ کی روایات کتب ستہ (صحاح ستہ) میں موجود ہیں۔ ❷ مسند بقی (بن مخلد) میں آپ سے مروی ۱۸ حدیثیں ہیں۔ ان میں سے ایک حدیث متفق علیہ ہے۔ ❸

وہ حدیث بھی صرف سیدۃ النساء اھل الجنۃ نے نبی اکرم ﷺ سے سنی تھی جس میں یہ آتا ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی وفات سے ایک دن قبل ان کے کان میں سرگوشی کی۔ ❹

نبی اکرم ﷺ کی وفات پر انہیں انتہائی صدمہ پہنچا۔ حتیٰ کہ حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد انہیں کسی نے ہنستے نہیں دیکھا۔ ❺

جب صحابہ نبی اکرم ﷺ کے جسد (مبارک) کی تدفین کر کے واپس آئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تمھارے دلوں نے کیسے گوارہ کر لیا کہ تم اللہ کے رسول (کی لحد) پر مٹی ڈال دو؟ ❻

نبی ﷺ کی وفات کے چھ ماہ بعد منگل کی شب ۳ رمضان ۱۱ھ کو تقریباً ۲۹ سال کی عمر میں فاطمہ رضی اللہ عنہا نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ ❼

---

❶ دیکھیے طبقات: ۸ / ٤٢-٤٣۔

❷ سیر اعلام النبلاء: ۲ / ۱۱۹۔

❸ سیر اعلام النبلاء: ۲ / ۱۳٤۔

❹ صحیح بخاری: ۳٦۲۳، ۳٦۲٤، ۳٦۲۵، ۳٦۲٦، ۳۷۱۵، ۳۷۱٦، ٤٤۳۳، ٤٤۳٤، ٦۲۸۵، ٦۲۸٦، صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل فاطمة بنت النبی ﷺ، ح: ۲٤۵۰۔ کتاب الفضائل، باب من فضائل فاطمة رضی اللہ عنہا، ح: ٦۳۱۳۔ سنن ابوداؤد، ح: ۵۲۱۷۔ سنن ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی ذکر مرض رسول اللّٰه ﷺ، ح: ۱٦۲۱۔ مسند احمد ٦/۲٤۰۔ ❺ اسد الغابة: ۳ / ۹۰٦۔ ❻ صحیح بخاری، المغازی، مرض النبی ووفاته، ح: ٤٤٦۲، مسند احمد: ۳ / ۲۰٤، اسد الغابة: ۳ / ۹۰٦۔ ❼ طبقات: ۸ / ٤۷۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت فاطمہ کو حضرت علی نے غسل دیا۔ ❶ نماز جنازہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (بروایتے و بروایتے حضرت علی رضی اللہ عنہ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ) نے پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں۔ عباس، علی اور فضل بن عباس نے انہیں قبر میں اتارا۔ ❷

حضرت فاطمہ رات کے وقت دفن کی گئیں۔ ❸

سوائے خاتون جنت کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری اولاد سے آپ کی نسل منقطع ہوگئی کیونکہ بیٹے تو سارے ہی بچپن میں فوت ہو گئے تھے۔ جناب رقیہ کا ایک بیٹا عبداللہ بن عثمان پیدا ہوا جو بچپن میں فوت ہو گیا۔ ام کلثوم لا ولد رہیں۔ جناب زینب کے بطن سے ایک بیٹا علی پیدا ہوا تھا جو بچپن میں ہی وفات پا گیا، ایک بیٹی امامہ پیدا ہوئی تھی، جس سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا تھا، ان کے بعد مغیرہ بن نوفل نے نکاح کیا بقول زبیر ان کی نسل بھی ختم ہوگئی۔ ❹

---

❶ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وصیت کی تھی کہ انہیں ان کے شوہر علی اور اسماء (بنت عمیس) غسل دیں لہٰذا انہوں نے انہیں غسل دیا (سنن دارقطنی ١٨٣٣، السنن الکبرٰی للبیہقی ٣ / ٣٩٦، شرح السنة ٥ / ٣٠٩) جب حضرت ابوبکر صدیق کی وفات ہوئی تو انہیں ان کی اہلیہ اسماء بنت عمیس نے غسل دیا (مؤطا امام مالك، کتاب الجنائز) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ((لَوْمُتِّ قَبْلِیْ فَغَسَّلْتُكِ وَ كَفَّنْتُكِ وَ صَلَّيْتُ عَلَيْكِ وَ دَفَنْتُكِ)) ''اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہوگئی تو میں تجھے غسل دوں گا، کفن پہناؤں گا، تیری نماز جنازہ پڑھوں گا اور تجھے دفن (بھی خود) کروں گا۔'' (سنن الدارمی، المقدمة ح : ٨١، معجم اوسط طبرانی : ٨٨٣، معجم کبیر طبرانی : ١١٩٠٧، سنن ابن ماجه، کتاب الجنائز باب ما جاء فی غسل الرجل امرأته و غسل المرأة زوجها، السنن الکبری للبیهقی، کتاب الجنائز، باب الرجل یغسل امرأته اذا مات) ان روایات سے معلوم ہوتا ہے عورت کی میت کو شوہر اور شوہر کی میت کو بیوی غسل دے سکتی ہے۔

❷ طبقات ٨ / ٤٧۔

❸ مستدرك حاکم: ٣ / ١٦٢، تهذیب التهذیب: ١٢/ ٤٤٢، طبقات: ٨ / ٤٨، الاصابة: ٤ / ٣٦٨۔

❹ اسد الغابة: ٣ / ٩٠٦، ٩٠٧۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت فاطمہ کے دو بیٹے حسن وحسین اور دو بیٹیاں ام کلثوم اور زینب پیدا ہوئیں۔ ❶

ایک روایت میں حضرت فاطمہ کے ایک بیٹے محسن اور بیٹی رقیہ کا بھی تذکرہ ملتا ہے۔ ❷ (یہ بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے)

امام ذہبی نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کے نام حسن، حسین، محسن، ام کلثوم اور زینب رضی اللہ عنہم ذکر کیے ہیں۔ ❸

ام کلثوم (بنت علی رضی اللہ عنہ) حضرت عمر کی ❹ جبکہ زینب بنت علی عبداللہ بن جعفر بن ابوطالب کی بیوی بنیں۔ ❺

داستان ظلم

ایک دن سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کافر، ملعون، بت پرست ابوجہل کے پاس سے گزریں تو اس نے بڑے غصے سے دیکھتے ہوئے ایک زوردار تھپڑ رسید کر دیا اس طرح اس نے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بیٹی کے خلاف اپنے شدید غصے کا اظہار کر دیا۔ اس زناٹے دار تھپڑ سے سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا شدید درد محسوس کرنے لگیں اور وہ کمینے ابوجہل کی طرف دیکھنے لگیں جس نے ایک ایسی کمزور دوشیزہ پر ہاتھ اٹھایا جو بیچاری نہ اپنے پاس ہتھیار رکھتی ہے اور نہ زور بازو، لیکن اس ناہنجار نے بڑی کمینگی کا ثبوت دیا۔

سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سیدھی قریش کے سردار ابوسفیان بن حرب کے پاس گئیں اور اسے ذلیل، کمینے، بزدل ابوجہل کی شکایت لگائی۔ ابوسفیان یہ بات سن کر بھڑک اٹھے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ اس جگہ پہنچے جہاں ابوجہل بیٹھا تھا، پھر گرج دار آواز میں اسے کہا کہ اس کمینے کو اسی طرح تھپڑ مارو جس طرح اس نے تجھے مارا تھا، اس کا ستیاناس ہو، اس کو

---

❶ الاستیعاب: ٤/ ٣٦٣۔ ❷ زرقانی: ص ٢٣٣۔

❸ سیر اعلام النبلاء: ٢/ ١١٩۔

❹ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دے کر ان کو اپنا داماد بنا لیا جس سے ان شفقت ومحبت کے باہمی تعلقات کی عکاسی ہوتی ہے۔

❺ سیر اعلام النبلاء: ٢/ ١٢٥۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک کمزور لڑکی پر ہاتھ اٹھاتے ہوئے شرم نہیں آئی، کمینہ کہیں کا۔

تو سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے ابوجہل کے اسی طرح زوردار تھپڑ رسید کیا جس طرح اس نے مارا تھا۔ اس طرح سیدہ نے اپنا بدلہ لے لیا اور ابوجہل شرمندہ سر جھکائے بیٹھا رہا۔ اسے یہ احساس دلایا گیا کہ اس نے بڑی کمینی حرکت کی ہے۔ اس کے بعد سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اپنے ابا جان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئیں اور انہیں اس ساری صورت حال سے آگاہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ داستان سننے کے بعد یہ دعاء کی:

((اَللّٰھُمَّ لَا تَنْسَھَا لِاَبِیْ سُفْیَانَ)) [1]

"الٰہی ابوسفیان کے اس کارنامے کو نہ بھلانا۔"

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعاء کو قبول کیا اور ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بصیرت کو کھول دیا، انہوں نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کر کے اپنا نام خوش بخت لوگوں میں لکھوا لیا۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا شعب ابی طالب کے محصورین میں بھی شامل تھیں۔ اس دوران میں انہیں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ نساء اہل البیت کے مؤلف لکھتے ہیں:

سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا خواتین اہل بیت کے علاوہ بنو ہاشم اور بنو مطلب کی خواتین بھی شعب ابی طالب میں محصور ہو گئیں۔

دن رات اس تنگ ماحول میں گزرنے لگے، جو کچھ ان کے پاس کھانے پینے کی چیزیں تھیں ختم ہو گئیں، پیٹ خالی ہو گئے، آنکھیں تاڑے لگ گئیں، جسم کے جوڑ مضمحل ہونے لگے، بچے رونے لگے، وہ کھانا مانگنے لگے، عورتیں یہ ہولناک منظر دیکھ کر آنسو بہاتی تھیں اور مردوں کے دل یہ صورت حال دیکھ کر پھٹے جاتے تھے۔ بھوک بنو ہاشم اور بنو مطلب کو چمٹی رہتی تھی لیکن انہوں نے مسلسل تین سال اس ظالمانہ بائیکاٹ کے دوران میں سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد سے ہاتھ نہ اٹھایا۔

[1] خواتین اہل بیت، ص: ۵۹۲۔ ۵۹۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل ایمان کے جسم سکڑ گئے، سیدہ فاطمۃ الزھراء رضی اللہ عنہا کو اس دوران میں سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ ❶

ابن اسحاق رحمہ اللہ اپنی کتاب سیرت نبوی میں رقم طراز ہیں کہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرتے ہوئے راستے میں سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کو بعض تکالیف کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ قریش کے ایک مشرک حویرث بن نقید نے مہاجرین کے قافلے پر حملہ کر دیا تھا جس کی وجہ سے وہ اونٹ بدک گیا جس پر سیدہ فاطمہ الزہراء اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہما بیٹھی تھیں۔ اونٹ کے بدکنے کی وجہ سے وہ نیچے گر گئیں، اس طرح حویرث اللہ اور اس کے رسول کی ناراضی کا نشانہ بنا۔

سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا جسمانی لحاظ سے بہت کمزور ہو چکی تھیں کیونکہ والدہ ماجدہ کی وفات کے بعد انہیں بہت غم و اندوہ کا سامنا کرنا پڑا اور اس سے پہلے شعب ابی طالب کا ظالمانہ محاصرہ ان کی صحت پر بہت زیادہ اثر انداز ہوا تھا۔ لیکن سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کا اپنے خالق حقیقی پر یقین بے پناہ تھا اور حوادث زمانہ سے ان کے یقین میں اور زیادہ اضافہ ہو چکا تھا۔ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا مہاجرین کے قافلے کے ساتھ مدینہ منورہ پہنچ گئیں لیکن دوران سفر میں حویرث بن نقید کے حملے کی وجہ سے وہ اونٹ سے گرنے اور چوٹیں آنے کی بنا پر بہت زیادہ تھک چکی تھیں۔ ❷

❀❀❀

---

❶ ایضاً: ۵۹۵۔ ۵۹۶۔

❷ ایضاً: ۵۹۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لبیبہ رضی اللہ عنہا

(لبیبہ: عقل مند)

تعارفی کلمات

آپ بنی مؤمل بن حبیب بن تمیم کی لونڈی ہیں۔ اکثر روایات میں ان کا نام ذکر نہیں ہوا۔ صرف بلاذری نے ابوالبختری سے یہ نام ذکر کیا ہے۔ ❶

آپ رضی اللہ عنہا قدیم الاسلام ہیں انہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ ❷

داستان ظلم

آپ رضی اللہ عنہا ان لوگوں میں شامل ہیں جنھیں مکہ میں کفار نے تکلیفیں دی تھیں۔ ❸

ابوبکر رضی اللہ عنہ بنی عدی بن کعب کے قبیلے کی شاخ بنی مؤمل کی ایک لونڈی ❹ کے پاس سے گزرے جو مسلمان تھی اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، جبکہ اس وقت وہ مشرک تھے، اسے تکلیفیں دے رہے تھے تاکہ وہ اسلام چھوڑ دے، وہ اسے پیٹ رہے تھے یہاں تک کہ جب تھک گئے تو کہا کہ میں تجھ پر افسوس کرتا ہوں، میں نے تجھے صرف بیزار ❺ ہو کر چھوڑا ہے۔ ❻

---

❶ الاصابة: ٤ / ٣٨٦۔ ❷ اسد الغابة: ٣ / ١٠٥٠۔ ❸ ایضاً۔

❹ اس سے مراد حضرت لبیبہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

❺ سلام ہے اس مسلم خاتون کی ہمت اور صبر و استقامت کو کہ جنھیں عمر جیسے جری جوان مار مار کر تھک جاتے ہیں مگر صابرہ خاتون کے پایۂ استقلال میں ذرہ برابر بھی لغزش نہیں آتی۔ اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت لبیبہ رضی اللہ عنہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام (٦ نبوت) سے بھی پہلے مسلمان ہو چکی تھیں۔ بعد ازاں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی اسی راہ کے مسافر بن کر اسلام کی شان و شوکت اور قوت و طاقت کا سبب بن جاتے ہیں۔ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

❻ سیرت ابن ھشام: ١ / ٢٨٢۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیلیٰ بنت ابی حثمہ رضی اللہ عنہا

(لیلیٰ: تاریک رات)

تعارفی کلمات

آپ ابو حثمہ بن حذیفہ کی بیٹی ہیں، آپ قریشیہ عدویہ ہیں۔ آپ عامر بن ربیعہ کی زوجہ ہیں اپنے بیٹے کے نام عبداللہ کی وجہ سے آپ کی کنیت ام عبداللہ تھی۔ آپ نے دونوں ہجرتیں ❶ کیں۔ آپ نے دونوں قبلوں ❷ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کی ہے۔ ❸

آپ رضی اللہ عنہا قدیم الاسلام ہیں۔ ❹

حضرت لیلیٰ کے بیٹے عبداللہ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف فرما تھے کہ میری ماں نے مجھے بلایا اور کہا: ادھر آؤ میں تمھیں کوئی چیز دوں! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اسے کیا دوگی والدہ نے کہا میں اسے کھجور دوں گی۔ تو آپ نے فرمایا:

((اَمَا اِنَّکِ لَوْ لَمْ تُعْطِیْهِ شَیْئًا کُتِبَتْ عَلَیْکِ کِذْبَةٌ)) ❺

"اگر تم اسے کچھ نہ دیتیں تو تمھارا ایک جھوٹ لکھا جاتا۔"

داستان ظلم

داستان ظلم خود مظلومہ ام عبداللہ رضی اللہ عنہا کی زبانی بیان کی جاتی ہے۔ فرماتی ہیں:

---

❶ ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ۔

❷ بیت المقدس اور بیت اللہ۔

❸ اسد الغابة: ٣ / ٩٢٧۔

❹ الاصابة: ٤ / ٣٨٧۔

❺ ایضاً، اسد الغابة: ٣ / ٩٢٧۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واللہ! ہم سرزمین حبشہ کی جانب سفر کرنے کو تھے اور عامر ❶ ہماری بعض ضرورتوں کے فراہم کرنے کے لیے گئے تھے کہ اچانک عمر بن خطاب آ گئے اور میرے پاس کھڑے ہو گئے وہ اس وقت حالت شرک ہی میں تھے۔ ان کی طرف سے ہمیں ایذائیں پہنچائی جاتیں اور سختیاں کی جاتیں اور ہم مصیبتوں میں مبتلا ہوا کرتے تھے۔ عمر نے کہا:

ام عبداللہ! اب کوچ ہے؟ میں نے کہا ہاں! تم نے ہمیں تکلیفیں دیں اور ہمیں مجبور کر دیا۔ واللہ! ہم اللہ کی زمین کی طرف نکل جائیں گے تا کہ اللہ ہمیں ان آفتوں سے بچا لے۔ عمر نے کہا: اللہ تمھارا ساتھ دے۔ اور میں نے ان میں ایک طرح کی رقت دیکھی جو میں نے کبھی نہیں دیکھی تھی پھر وہ چلے گئے اور میں سمجھتی ہوں کہ ہمارے نکلنے سے ان پر کچھ غم کا اثر ہوا۔ بعد ازاں عامر اپنا ضروری سامان لے کر آ گئے تو میں نے کہا:

ابو عبداللہ! ❷ کاش آپ عمر کو دیکھتے اور ان کے اس وقت کے رنج کو دیکھتے جو انہیں ہمارے متعلق تھا۔ انہوں نے کہا: کیا تم ان کے اسلام اختیار کرنے کی امید کرتی ہو؟

میں نے کہا: ہاں۔ ❸

کمال حوصلہ ہے ام عبداللہ رضی اللہ عنہا کا، کہ جس شخص نے انہیں عرصہ دراز تک شدید اذیتیں پہنچائیں وہ اس کے ایمان قبول کرنے کی چاہت رکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی چاہت کو شرف قبول عطا کیا۔

❶ شوہر کا نام لے کر تذکرہ کرنا شرعاً ممنوع نہیں ہے۔

❷ شوہر سے بے تکلفی کے باوجود اس کی عزت واحترام میں فرق نہیں آنا چاہیے۔

❸ سیرت ابن ھشام ۱ / ۳۰۰۔ ۰۱ نیز دیکھیے اسد الغابة ۳ /۹۲۷ ، الاصابة ٤ / ۳۸۷۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہدیہ رضی اللہ عنہا

(نہدیہ: نمایاں)

تعارفی کلمات

حضرت نہدیہ رضی اللہ عنہا کے حالات زندگی کے بارے میں تفصیلات دستیاب نہیں ہیں۔ جن لوگوں کے ساتھ ان کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا گیا ان کے حالات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ قدیم الاسلام ہیں۔ سیرت ابن ہشام میں ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے النہدیہ اور ان کی بیٹی کو آزاد کروایا تھا۔ یہ دونوں عبدالدار کی ایک عورت کی غلامی میں تھیں۔ [1]

داستان ظلم

حضرت نہدیہ رضی اللہ عنہا بھی ان لوگوں میں سے تھیں جن کے بارے میں عروہ اپنے باپ (زبیر رضی اللہ عنہ) سے مِمَّنْ كَانَ يُعَذَّبُ فِي اللّٰهِ کے الفاظ نقل کرتے ہیں۔ عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اللہ کی راہ میں ہدف عذاب بننے والے سات افراد کو آزاد کروایا اور وہ بلال، عامر بن فہیرہ، زنیرہ، بنی مؤمل کی باندی، نہدیہ اور اس کی بیٹی اور ام عبیس ہیں۔ [2]

ان (نہدیہ رضی اللہ عنہا اور ان کی بیٹی) کی مالکہ نے انہیں اپنا آٹا لانے کے لیے بھیجا تھا اور یہ کہہ رہی تھیں:

---

[1] سیرت ابن هشام: ۱ / ۲۸۲۔

[2] الاصابة: ٤ / ٤٥٤، مصنف ابن ابی شيبة: ۱۲ / ۱۰، مستدرك حاكم: ۳ / ۲۸٤۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واللہ! میں تم دونوں کو کبھی آزاد نہ کروں گی۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے فلاں شخص کی ماں! قسم کا کفارہ دے دے اور قسم توڑ دے۔

اس نے کہا: قسم کا کفارہ میں دوں؟ تمہی نے تو ان کو برباد کیا ہے۔ تم ہی ان کو آزادی دلا دو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تم کتنے میں انہیں آزادی دے دوگی؟

اس نے کہا: اتنی رقم میں۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اچھا میں نے ان دونوں کو لے لیا اور وہ آزاد ہیں۔ اچھا اب تم دونوں اس کا آٹا اسے واپس کر دو۔

ان دونوں نے کہا:

ابوبکر! ابھی اس کو واپس دیں یا کام پورا کر کے اسے واپس کر دیں؟

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اگر تم چاہو تو کام پورا کر دو۔ [1]

www.KitaboSunnat.com

[1] سیرت ابن ہشام: ۱ / ۲۸۲، نیز دیکھیے سیرة النبی ﷺ لابن کثیر: ۱ / ۳۱۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب سوم

جسم فروشی پر اکسائی جانے والی، افک و بہتان کی آزمائش میں مبتلا کی جانے والی اور مالی مظالم کا سامنا کرنے والی صحابیات رضی اللہ عنہن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابیات طیبات رضی اللہ عنہن پر جو انواع و اقسام کے مظالم روا رکھے گئے ان میں سے ایک ظلم یہ تھا کہ بعض صحابیات بالخصوص لونڈیوں کو جسم فروشی پر اکسایا گیا اور بعض کو جنسی طور پر ہراساں کیا گیا۔

بعض صحابیات وہ بھی ہیں جن پر جھوٹے بہتان لگائے گئے تاکہ انہیں اور ان کے اعزہ و اقارب کی معاشرتی ساکھ کو نقصان پہنچایا جائے۔

ایسی کئی صحابیات کا تذکرہ بھی ملتا ہے کہ جن کے مال و اسباب پر قبضہ کر لیا گیا اور ان کو ان کی جائیدادوں سے محض ایمان لانے کے جرم کی پاداش میں بے دخل کر دیا گیا۔

اس باب کو مندرجہ ذیل فصول میں تقسیم کیا گیا ہے:

۱۔ جسم فروشی پر اکسائی جانے والی اور جنسی طور پر ہراساں کی جانے والی صحابیات رضی اللہ عنہن

۲۔ افک و بہتان کی آزمائش سے گزرنے والی صحابیات رضی اللہ عنہن

۳۔ مالی مظالم کا سامنا کرنے والی صحابیات رضی اللہ عنہن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل اول

جسم فروشی پر اکسائی جانے والی اور جنسی طور پر ہراساں کی جانے والی صحابیات رضی اللہ عنہن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند ایسی صحابیات کا تذکرہ بھی ملتا ہے کہ جنھیں جسم فروشی پر اکسایا گیا اور جنسی طور پر ہراساں کیا گیا۔ اس سلسلے میں بعض لونڈیاں جبر کا شکار ہوئیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَ مَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾

(النور: ٢٤ / ٣٣)

"تمھاری جو لونڈیاں پاک دامن رہنا چاہتی ہوں انھیں دنیوی زندگی کے فائدے کے حصول کی خاطر بدکاری پر مجبور نہ کرو اور انھیں جو مجبور کر دے تو اللہ ان کے جبر کے بعد (ان بیچاریوں کو) بخش دینے اور رحم کرنے والا ہے۔"

عرب عالم فضیلۃ الشیخ احمد جاد لکھتے ہیں:

زمانہ جاہلیت میں لونڈیوں سے دھندہ کرایا جاتا تھا تاکہ اس ذریعے سے کمائی کی جائے لیکن اسلام نے اسے حرام قرار دے دیا۔ اسلام نے یہ حکم مسلم معاشرے کی پاکیزگی کے لیے نافذ کیا اور مذکورہ آیت نازل کر کے اس برائی کی بیخ کنی کی گئی۔

مالک جس اپنی کنیز کو بے حیائی پر مجبور کرتا ہے تو یہ اسی صورت میں ہوتا ہے جبکہ کنیز ایسا کام کرنے کے لیے آمادہ نہیں ہوتی۔ جس کے دل میں ایسا کام کرنے کی رغبت پائی جاتی ہو تو اسے مجبور کرنے کی نوبت ہی نہیں آتی، ایسی کنیز کے لیے تو اشارہ ہی کافی ہوتا ہے وہ تو پہلے ہی اس کے لیے سراپا انتظار ہوتی ہے۔ جن کو مجبور کر کے ایسی حرکت کا ارتکاب کرایا گیا ہو وہ توبہ کریں اللہ بخشنے والا مہربان ہے اس کا تمام تر وبال اور گناہ مالک پر ہوگا۔

اگر معاشرے کی تمام دوشیزاؤں کے دلوں میں اسلامی غیرت جاگزیں ہو جائے اور وہ برائی کے خلاف نبرد آزما ہو جائیں تو معاشرے کے ایسے افراد جن کے دلوں میں برائی کا مرض سرایت کیا ہوا ہوتا ہے وہ بھی پاکیزگی کا راستہ اختیار کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جولوگ یہ کہتے ہیں کہ رغبت رکھنے والی عورتوں کو زنا کی اجازت اس لیے دی جاتی ہے تا کہ دوسرے معاشرے کو اس برائی سے محفوظ کرلیا جائے، جو ایسی حرکت کرنے پر دلی طور پر راغب ہوں وہ اس قماش کی عورتوں کی طرف رجوع کریں، اس سے معاشرے کے دیگر لوگ محفوظ رہ سکتے ہیں۔ ان لوگوں کی یہ خام خیالی ہے، برائی کے یہ جراثیم آہستہ آہستہ پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں اور انسانی معاشرہ برائی کا گہوارہ بن جاتا ہے۔ دھیرے دھیرے اس برائی کی نفرت دلوں سے ختم ہو جاتی ہے اور جب اس برائی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا جائے گا تو لوگوں کا عمومی رجحان حلال کی طرف ہو جائے گا۔ اس طرح معاشرے میں پاکیزہ زندگی گزارنے کا رواج عام ہو جائے گا اور جدید نسل کو پیدائشی اعتبار سے حرام کی آمیزش سے محفوظ کرلیا جائے گا۔ اور یہ اسی طرح ممکن ہے کہ مسلم معاشرے میں کوئی جگہ ایسی باقی نہ چھوڑی جائے جہاں زنا کو بطور کاروبار اختیار کیا جاتا ہو اور ایسا کرنے والوں کو قانونی تحفظ حاصل ہو۔ اس برائی کے اثرات اس قدر دوررس ہوتے ہیں کہ معاشرہ تباہی و بربادی کا شکار ہو کر رہ جاتا ہے۔ [1]

مسلم ممالک میں ایسے تمام بازار قطعی طور پر بند ہونے چاہئیں جن میں اس دھندے کو حکومتی سطح پر تحفظ مہیا کیا جاتا ہے۔ جس کام کو اللہ تعالیٰ حرام قرار دے دیں اسے کرنے کی اجازت دینے کا اختیار کسی مسلمان حکمران کو حاصل نہیں ہو سکتا۔

جن صحابیات رضی اللہ عنہن کو جسم فروشی پر اکسایا گیا ان میں سے چند کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔

---

[1] قصص النساء فی القرآن الکریم، ص: ۳۹۰، ۳۹۱۔ دار الابلاغ، اردو بازار لاہور۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیمہ رضی اللہ عنہا

(امیمہ: رہنمائی کرنے والی)

تعارفی کلمات

حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا عبداللہ بن ابی بن سلول (رئیس المنافقین) کی کنیز تھیں۔ ❶

داستان ظلم

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن ابی بن سلول نے اپنی لونڈی سے کہا کہ بدکاری کر کے ہمارے لیے کچھ (مال) کماؤ، ❷ تو اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

﴿وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَاۗءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾

(النور: ٢٤ / ٣٣)

---

❶ اسد الغابة: ٣ / ٧٦٩، الاصابة: ٤ / ٢٣٧۔

❷ حرام کام کی کمائی بھی حرام ہے۔ بعض احادیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، رنڈی فاحشہ کی خرچی (کمائی) اور نجومی کی مٹھائی (کمائی) سے منع کیا ہے۔ (صحیح بخاری: ٢٢٣٧، ٢٢٨٢، ٥٣٤٦، ٥٧٦١۔ صحیح مسلم، ٤٠٠٩، ٤٠١١، ٤٠١٢۔ سنن ابو داؤد: ٣٤٢٨، ٣٤٨١، سنن ترمذی، ١١٣٣، ١٢٧٦۔ سنن نسائی، ٤٣٠٣، سنن ابن ماجه۔ ٢١٥٩) عورت خواہ کتنی ہی مجبور کیوں نہ ہو اسے یہ اجازت نہیں ہے کہ وہ غربت کے بہانے بدکاری کے ذریعے دولت کمائے۔ اس پیشے سے منسلک لوگوں کے چہروں پر پڑنے والی لعنت کا واضح طور پر مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ سیر المومنات کے مؤلفین لکھتے ہیں: جسم فروشی کے دھندے کا وجود بہت سے بدطینت لوگوں کو اپنی طرف آمادہ کرتا ہے کیونکہ انہیں یہ راہ آسانی سے میسر آ جاتی ہے۔ اگر انہیں یہ چیز دستیاب نہ ہو تو وہ لازماً جنسی تلذذ حاصل کرنے کے لیے جائز، باعزت اور صاف ستھرا راستہ تلاش کریں گے۔

یہ کوئی قابل اعتبار بات نہیں جو عام طور پر کہی جاتی ہے کہ جسم فروشی کا دھندا امن اور آشتی کا ڈھکنا یا ←

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”تمھاری جو لونڈیاں پاک دامن رہنا چاہتی ہوں انہیں دنیوی زندگی کے فائدے کے حصول کی خاطر بدکاری پر مجبور نہ کرو اور انہیں جو مجبور کر دے تو اللہ ان کے جبر کے بعد (ان بیچاریوں کو) بخش دینے اور رحم کرنے والا ہے۔“

بعض روایات میں لونڈیوں کے ناموں کی صراحت بھی کی گئی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن ابی کی ایک لونڈی کا نام مسیکہ جبکہ دوسری کو امیمہ کہا جاتا تھا۔ وہ دونوں کو دھندہ اختیار کرنے کا کہتا تو انہوں نے اس کی شکایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لگائی [1] تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر دی:

← ڈاٹ ہے جس کے ذریعے سے شریف گھروں کی حفاظت کی جاتی ہے۔ چونکہ جب انسانی معاشرے میں شادی کا عمل مشکل بنا دیا جائے تو پھر نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے اس گندے علاج کے علاوہ کوئی اور راستہ بھی نظر نہیں آتا، مشتعل بھیڑیے عزتوں پر اس وقت حملہ آور ہوتے ہیں جب انہیں آسانی سے خوراک میسر نہیں آتی۔ اس جیسی ناپسندیدہ سوچ نے حالات کو یکسر پلٹ کر رکھ دیا ہے۔
جنسی میلان کے لیے ضروری ہے کہ وہ نہایت پاکیزہ اور صاف ستھرا ہو اور کارخانہ حیات میں نئی نسل کی افزائش کو پیش نظر رکھا جائے۔ دینی، رفاہی اور سیاسی جماعتوں پر یہ لازم ہے کہ وہ اپنے اقتصادی نظام کو درست کریں۔ ہر فرد اس قابل ہو کہ وہ معقول انداز میں زندگی بسر کر سکے اور آسانی سے شادی کر کے اپنا گھر بسا سکے۔
اگر معاشرے میں پھر بھی شاذ و نادر کسی کے لیے تنگی ترشی کے حالات پیدا ہو جائیں تو ان کا خاص انداز میں علاج کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے جسم فروشی کا دھندا اختیار کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی اور نہ ہی اس کے لیے چکلے قائم کرنے کی ضرورت ہے کہ ہر وہ انسان جو جنسی غبار ہلکا کرنا چاہے وہ وہاں چلا جائے۔
جماعت مسلمہ کے اقتصادی نظام کے ذریعے سے معاشرے کے ضرورت مند افراد کی تربیت اس نہج پر کی جا سکتی ہے کہ وہ پاکیزہ زندگی راضی خوشی بسر کرنے لگیں۔ جنسی تقاضے پورا کرنے کے لیے حلال ذرائع بہ آسانی مہیا کیے جائیں۔ اسے چکلوں کی صورت میں انسانی فلتھ ڈپو قائم کرنے کی ضرورت نہیں۔
اسلام نے ایک ایسا مکمل، صاف ستھرا اور پاکیزہ نظام معاشرے کو دیا ہے جس سے زمین کی پستیاں آسمان کی بلندیوں کو چھونے لگی ہیں اور بشریت آسمان کے روشن افق تک بلند ہو گئی ہے جو افق اللہ کے نور سے جگمگا رہا ہے۔ (سمیر المومنات، ص: ۱۰۸، ۱۰۹)

[1] صحیح مسلم، کتاب التفسیر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾

(النور: ٢٤/ ٣٣)

''تمھاری جو لونڈیاں پاک دامن رہنا چاہتی ہوں انہیں دنیوی زندگی کے فائدے کے حصول کی خاطر بدکاری پر مجبور نہ کرو اور انہیں جو مجبور کر دے تو اللہ ان کے جبر کے بعد (ان بیچاریوں کو) بخش دینے اور رحم کرنے والا ہے۔''

امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ان دو کنیزوں کے بارے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ معاذہ اور زینب ہیں [1]، یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیت اس (عبداللہ بن ابی) کی ان چھ لونڈیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جنھیں وہ بدکاری پر مجبور کرتا۔ یہ معاذہ، مُسیکہ، امیمہ، عمرہ، اروی اور قتیلہ ہیں۔ واللہ اعلم۔ [2]

❁❁❁

---

[1] ایضاً۔ اسد الغابة: ٣/ ٧٦٩، الاصابة: ٤/ ٢٢٧۔

[2] شرح صحیح مسلم: ٢/ ٤٢٢، قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُسَیکہ رضی اللہ عنہا

تعارفی کلمات

یہ بھی عبداللہ بن ابی منافق کی لونڈی تھیں [1]، ان کا نام مسکہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ [2]

داستان ظلم

امیمہ رضی اللہ عنہا کے تذکرے میں صحیح مسلم کے حوالے سے ان کا تذکرہ بھی پیچھے گزر چکا ہے۔

❀❀❀

---

[1] اسد الغابة: ۳ / ۹۳۳۔

[2] الاصابة: ٤ / ۳۹٤۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاذہ بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا

(معاذہ: پناہ)

تعارفی کلمات

یہ عبداللہ بن جریر الضُرَیر کی بیٹی ہیں۔ ❶ امام زہری بیان کرتے ہیں:

معاذہ عبداللہ بن ابی بن سلول کی لونڈی تھی اور ایک مسلمان عالم، فاضل خاتون تھیں۔ انہوں نے اس (منافق) کے مطالبے کو ماننے سے صاف انکار کر دیا۔ پھر اس کے بعد انہیں آزادی حاصل ہوگئی تو انہوں نے جہاں تک مجھے معلوم ہوا ہے، نبی ﷺ سے عورتوں جیسی ❷ بیعت کر لی۔ بعد ازاں ان سے بنی عمرو بن عوف قبیلے کے ایک شخص سہل بن قرظہ نے شادی کی۔ ان سے ام سعید بنت سہل اور عبداللہ پیدا ہوئے۔ پھر اس (سہل) کی وفات ہوگئی یا اس نے انہیں طلاق دے دی تو بنوخطم کے حمیر بن عدی القاری نے ان سے شادی کر لی۔ ان سے دو جڑواں بیٹے حارث اور عدی پیدا ہوئے۔ ان کے بعد ام سعد بنت حمیر پیدا ہوئی۔ اس شوہر سے علیحدگی ہوگئی اور بنوخطمہ کے عامر بن عدی نے ان سے شادی کر لی ❸ اور ان سے ام حبیب لڑکی پیدا ہوئی۔ ❹

داستان ظلم

وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ حضرت معاذہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

---

❶ ایضاً: ٤ / ٤٩٥۔

❷ یعنی محض زبان سے نہ کہ ہاتھ سے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتے تھے۔ آپ ان سے صرف زبانی بیعت لیتے تھے۔

❸ اسلام کی روشنی آجانے کے بعد بیوہ اور مطلقہ سے نکاح کرنے کو معیوب نہیں سمجھا جاتا تھا۔

❹ الاستیعاب: ٤ / ٤٠١۔ ٤٠٢۔ الاصابة: ٤ / ٣٩٥، اسد الغابة: ٣ / ٩٣٤۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن ابی اس خاتون کو بدکاری کے لیے مارتا پیٹتا تاکہ وہ حاملہ ہو جائے اور اس طرح اسے فدیہ مل جائے، یہ دنیا کا ساز و سامان ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے لِتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فرمایا ہے۔ مگر یہ خاتون اس (منافق) کا کہا ماننے سے انکار کرتی تھیں۔ کیونکہ وہ اسلام قبول کر چکی تھیں۔

امیمہ، مسیکہ، معاذہ رضی اللہ عنہن اور دیگر مسلم عورتوں نے جو عفت و عصمت کا راستہ اختیار کرنے کا عزم مصمم کر لیا تھا وہ اسلام ہی کی پاکیزہ تعلیمات کی وجہ سے تھا۔ یہ اسلام کی اعلیٰ اخلاقی تعلیمات کی ہی برکت تھی کہ قحبہ گری کے پیشے سے منسلک نجس افراد کے کاروبار ٹھپ ہو رہے تھے۔ رئیس المنافقین کی پریشانی ملاحظہ کیجیے:

''ایک دن وہ بدبودار کمائی اکٹھی کرنے کے لیے بیٹھا، جو اس کی لونڈیوں نے جسم فروشی کے پیشے سے کما رکھی تھی وہ کمائی اسے بہت تھوڑی لگی، وہ کاروبار کے ماند پڑ جانے کا سبب دریافت کرنے لگا، اس کے کارندوں نے بتایا۔

سردار جی! آپ جانتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں اسلام روز بروز پھیلتا جا رہا ہے، مدینے کے اکثر نوجوان اس کی گرفت میں آ چکے ہیں، ان نوجوانوں نے دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کر لیا اور یہ دین زنا کو حرام قرار دیتا ہے، یہ دین پاکیزگی اور پاک دامنی کی تلقین کرتا ہے اور تمام گندگیوں اور بیہودگیوں سے دور رہنے کی دعوت دیتا ہے۔ مسلمان نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ یہ روئداد سن کر عبداللہ بن ابی غصے سے آگ بگولہ ہو گیا اور کہنے لگا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ کیسے جرأت ہوئی کہ وہ میری راجدھانی کو چھین لے، وہ اپنے دین کو یہاں اس لیے مسلط کرنا چاہتا ہے کہ میری روزی کے سوتے بند کر دے۔[1] ''عبداللہ بن ابی'' کی اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں انتہا درجے کی کینہ پروری اور حسد و بغض کی حالت کسی سے مخفی نہ تھی، اس کینے نے اس کی آنکھوں اور دل پر پردے ڈال دیے تھے۔ اس نے نہ حق سنا اور نہ وہ نور کو دیکھ سکا۔ دین حنیف ''مسیکہ'' اور ''معاذۃ'' کے دلوں میں گھر کرنے لگا، وہ اس طرح

[1] الاصابة: ٤ / ٣٩٥، اسد الغابة: ٣ / ٩٣٤۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوچنے لگیں کہ یہ دین کیا ہے؟ کس حقیقت کی طرف دعوت دیتا ہے؟ یہ دین برحق دکھائی دیتا ہے۔ مدینے کے نوجوانوں پر دین کا رنگ کیسے چڑھا ہے۔ یہ وہی نوجوان ہیں جو دین قبول کرنے سے پہلے ہماری طرف دوڑتے آتے تھے اور ہمارے قدموں پر دیوانہ وار جھکتے تھے۔

ایمان کی کرنیں ان دونوں لونڈیوں کے دلوں پر پڑنے لگیں اور اسلام کے بارے میں حقیقت حال کھل کر سامنے آنے لگی اور وہ آہستہ آہستہ اسلام کو پہچاننے لگیں۔ انہوں نے دین کی طہارت اور پاکیزگی کے بارے میں سنا، انہوں نے عورت کے حق میں دین اسلام کے انصاف، عزت اور تکریم کو سنا، انہوں نے یہ بھی سنا کہ اسلام زنا اور ہر قسم کی بے حیائی کے خلاف برسرپیکار ہے۔ اسلام طہارت، پاکیزگی، عزت، شرافت اور انصاف کا دین ہے۔

اسلام میں عورت کو ایک باعزت اور بلند مقام حاصل ہے۔ اسلام عورت کو شرافت، عزت اور طہارت کا ماحول فراہم کرتا ہے۔ اسلام میں بیٹی کو عزت اور محبت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے نہ کہ اہانت، ذلت اور حقارت کی نگاہ سے۔

اسلام میں عورت بیوی، رانی اور اپنے خاوند کی پسندیدہ رفیقۂ حیات کے روپ میں دیکھی جاتی ہے، اسے منڈی کا مال نہیں سمجھا جاتا، پھر وہ ایک ماں کے روپ میں دکھائی دیتی ہے جس کے دم خم سے گھر کے آنگن میں بہار ہی بہار دکھائی دیتی ہے۔ اس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے سے جنت اور اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

اسلام کے بارے میں یہ حقائق دیکھ کر ''مسیکۃ'' کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے اور اس نے روتے ہوئے اپنی سہیلی معاذۃ سے کہا: ''ہم کیسی گندی اور ناپسندیدہ زندگی گزار رہی ہیں۔ لعنت ہے اس جسم فروشی کے پیشے پر۔'' اس طرح پاکیزہ دل میں اللہ کے دین کے لیے انشراح پیدا ہوگیا۔

ان دونوں دوشیزاؤں نے قسم کھالی کہ ہم آئندہ کوئی ایسا کام نہیں کریں گی جو اللہ کی رضا کے خلاف ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن یونہی گزرتے گئے۔ ایک روز ''معاذۃ'' اور ''مسیکۃ'' عبداللہ بن ابی کے پاس آئیں' ایک نے اسے ایک دینار اور دوسری نے دینار سے بھی کم رقم دی، وہ یہ دیکھ کر آگ بگولہ ہو گیا اور دھاڑتے ہوئے کہنے لگا: ''جاؤ جا کر اپنا پیشہ اختیار کرو، میں نہیں جانتا مجھے کما کر دو، یہ تم نے کیا مذاق بنا رکھا ہے۔'' ان دونوں نے جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا اب ہم یہ دھندا نہیں کریں گی، ہم نے اسلام قبول کر لیا ہے اور اسلام نے زنا کو حرام قرار دیا ہے۔ [1]

ایک مسلمان خاتون کی بے حرمتی

بنی قینقاع کے یہودیوں نے ایک مسلمان عورت سے بدتمیزی کی، انہوں نے مسلم خاتون کا نقاب اتار دیا اور اس کا مذاق اڑایا۔ ابن ہشام بیان کرتے ہیں: بنی قینقاع کا واقعہ

یہ تھا کہ عرب کی ایک عورت اپنا کچھ سامان بیچنے کے لیے لائی اور بنی قینقاع کے بازار میں اسے بیچ کر وہاں کے ایک سنار کے پاس بیٹھ گئی انہوں نے اس کا چہرہ بے نقاب کرنا چاہا تو اس عورت نے انکار کیا۔ [2] اس سنار نے اس کے کپڑے کا سرا اس کی پچھلی جانب باندھ دیا اور جب وہ اٹھی تو اس کا ستر کھل گیا (اور) ان سبھی نے اس کی (خوب) ہنسی اڑائی، وہ چلائی تو مسلمانوں میں سے ایک شخص نے اس سنار پر حملہ کیا اور اس کو قتل کر ڈالا اور وہ یہودی تھا۔ یہودیوں نے اس مسلمان پر سختی کی اور اسے قتل کر ڈالا۔ اس مسلمان کے لوگوں نے یہودیوں کے مقابلے کے لیے دوسرے مسلمانوں سے امداد طلب کی آخر مسلمانوں کو غصہ آ گیا اور ان میں اور بنی قینقاع میں فساد ہو گیا۔

---

[1] سمیر المومنات، ص: ۱۰۵، ۱۰۶۔

[2] اپنی فطری شرم وحیا کی وجہ سے عورتیں ہر زمانے میں پردہ کرتی رہی ہیں البتہ پردہ اور ستر ڈھانپنے کی حدود مختلف شریعتوں میں مختلف رہی ہیں۔ شریعت اسلامیہ کی ہدایات کے مطابق مسلمان عورتیں اجنبی اور غیر محرم مردوں کے سامنے اپنا ستر ڈھانپنے کے علاوہ چہرہ کا پردہ بھی کرتی ہیں۔ شرعی دلائل کے علاوہ مسلمان عورتوں کا عہد رسالت سے لے کر آج تک عمل ہے۔ عفت وعصمت کے لیے پردہ مدد ومعاون ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن اسحاق نے کہا کہ مجھ سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا انہوں نے کہا پھر تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا محاصرہ کر لیا یہاں تک کہ آپ کا حکم ماننے پر وہ اتر آئے۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان پر قدرت عطا کی تو عبداللہ بن ابی بن سلول اٹھا اور کہا:

محمد (ﷺ) میرے دوستوں سے نیک سلوک کیجئے۔ اور یہ لوگ خزرج کے حلیف تھے۔

راوی نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اس کی بات ماننے میں (جب) تاخیر کی تو اس نے کہا:

محمد (ﷺ) میرے دوستوں سے نیک سلوک کیجئے۔

راوی نے کہا: آپ نے اس کی جانب سے روئے (مبارک) پھیر لیا۔ اس نے اپنا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کی زرہ کی جیب میں ڈالا۔

ابن ہشام نے کہا کہ اس زرہ کا نام ذات الفضول تھا۔

ابن اسحاق نے کہا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ارسلنی۔ مجھے چھوڑ۔

اور رسول اللہ ﷺ کو ایسا غصہ آیا کہ آپ کے چہرہ (مبارک) کو لوگوں نے سیاہی مائل ابر کی طرح دیکھا اور پھر آپ نے فرمایا:

وَیْحَكَ اَرْسِلْنِیْ ''تیرے لیے خرابی ہو مجھے چھوڑ (اتنی منت سماجت نہ کر)۔

تو اس نے کہا: نہیں بخدا میں آپ کو نہ چھوڑوں گا یہاں تک کہ آپ میرے دوستوں سے نیک سلوک کریں۔ چار سو بے زرہ (والے) اور تین سو زرہ والوں (کو رہائی دیں) ان لوگوں نے سرخ و سیاہ (اقوام) سے میری حفاظت کی ہے۔ کیا آپ انہیں ایک ہی دن میں کاٹ ڈالیں گے۔ بخدا میں آفات زمانہ سے ڈرتا رہتا ہوں۔

ابن ہشام نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کا اپنا محاصرہ کرنے کے زمانے میں مدینہ پر بشیر بن عبدالمنذر کو حاکم مقرر فرمایا تھا اور آپ کا محاصرہ کرنے کا زمانہ پندرہ روز کا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن اسحاق نے کہا کہ مجھ سے ابو اسحاق بن یسار نے عبادۃ بن الولید بن عبادۃ بن الصامت کی روایت بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ جب بنی قینقاع نے رسول اللہ ﷺ سے جنگ کی تو ان کے معاملے میں عبداللہ بن ابی بن سلول نے روک تھام کی۔ اور عبادۃ بن الصامت جو بنی عوف ہی کے ایک فرد تھے اور بنی قینقاع کے حلیف ہونے کا ان کو بھی ویسا ہی تعلق تھا جیسا عبداللہ بن ابی بن سلول کو تھا۔ [1] رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور آپ کے آگے ان کے حلیف ہونے سے دست برداری کی اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی جانب ہو کر ان لوگوں سے علیحدگی اختیار کی اور عرض کیا:

اللہ کے رسول! میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور ایمان والوں سے محبت رکھتا ہوں اور ان کفار کی دوستی اور ان کے حلیف ہونے سے بیزاری (کا اظہار) کرتا ہوں۔ [2]

❀❀❀

[1] جب عبداللہ بن ابی نے منت سماجت کی تو رسول اللہ ﷺ نے سن کر فرمایا: ان کا فیصلہ تیرے سپرد ہے۔ (پھر ان کو قتل کی بجائے جلاوطن کر دیا۔) دیکھئے سیرت النبی ﷺ لابن کثیر: ۲ / ۱۷۔

[2] سیرت ابن ھشام: ۲ / ۲۷۶، ۲۷۷، سیرۃ النبی ﷺ ابن کثیر: ۲/ ۱۶۔۱۷، البدایہ والنھایۃ: ٤ / ۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل دوم

افک و بہتان کی آزمائش سے گزرنے والی صحابیات رضی اللہ عنہن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرفاء عزت و ناموس کی حفاظت کی خاطر ہر قسم کا خطرہ مول لے لیتے ہیں۔ ان کے نزدیک نیک نامی اور معاشرتی وقار اور لوگوں کے اعتماد کی بہت زیادہ اہمیت ہوتی ہے۔ جب کسی شریف اور باوقار شخص پر جھوٹی تہمت لگتی ہے تو اس کے معاشرتی وقار کو شدید دھچکا لگتا ہے اور لوگوں کے اعتماد کو ٹھیس پہنچتی ہے، جس کی وجہ سے اسے انتہائی صدمہ پہنچتا ہے۔ زنا کی تہمت اگر مرد پر لگائی جائے تو اس کے معاشرتی وقار کو جو نقصان پہنچتا ہے اس سے کہیں زیادہ نقصان اس عورت کو پہنچتا ہے جس پر ایسا بہتان لگایا گیا ہو۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور میں پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانے کی سزا اور وعید کو بیان فرمایا ہے۔ (مردوں پر الزام لگانے کی بھی وہی سزا ہے جو عورتوں پر الزام لگانے کی ہے) لعان کے مسئلے میں بھی عورتوں پر الزام لگانے کا تذکرہ فرمایا۔ نبی اکرم ﷺ نے بھی پاکدامن مومن عورتوں پر تہمت لگانے کو سات مہلک گناہوں میں شمار کیا ہے۔

الزام لگانے والے اگر چار عینی شاہد پیش نہ کر سکیں تو انہیں ۸۰ کوڑے لگانے کی سزا شریعت نے مقرر کی ہے۔ جبکہ غیر شادی شدہ شخص اگر زنا کا مرتکب ہو تو اس کی سزا سو کوڑے ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی پر جھوٹا الزام لگانے کی سزا بھی بدکاری کی سزا کے قریب قریب ہے۔ مگر لوگ آج کل اس معاملے میں بہت زیادہ بے احتیاطی سے کام لیتے ہیں۔

بعض صحابیات رضی اللہ عنہن پر بھی ایسے الزامات لگائے گئے۔ ان میں نمایاں مثال ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ہے۔ اس واقعے کی تفصیل قرآن مجید، احادیث نبویہ اور کتب سیرت میں موجود ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا

(عائشہ: زندگی والی)

تعارفی کلمات

آپ رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ (اول) صدیق اکبر ابوبکر عبداللہ بن ابی قحافہ عثمان بن عامر کی بیٹی اور ام المومنین یعنی نبی ﷺ کی زوجہ ہیں۔ آپ کو حمیراء بھی کہا جاتا تھا۔ ❶ نبی ﷺ نے ان کی کنیت ان کے بھانجے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے نام پر ام عبداللہ تجویز فرمائی۔ ❷ آپ کی والدہ ام رومان بنت عامر کنانیہ ہیں۔ ❸

۲ ھ میں غزوہ بدر سے واپسی پر ماہ شوال میں نبی ﷺ نے انہیں گھر میں بسایا۔ ❹

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کا عقد اللہ تعالیٰ کا پسند فرمودہ تھا۔ اس انتخاب کا اندازہ اس حدیث مبارکہ سے ہوتا ہے۔ حضرت جبریل ان کی (یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کی تصویر سبز ریشمی کپڑے میں لے کر نبی ﷺ کے پاس لائے اور کہنے لگے:

((هٰذِهٖ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ)) ❺

''یہ خاتون اس دنیا میں اور آخرت میں آپ کی زوجہ ہیں۔''

ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تم مجھے خواب میں تین رات تک دکھائی گئی۔ فرشتہ ریشمی کپڑے میں تمھیں میرے پاس لایا اور کہنے لگا: یہ آپ کی اہلیہ ہیں ان کا نقاب الٹ کر دیکھ لیں، میں نے دیکھا تو وہ تم تھی۔ میں نے کہا:

❶ سیر اعلام النبلاء: ۲ / ۱۳۵، ۱۴۰۔
❷ اسد الغابة: ۳ / ۸۸۰۔ طبقات: ۸ / ۹۱۔ الاصابة: ٤ / ۳٤۹۔
❸ سیر اعلام النبلاء: ۲ / ۱۳۵۔
❹ ایضاً۔
❺ سنن ترمذی، ابواب المناقب، باب فضل عائشة رضی اللہ عنہا، ح: ۳۸۸۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اِنْ یَکُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ یُمْضِهٖ))

''اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے نافذ کر دے گا۔'' ❶

آپ نے ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

((اَمَا تَرْضَیْنَ اَنْ تَکُوْنِیْ زَوْجَتِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ))

''کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم میری دنیا اور آخرت میں بیوی ہو؟''

میں نے کہا: واللہ! کیوں نہیں!

آپ نے فرمایا:

((اَنْتِ زَوْجَتِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ)) ❷

''تم دنیا و آخرت میں میری زوجہ ہو۔''

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

آپ لوگوں میں سب سے زیادہ کسے پسند کرتے ہیں؟

آپ نے فرمایا: عائشہ کو۔

انہوں نے کہا: مردوں میں سے (آپ سب سے بڑھ کر کسے اچھا جانتے ہیں؟)

آپ نے فرمایا: عائشہ کے والد کو۔ ❸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے غزوہ احد میں بھی شرکت کی تھی، آپ دیگر خواتین کے ساتھ مل کر زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں۔ ❹

---

❶ مسند احمد: ٦ / ٤١، ١٢٨، ١٦١۔ صحیح بخاری، مناقب الانصار، باب تزویج النبی ﷺ عائشة، کتاب النکاح، باب النظر الی المرأة قبل التزویج۔ التعبیر، باب کشف المرأة فی المنام، باب ثیاب الحریر فی المنام۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضل عائشة۔ ❷ مستدرك حاکم: ٤ / ١٠۔ ❸سنن ترمذی، ح: ٣٨٨٥، ٣٨٨٦، ٣٨٩٠، نیز دیکھئے صحیح بخاری، فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی ﷺ: لو کنت متخذا خلیلا، المغازی، غزوة ذات السلاسل، صحیح مسلم، فضائل الصحابة، من فضائل ابی بکر، ح: ٢٣٨٤۔ ❹ صحیح بخاری: کتاب الجهاد، باب غزوة النساء و قتالهن مع الرجال، ح: ٢٨٨٠۔ صحیح مسلم کتاب الجهاد باب غزوة النساء مع الرجال، ح: ٤٦٨٠۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ رضی اللہ عنہا عالمہ فاضلہ خاتون تھیں۔ حضرت مسروق بیان کرتے ہیں: واللہ! میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کبار صحابہ کو دیکھا ہے کہ وہ آپ سے فرائض (علم وراثت) کے بارے میں استفسار کیا کرتے تھے۔ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ۲۲۱۰ حدیثیں مروی ہیں، ۱۷۴ متفق علیہ ہیں، ۵۴ احادیث میں امام بخاری منفرد ہیں جبکہ ۶۹ احادیث میں امام مسلم منفرد ہیں۔ ❷ اس طرح ان کی بخاری و مسلم میں روایات کی تعداد ۲۷۴ ہو جاتی ہے۔ علم الکلام، علم اسرار الدین، تاریخ عرب اور اسلامی تاریخ سے متعلقہ بہت سی معلومات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہیں۔ ❸

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں کبھی کوئی ایسی مشکل بات پیش نہیں آئی جسے ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا ہو اور ان کے پاس اس کے متعلق کچھ معلومات نہ ملی ہوں۔" ❹

غالباً یہی وہ حکمت تھی جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے منتخب فرمایا۔

زبیر رضی اللہ عنہ کے بیٹے عروہ بیان کرتے ہیں: میں نے قرآن، علم المیراث، حلال وحرام، فقہ، شاعری، طب، عرب کی تاریخ اور نسب کا عالم عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔ ❺

عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا **افقه الناس** اور احسن الرأی خاتون تھیں۔ ❻ موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں: میں نے (صحابہ میں سے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ فصیح کسی کو نہیں دیکھا۔ ❼

---

❶ سنن الدارمی: ۲ / ۳۴۲، ۳۴۳، مستدرك حاكم: ٤ / ١١۔

❷ سیر اعلام النبلاء: ۲ / ۱۳۹۔

❸ ان امور کی نشاندہی کے لیے دیکھیے مولانا سعید انصاری کی کتاب سیر الصحابیات: ص ٤١ مکتبہ اسلامیہ لاہور۔ ❹ زرقانی: ۳ / ۲٦٧۔

❺ مستدرك حاكم: ٤ /١٢، كتاب معرفة الصحابة، ذكر الصحابيات من ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرهن نیز دیکھیے اسد الغابة: ۳ /۸۸۲۔ ❻ اسد الغابة: ۳ /۸۸۲۔

❼ مستدرك حاكم:٤ /١١۔ سنن ترمذی، المناقب، من فضل عائشة رضی اللہ عنہا ح : ٣٨٨٤۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابن اثیر لکھتے ہیں : اگر حضرت عائشہ میں اور کوئی فضیلت نہ بھی ہوتی تب بھی واقعہ افک میں جس انداز سے قرآن حکیم نے ان کی براءت بیان فرمائی، جو قیامت تک تلاوت کی جائے گی، ان کی فضیلت اور علو مرتبہ کی ناقابل تردید دلیل ہے۔ ❶

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو جبرائیل علیہ السلام سلام پیش کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَا عَائِشُ! هٰذَا جِبْرِيْلُ هُوَ يُقْرِأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ)) ❷

''عائش! یہ جبریل ہیں جو تمھیں سلام کہہ رہے ہیں۔''

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اس وقت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ ❸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بدھ کی رات بعد از نماز وتر سترہ رمضان ۵۸ھ میں ۶۶ سال کی عمر میں وفات پائی، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ وتر کی نماز کے بعد بقیع میں پڑھائی اور بقیع میں رات کے وقت دفن ہوئیں۔ ان کی قبر میں مندرجہ ذیل پانچ افراد اترے:

۱۔ عروہ بن زبیر (بھائی) ۲۔ عبداللہ بن زبیر (بھانجا) ❹ ۳۔ عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی بکر (بھتیجا) ۴۔ عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن بن ابی بکر (بھتیجے کا بیٹا) ۵۔ قاسم بن محمد بن عبدالرحمن بن ابی بکر (بھتیجے کا بیٹا) ❺

---

❶ اسد الغابة: ۳/ ۸۸۲۔

❷ صحیح بخاری، مناقب، فضل عائشة، بدأ الخلق، باب ذكر الملائكة، الادب، من دعا صاحبه فنقص من اسمه حرفا، الاستيذان، باب تسليم الرجال على النساء والنساء على الرجال، و باب اذا قال : فلان يقرئك السلام، صحیح مسلم، فضائل الصحابة، باب فضائل عائشة رضی اللہ عنہا، ح : ۲٤٤٧، سنن ابوداؤد، ۵۲۳۲۔ سنن ترمذی: ۳۸۷۶۔ نیز دیکھیے سنن نسائی۔ عشرة النساء، باب حب الرجل بعض نسائه اكثر من بعض، اسد الغابة: ۳/ ۸۸۱۔

❸ ایضاً: ۳/ ۸۸۳۔

❹ یہ دونوں حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے بیٹے ہیں۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سوتیلی بہن تھیں۔

❺ طبقات: ۸/ ۱۰٤۔ ۱۰۵۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ رضی اللہ عنہا کی وفات پر لوگوں کو شدید صدمہ ہوا۔ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں۔ آپ کی وفات پر ہر وہ شخص غمزدہ تھا جن کی آپ ماں تھیں۔

یعنی تمام مومنوں کو ان کی وفات کا صدمہ پہنچا۔

داستان ظلم

ہجرت مدینہ کے بعد جب چار پانچ برس گزر گئے تو اس وقت تک منافقین مایوسی کی دلدل میں دھنس چکے تھے۔ اسلام اور مسلمانوں کی عزت و آبرو میں مسلسل اضافہ ہو رہا تھا۔ منافقین ہر وقت اس تاک میں رہتے کہ کسی نہ کسی طرح اسلام اور خاندان نبوت کو بدنام کریں۔ ۵ ھ میں جب غزوہ بنی مصطلق پیش آیا (اسے غزوہ مریسیع کا نام بھی دیا جاتا ہے) اس غزوے سے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے تو منافقین نے مسلمانوں کی عزت و آبرو اور شان و شوکت کو نقصان پہنچانے کے لیے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگا دی جس کے لیے قرآن نے افك مبين اور بهتان عظيم کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جس طرح حضرت مریم علیہا السلام کی عفت و عصمت اور پاکدامنی کو بیان فرمایا اسی طرح، بلکہ اس سے زیادہ تفصیل کے ساتھ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی کو بیان فرمایا۔ اس واقعہ افک کی بعض تفصیلات [2] صحیح بخاری سے (ملخصاً) پیش کی جاتی ہیں۔

ایک غزوے کے سفر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھیں۔ دوران سفر میں انہیں ہودج میں بٹھایا جاتا اور ہودج کو اٹھا کر سواری کے اوپر رکھ دیا جاتا تھا، سفر سے واپسی پر مدینہ کے قریب پہنچ کر قافلے نے قیام کیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا قضائے حاجت کے لیے پڑاؤ کے مقام سے کچھ دور چلی گئیں، جب واپس آنے لگیں تو انہوں نے دیکھا کہ ان کا ہار کہیں گم ہو گیا ہے۔ جسے تلاش کرتے ہوئے کچھ دیر ہو گئی، واپس آئیں تو قافلہ کوچ کر چکا تھا۔ ہودج

---

[1] ایضاً: ۸ / ۱۰۶۔

[2] مکمل تفصیلات کے لیے دیکھیے سیرت ابن ھشام: ۲ / ۳۶۹، ۳۷۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھا کر سواری پر رکھنے والوں نے محسوس نہیں کیا تھا کہ آپ اس میں نہیں ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا واپس آ کر قافلے کے ٹھہرنے والی جگہ پر بیٹھ گئیں، ان کا خیال یہ تھا کہ جب قافلہ والوں کو علم ہوگا کہ میں ان کے ساتھ نہیں ہوں تو وہ مجھے لینے اسی جگہ آئیں گے۔ بیٹھے بیٹھے ان کی آنکھ لگ گئی۔ صفوان بن معطل سلمی ❶ پیچھے پیچھے آ رہے تھے (تا کہ اگر لشکر والوں کی کوئی چیز چھوٹ جائے تو اسے اٹھا لیں، سفر میں یہ دستور تھا) رات کا آخری حصہ تھا، جب صفوان وہاں پہنچے تو صبح ہو چکی تھی۔ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھ کر پہچان لیا کیونکہ پردہ کا حکم نازل ہونے سے پہلے انہوں نے انہیں دیکھا ہوا تھا۔ ❷ اور وہ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے لگے۔ ان کی آواز پر حضرت عائشہ جاگ گئیں اور چہرہ چادر سے چھپا لیا۔ انہوں نے اپنا اونٹ بٹھایا اور آپ اونٹ پر سوار ہو گئیں اور صفوان اونٹ کی مہار تھامے آگے آگے چلتے رہے اور دوپہر کے وقت قافلہ سے مل گئے۔ اس کے بعد جسے ہلاک ہونا تھا وہ ہلاک ہوا۔ اس تہمت میں پیش پیش عبداللہ بن ابی بن سلول منافق تھا۔ مدینہ پہنچ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار ہو گئیں اور ایک مہینہ تک بیمار رہیں۔ ایک رات وہ مسطح بن اثاثہ کی والدہ ام مسطح (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خالہ) کے ساتھ قضائے حاجت کے لیے باہر گئیں۔ جب واپس آنے لگیں تو ام مسطح کا پاؤں چادر سے الجھ کر پھسل گیا ❸ ب تو ان کی زبان سے نکلا کہ مسطح ہلاک ہو جائے! حضرت عائشہ نے کہا انہیں برا نہ کہو کیونکہ وہ تو غزوہ بدر میں شریک ہوا تھا۔ پھر ام مسطح نے بہتان کی تفصیلات بیان کیں، مسطح بھی الزام لگانے والوں میں شامل ہو گئے تھے۔ اس خبر کی حقیقت معلوم کرنے کی غرض سے حضرت عائشہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر اپنے والدین کے گھر چلی گئیں۔ انہوں نے جب بتایا کہ اس بہتان کا لوگوں نے چرچا کر دیا ہے تو

❶ صفوان رضی اللہ عنہ "حصور" آدمی تھے انہیں عورتوں کی اشتہا نہیں تھی۔ انہیں شہادت نصیب ہوئی۔ (سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم لابن کثیر: ۲ / ۲۲۴)

❷ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت نے پردہ کے لیے عورتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ چہرہ کا پردہ بھی کریں۔ اسی پر مسلمان عورتوں کا عمل تھا۔

❸ خواتین اسلام گھروں سے باہر نکلتے وقت جلابیب (چادریں) استعمال کرتی تھیں جو پیروں تک ہوتی تھیں، سورۃ الاحزاب (آیت ۵۹) اور کتب حدیث میں ان جلابیب کا تذکرہ موجود ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ رونے لگیں، رات بھر روتی رہیں، صبح ہوگئی مگر ان کے آنسو نہیں تھمتے تھے اور نہ نیند کا نام ونشان تھا۔ نبی ﷺ نے حضرت عائشہ کے بارے میں لوگوں سے مشاورت کی۔ عبداللہ بن ابی منافق کے بارے میں ایک دن نبی ﷺ نے فرمایا:

((یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ مَنْ یَّعْذِرُنِیْ مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِیْ اَذَاهُ فِیْ اَهْلِ بَیْتِیْ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلٰی اَهْلِیْ اِلَّا خَیْرًا))

''مسلمانو! ایک ایسے شخص کے بارے میں کون میری مدد کرتا ہے جس کی اذیت رسانی اب میرے گھر تک پہنچ چکی ہے۔ اللہ کی قسم! میں اپنی بیوی کو نیک پاکدامن ہونے کے سوا کچھ نہیں جانتا۔''

اس دن بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مسلسل روتی رہیں، نہ آنسو تھمتے تھے اور نہ نیند آتی تھی۔ حتیٰ کہ اگلے دن کی صبح بھی طلوع ہوگئی۔ والدین پریشان ہو گئے کہ کہیں روتے روتے ان کا دل نہ پھٹ جائے۔ قبیلہ انصار کی ایک خاتون اندر آئی اور وہ بھی ان کے ساتھ رونے لگی۔ اتنے میں نبی ﷺ تشریف لے آئے اور ان کے پاس آ کر بیٹھ گئے، آپ نے خطبہ دیا اور ان سے اس سلسلے میں رائے طلب کی...... انہوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! میں تو یہ جانتی ہوں کہ ان افواہوں کے متعلق جو کچھ آپ لوگوں نے سنا ہے وہ آپ لوگوں کے دلوں میں جم گیا ہے اور آپ لوگ اسے صحیح سمجھنے لگے ہیں، اب اگر میں کہتی ہوں کہ ان تہمتوں سے بری ہوں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں واقعی بری ہوں تو آپ لوگ میری بات کا یقین نہیں کریں گے۔ لیکن اگر میں تہمت کا اقرار کرلوں، حالانکہ اللہ کے علم میں ہے کہ میں اس سے قطعاً بری ہوں، تو آپ لوگ میری تصدیق کرنے لگیں گے ...... میں تو وہی کہتی ہوں جو یوسف علیہ السلام کے والد (یعقوب علیہ السلام) نے کہا تھا:

﴿فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ﴾ (یوسف: ۱۲/ ۱۸)

''صبر ہی اچھا ہے اور تم جو کچھ بیان کرتے ہو اس پر اللہ ہی (میری) مدد کرے گا۔''

......کچھ دیر بعد نبی ﷺ پر وحی کی کیفیت طاری ہوگئی' یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ ہنس رہے تھے، آپ نے سب سے پہلی بات جو کہی وہ یہ تھی:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((یَا عَائِشَةُ اَمَّا اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَقَدْ بَرَّأَكِ))

''عائشہ! اللہ نے تمھیں بری قرار دے دیا ہے۔'' ❶

اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے سورہ نور کی درج ذیل دس آیات نازل کیں:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ؕ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَ الَّذِیْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ لَوْ لَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَیْرًا ۙ وَّ قَالُوْا هٰذَاۤ اِفْكٌ مُّبِیْنٌ ۝ لَوْ لَا جَآءُوْ عَلَیْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓىِٕكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِیْ مَاۤ اَفَضْتُمْ فِیْهِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَ تَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَیْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّ تَحْسَبُوْنَهٗ هَیِّنًا ۖۗ وَّ هُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمٌ ۝ وَ لَوْ لَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا یَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖۗ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِیْمٌ ۝ یَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ وَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۙ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ وَ اَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ﴾ (النور:٢٤/١١_٢٠)

''جو لوگ یہ بہت بڑا طوفان باندھ لائے ہیں یہ بھی تم میں سے ہی ایک گروہ ہے، تم اسے اپنے لیے برا نہ سمجھو، بلکہ یہ تمھارے حق میں بہتر ہے، ہاں ان میں سے ہر شخص پر اتنا گناہ ہے جتنا اس نے آپ کمایا ہے، اور ان میں سے جس نے اس کے بہت بڑے حصے کو سرانجام دیا ہے اس کے لئے عذاب بھی بہت ہی بڑا ہے

❶ صحیح بخاری: کتاب التفسیر، سورة النور، باب لَوْلَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَیْرًا وَّقَالُوْا هٰذَا اِفْكٌ مُّبِیْنٌ ......، ح: ٤٧٥٠۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے سنتے ہی مومن مردوں اور عورتوں نے اپنے حق میں نیک گمانی کیوں نہ کی؟ اور کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ تو کھلم کھلا بہتان ہے وہ اس بات پر چار گواہ کیوں نہ لائے؟ اور جب گواہ نہیں لائے تو یہ بہتان باز لوگ یقینا اللہ کے نزدیک محض جھوٹے ہیں اگر اللہ کا فضل وکرم تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتا تو یقینا تم نے جس بات کے چرچے شروع کر رکھے تھے اس بارے میں تمھیں بہت بڑا عذاب پہنچتا جب کہ تم اسے اپنی زبانوں سے نقل در نقل کرنے لگے اور اپنے منہ سے وہ بات نکالنے لگے جس کی تمھیں مطلق خبر نہ تھی۔ گو تم اسے ہلکی بات سمجھتے رہے لیکن اللہ کے نزدیک وہ بہت بڑی بات تھی تم نے ایسی بات کو سنتے ہی کیوں نہ کہہ دیا کہ ہمیں ایسی بات منہ سے نکالنی بھی لائق نہیں! اے اللہ تو پاک ہے یہ تو بہت بڑا بہتان اور تہمت ہے اللہ تمھیں نصیحت کرتا ہے کہ پھر کبھی بھی ایسا کام نہ کرنا! اگر تم سچے مومن ہو اللہ تمھارے سامنے اپنی آیتیں بیان فرما رہا ہے۔ اور اللہ علم وحکمت والا ہے جو لوگ مسلمانوں میں برائی پھیلانے کے آرزومند رہتے ہیں ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہیں، اللہ سب کچھ جانتا ہے اور تم کچھ بھی نہیں جانتے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے اور یہ بھی کہ اللہ بڑی شفقت رکھنے والا مہربان ہے۔‘‘

اس سلسلے کی دیگر آیات جو بعد میں نازل ہوئیں درج ذیل ہیں:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰي مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢١﴾ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ښ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ۭ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَّحِيمٌ ﴿٢٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَ
الْآخِرَةِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٢٣﴾ يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَ
أَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٤﴾ يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ
اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ ﴿٢٥﴾ الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ ۖ وَالطَّيِّبَاتُ
لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ ۚ أُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ ۖ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ
كَرِيمٌ﴾ (النور: ٢٤ / ٢١ تا ٢٦)

''اے ایمان والو! شیطان کے قدم بقدم نہ چلو جو شخص شیطانی قدموں کی پیروی کرے تو وہ تو بے حیائی کے کاموں کا ہی حکم کرے گا اور اگر اللہ کا فضل وکرم تم پر نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی بھی کبھی پاک صاف نہ ہوتا لیکن اللہ جسے پاک کرنا چاہے، کر دیتا ہے، اللہ سب سننے والا سب جاننے والا ہے تم میں سے جو بزرگی اور کشادگی والے ہیں انہیں اپنے قربت داروں اور مسکینوں اور مہاجروں کو راہ للہ دینے سے قسم نہ کھا لینی چاہیے بلکہ معاف کر دینا اور درگزر کر لینا چاہیے، کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمھارے قصور معاف کر دے؟ اللہ قصوروں کا معاف کرنے والا مہربان ہے۔ جو لوگ پاک دامن بھولی بھالی باایمان عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں، وہ دنیا اور آخرت میں ملعون ہیں اور ان کے لئے بڑا بھاری عذاب ہے جب کہ ان کے مقابلے میں ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ، پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے اس دن اللہ انہیں پورا پورا بدلہ حق و انصاف کے ساتھ دے گا اور وہ جان لیں گے کہ اللہ ہی حق ہے اور وہی ظاہر کرنے والا ہے خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لائق ہیں اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لائق ہیں، اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لائق ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لائق ہیں، ایسے پاک لوگوں کے متعلق جو کچھ بکواس بہتان باز کر رہے ہیں وہ اس سے بالکل بے لاگ ہیں، ان کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی۔''

اہلِ ایمان میں سے حسان بن ثابت، مسطح بن اثاثہ اور حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہم منافقین کے بہکاوے میں آ کر بہتان بازوں میں شامل ہو گئے تھے۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے معذرت کی تو کچھ اشعار کہے جن کا ترجمہ درج ذیل ہے:

''پاک دامن ہے، سنجیدہ باوقار، اس پر تہمت نہیں لگائی جاتی اور صبح کو غافل عورتوں کے گوشت سے پرہیز کرتی ہے (یعنی غیبت نہیں کرتی) [1] مساعی جمیلہ کے حامل لوی بن غالب کی باکمال عورت ہے ان کا مجد و شرف لازوال ہے۔ جو بات مشہور کی گئی ہے وہ آپ پر کبھی ثابت نہ ہو گی بلکہ یہ میرے بارے میں ایک چغل خور کی بات ہے۔ اگر وہ بات میں نے کہی ہو جس کا تم گمان کرتے ہو تو میرے ہاتھ کی انگلیاں کوڑا (درہ) نہ اٹھائیں۔ یہ کیسے ممکن ہے میری مودت اور نصرت آلِ رسول کے لیے وقف ہے جو محفلوں کی رونق اور زینت ہیں۔ بے شک وہ عالی مقام اور باعزت ہیں۔ لوگوں کو تو ان کے مقابلے میں ہیچ دیکھے گا اور ان کی عزت سب سے غالب ہے۔'' [2]

❀❀❀

---

[1] سورۃ الحجرٰت (آیت: ۱۲) ﴿اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا﴾ میں غیبت کرنے کو مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے۔

[2] سیرت النبی ﷺ لابن کثیر: ۲/ ۲۲٤۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل سوم

مالی مظالم کا سامنا کرنے والی صحابیات رضی اللہ عنہن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابیات رضی اللہ عنہن پر ظلم کی ایک قسم یہ تھی کہ ان میں سے بعض کے مال و اسباب پر قبضہ کر لیا گیا، ان کو ترکے سے محروم کیا گیا اور ان کے مالی حقوق غصب کیے گئے اس فصل میں چند ایسی صحابیات کا تذکرہ کیا جا رہا ہے جنھیں ان کی جائیداد سے بے دخل کیا گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام کجّہ انصاریہ رضی اللہ عنہا

(کجّہ : گیند)

تعارفی کلمات

ام کجہ، اوس بن ثابت کی بیوی تھیں۔ ❶ اوس بن ثابت انصاری ❷ فوت ہوئے تو انہوں نے تین بیٹیاں اور بیوی کو (سوگوار) چھوڑا۔ ❸

داستان ظلم

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

زمانہ جاہلیت میں لوگ بیٹیوں کو اور چھوٹے بچوں کو میراث نہ دیتے تھے تاوقتیکہ وہ بالغ نہ ہو جائیں پس ایک شخص کا انصار میں سے انتقال ہوا جن کا نام اوس بن ثابت تھا اور انہوں نے دو بیٹیاں چھوڑیں اور ایک چھوٹا لڑکا چھوڑا پس ان کے چچا کے دونوں بیٹے ❹ آئے وہی دونوں ان کے عصبہ تھے ان دونوں نے ان کی میراث لے لی، ان کی بیوی نے ان دونوں سے کہا کہ اوس کی دونوں لڑکیوں سے تم نکاح کر لو، وہ لڑکیاں کچھ بدصورت تھیں لہٰذا ان دونوں نے نکاح سے انکار کر دیا پس ان کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کی وفات ہو گئی اور انہوں نے ایک چھوٹا لڑکا اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں، ان کے چچا کے دونوں بیٹے خالد اور عرفطہ آئے اور ان کی میراث لے گئے، میں نے ان دونوں سے کہا کہ تم اوس کی لڑکیوں سے نکاح کر لو مگر انہوں نے نہ مانا تو

---

❶ اسد الغابة: ۳/ ۱۰۱۳۔

❷ حضرت اوس بن ثابت بن منذر انصاری خزرجی حضرت حسان بن ثابت کے بھائی ہیں۔ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے، انہوں نے غزوہ احد میں شہادت پائی۔ (اسد الغابة: ۱/ ۲۲٤)

❸ الاصابة: ٤/ ٤۹٤۔ ❹ ان کے نام سوید اور عرفجہ تھے۔ (الاصابة: ٤/ ٤٦٤)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں کیا کہوں؟ اللہ عزوجل کی طرف سے اس بارے میں کوئی حکم میرے پاس نہیں آیا پس اللہ عزوجل نے نبی ﷺ پر یہ آیت نازل فرمائی:

﴿لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ﴾ (النساء : ٤/ ٧)

''مردوں کے لیے بھی حصہ ہے اس چیز میں جو والدین اور اعزہ چھوڑیں اور عورتوں کا بھی۔''

پھر رسول اللہ ﷺ نے خالد اور عرفطہ کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ میراث میں سے کسی چیز کو نہ ہٹاؤ کیونکہ اللہ عزوجل نے میرے اوپر وحی نازل فرمائی ہے اور مجھے خبر دی گئی ہے کہ عورتوں اور مردوں دونوں کا حصہ ہے، پھر اس کے بعد نبی ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی:

﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ ۖ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ﴾ (النساء:٤/ ١٢٧)

''اے نبی! تم سے عورتوں کی بابت پوچھتے ہیں، کہو اللہ تمھیں ان کی بابت فتویٰ دیتا ہے۔''

پھر حضرت نے ان دونوں کو بلوایا اور فرمایا کہ میراث میں سے کسی چیز کو نہ ہٹانا، بعد اس کے نبی ﷺ پر یہ فرمان الٰہی نازل ہوا:

﴿يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۚ ... الی قولہ... وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ﴾ (النساء : ٤/ ١٢)[1]

---

[1] یہ دو آیات اور ان کا ترجمہ یہ ہے: ﴿يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۚ فَإِن كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ ۚ فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَإِن كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ ۚ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۚ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١١﴾ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ ۚ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۚ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ ←

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’اللہ تمھیں نصیحت کرتا ہے تمھاری اولاد کی بابت کہ مرد کے لیے عورت سے دوگنا حصہ ہے......‘‘

اور ان کی بیوی کو آٹھواں حصہ دیا اور باقی کو للذکر مثل حظ الانثیین کے قاعدے سے تقسیم کر دیا۔ ❶

← فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۗ وَإِن كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَٰلَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُۥٓ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَٰحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَإِن كَانُوٓا أَكْثَرَ مِن ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ ۚ مِنۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ﴾ ’’اللہ تمھیں حکم دیتا ہے تمھاری اولاد کے بارے میں کہ مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا اور اگر دو سے زیادہ عورتیں بیٹیاں ہوں (اور بیٹا کوئی نہ ہو) تو ترکہ میں سے دو تہائی انھیں ملے گا اور اگر ایک ہی بیٹی ہو تو آدھا ترکہ اسے ملے گا اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملے گا جب میت کی اولاد ہو اگر میت کی اولاد نہ ہو اور (صرف) ماں باپ اس کے وارث ہوں تو ماں کو ایک تہائی ملے گا (اور باقی سب باپ کو) لیکن اگر میت کے ایک سے زیادہ بھائی یا بہنیں ہوں تو ماں کو چھٹا حصہ ملے گا (سب حصے) میت کی وصیت کو جو اس نے کی تھی پورا کرنے اور قرض ادا کرنے کے بعد کیے جائیں گے، باپ دادا یا بیٹے پوتے تم کیا جانو کس سے تمھیں زیادہ فائدہ پہنچنے والا ہے۔ یہ اللہ کا مقرر کیا ہوا حصہ ہے (اس میں دخل مت دو) بے شک اللہ (اپنے بندوں کی مصلحت کو) جانتا ہے حکمت والا ہے۔ اور تمھاری بیویاں جو (مال متاع) چھوڑ جائیں اس میں آدھا حصہ تمھارا ہے اگر ان کی اولاد (بیٹا یا بیٹی) نہ ہو اگر ان کی اولاد ہو تو تمھیں چوتھائی حصہ ان کے ترکے میں سے ملے گا مگر پہلے وہ وصیت پوری کی جائے گی جو انھوں نے کی اور قرضہ ادا کیا جائے گا اور تم جو (مال متاع) چھوڑ جاؤ اس میں چوتھائی حصہ تمھاری بیویوں کا ہے اگر تمھاری اولاد نہ ہو، اگر تمھاری اولاد ہو تو تمھارے ترکے میں سے انھیں آٹھواں حصہ ملے گا مگر پہلے وہ وصیت پوری کی جائے جو تم نے کی اور قرضہ ادا کیا جائے گا اور اگر کوئی مرد کلالہ ہو یا کوئی عورت کلالہ ہو اور اس مرد (یا عورت) کا (اخیافی یعنی صرف ماں کی طرف سے) بھائی یا بہن ہو تو ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا اگر وہ اس سے زیادہ ہوں تو سب ایک تہائی میں شریک ہوں گے یہ (ساری تقسیم بھی) جو وصیت کی جائے اس کے پورا کرنے اور قرض ادا کرنے کے بعد ہوگی، جب میت نے (کسی کو) نقصان پہنچانا نہ چاہا ہو۔ یہ اللہ کا حکم ہے اور اللہ سب جانتا ہے تحمل والا ہے۔‘‘

❶ اسد الغابۃ: ۱ / ۶۵۵، ۳ / ۱۰۱۳، ۱۰۳۵۔ الاصابۃ: ۴ / ۴۶۴، سمیر المومنات، ص: ۱۱۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبیشہ بنت معن انصاریہ رضی اللہ عنہا

(کبیشہ: سردار)

تعارفی کلمات

یہ انصاری صحابیہ معن بن عاصم کی بیٹی جبکہ ابوقیس بن اسلت کی بیوی ہیں۔ ❶ ابوقیس کے نام میں اختلاف پایا جاتا ہے بعض نے ان کا نام عمار بن جشم بن وائل اوسی، بعض نے صیفی، الحرث، عبداللہ اور صرمہ بیان کیا ہے۔ ❷

داستان ظلم

کبیشہ نے ایک روز نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی:

یا رسول اللہ ﷺ نہ تو مجھے خاوند کا وارث بننے دیا گیا ہے اور نہ مجھے اس کی اجازت ہی ہے کہ میں نکاح کر لوں اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

﴿لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا﴾ (النساء: ٤ / ١٩)

"تمہارے لیے یہ جائز نہیں کہ تم جبراً عورتوں کے وارث بن جاؤ۔" ❸

---

❶ الاصابة: ٤ / ٣٨٣۔

❷ الاصابة: ٤ / ١٦٠، ١٦١۔ الاستیعاب: ٤ / ١٥٩، ١٦٠۔

❸ اسد الغابة: ٣ / ٩٢٣۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیٹیاں

حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا یا رسول اللہ یہ دونوں حضرت سعد کی لڑکیاں ہیں۔ ان کے والد آپ کے ساتھ جنگ احد میں شریک تھے اور وہیں شہید ہوئے۔ ان کے چچا نے ان کا کل مال لے لیا ہے۔ ان کے لیے کچھ نہیں چھوڑا اور یہ ظاہر ہے کہ ان کے نکاح بغیر مال کے نہیں ہو سکتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا فیصلہ خود اللہ کرے گا، چنانچہ آیت میراث نازل ہوئی۔ آپ نے ان کے چچا کے پاس آدمی بھیج کر حکم بھیجا کہ دو تہائیاں تو ان دونوں لڑکیوں کو دو اور آٹھواں حصہ ان کی ماں کو دو اور باقی مال تمھارا ہے۔ [1]

❁❁❁

[1] مسند احمد: ۳ / ۳۵۲، سنن ابوداؤد، کتاب الفرائض، باب ما جاء فی میراث الصلب، ح: ۲۸۹۱، جامع ترمذی، ابواب الفرائض، باب ما جاء فی میراث البنات، ح: ۲۰۹۲، سنن ابن ماجه، کتاب الفرائض، باب فرائض الصلب، ح: ۲۷۲۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب چہارم

ذہنی اذیتوں میں گرفتار کی جانے والی صحابیات رضی اللہ عنہن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسمانی تشدد اور مالی مظالم سے بھی ذہنی اذیت پہنچتی ہے مگر اس باب میں ان ذہنی اذیتوں کا تذکرہ کیا جا رہا ہے جو صحابیات کو دریں صورت پیش آئیں کہ ان کو ان کے اعزہ و اقارب سے محروم کر دیا گیا۔ ان کے سامنے انہیں تختۂ مشق بنایا گیا۔ بعض صحابیات کو انتقامی طور پر طلاق دے دی گئی۔ کچھ صحابیات وہ بھی تھیں جن کے شخصی حقوق کو پامال کرتے ہوئے نکاح کے سلسلے میں ان پر جبر کیا گیا۔ بعض نے صبر کیا اور بعض نے اپنے حقوق کے حصول کی خاطر آواز اٹھائی اور ظلم کے خاتمے کے لیے ہر ممکن کوشش کی۔ ان امور کی تفصیلات کے لیے اس باب کو مندرجہ ذیل تین فصول میں تقسیم کیا گیا ہے:

فصل اول: قریب ترین رشتے داروں سے محروم کی جانے والی صحابیات رضی اللہ عنہن

فصل دوم: انتقامی طلاق اور ظہار کا شکار ہونے والی صحابیات رضی اللہ عنہن

فصل سوم: نکاح کے سلسلے میں جبر کا شکار ہونے والی صحابیات رضی اللہ عنہن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل اول

قریب ترین رشتے داروں سے محروم کی جانے والی صحابیات رضی اللہ عنہن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ صحابیات بھی ہیں جن کے خاوندوں، بیٹوں اور بھائیوں کو قتل کیا گیا اور انہیں ان رشتوں سے علیحدہ کر دیا گیا۔ اس فصل کو مندرجہ ذیل مباحث میں تقسیم کیا گیا ہے:

مبحث اول: شوہر سے محروم کی جانے والی صحابیات رضی اللہ عنہن

مبحث دوم: بھائیوں سے محروم کی جانے والی صحابیات رضی اللہ عنہن

مبحث سوم: بیٹوں سے محروم کی جانے والی صحابیات رضی اللہ عنہن

مبحث چہارم: باپ سے محروم کی جانے والی صحابیات رضی اللہ عنہن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث اول

شوہر سے محروم کی جانے والی صحابیات رضی اللہ عنہن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن صحابیات رضی اللہ عنہن کے شوہر قتل کر دیئے گئے یا ان سے علیحدہ کر دیا گیا ان میں سے بعض کا تذکرہ اس مبحث میں کیا جاتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امامہ بنت ابی العاص رضی اللہ عنہا

(امامہ: ہادی، رہنما، مقصد، مراد)

تعارفی کلمات

آپ ابوالعاص بن ربیع ❶ اور زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہیں۔ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت نماز میں اٹھا لیتے البتہ رکوع و سجود میں انہیں بٹھا دیتے۔ ❷ ایک دفعہ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ دیا جس میں یمنی جواہر کا ہار تھا۔ آپ نے فرمایا: یہ ہار میں اپنے خاندان میں اسے دوں گا جو مجھے سب سے زیادہ پیارا ہوگا۔ چنانچہ امامہ کو طلب فرمایا اور ان کے گلے میں ڈال دیا۔ اور امامہ کی آنکھ میں کیچڑ تھی جسے آپ نے ہاتھ سے صاف کر دیا۔

ایک روایت میں ہے کہ نجاشی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ میں زیورات بھیجے، جن میں سونے کی انگوٹھی بھی تھی۔ آپ نے وہ اعراض کرتے ہوئے لی اور اپنی نواسی زینب کی بیٹی (امامہ رضی اللہ عنہا) کو بھیج دی اور فرمایا: پیاری بچی یہ زیور پہن لو۔ ❸

---

❶ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس داماد کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: حَدَّثَنِیْ فَصَدَقَنِیْ وَوَعَدَنِیْ فَوَفٰی لِیْ "اس نے میرے ساتھ بات کی تو سچ بولا اور میرے ساتھ وعدہ کیا تو پورا کیا۔" (بخاری: ۳۷۲۹، ۵۲۳۰۔ مسلم: ۲٤٤۹، ابوداؤد: ۲۰۶۹۔ ابن ماجۃ: ۱۹۹۹، سیر اعلام النبلاء: ۱/ ۳۳۱)

❷ بخاری، سترۃ المصلی، اذا حمل جاریۃ صغیرۃ علی عنقہ، الادب، رحمۃ الولد و تقبیلہ۔ مسلم، المساجد، جواز حمل الصبیان، مؤطا امام مالک، قصر الصلاۃ، جامع الصلاۃ، سنن ابوداؤد، الصلاۃ، العمل فی الصلوٰۃ، ح: ۹۱۷، ۹۲۰۔ النسائی، المساجد، السھو۔ طبقات ۸/ ۳۱٤، ۳۱۵، اسد الغابۃ ۳/ ۷۶۳۔

❸ طبقات ۸/ ۳۱۶۔ صحیح ابی داؤد: ۳۵۶٤، اس محبت و شفقت کی ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی نواسی تھیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امامہ رضی اللہ عنہا سے جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا ❶ یہی خاتون جنت کی وصیت تھی۔ جب حضرت علی زخمی ہو گئے تو انہوں نے مغیرہ بن نوفل (عبدالمطلب کے پڑپوتے) کو مشورہ دیا کہ وہ ان کی وفات کے بعد امامہ سے نکاح کر لیں چنانچہ بعد از انقضائے عدت نکاح ہو گیا اور ان کے بطن سے یحییٰ نامی ایک بچہ پیدا ہوا جن کی کنیت سے وہ مشہور تھے، کچھ عرصے کے بعد جناب امامہ مغیرہ کے ہاں فوت ہو گئیں۔

یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ تھا۔ ❷

ان سے کوئی روایت مروی نہیں۔ ❸

داستان ظلم

ان کے شوہر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ۴۰ھ میں خنجر کے وار کر کے شہید کر دیا گیا۔ ❹ شوہر کے قتل کا انہیں بہت صدمہ ہوا، جب امامہ بیوہ ہو گئیں تو ایک خاتون ام الهیثم النخعیہ نے کہا:

أَشَابَ ذوائبی و أَذَلَّ رَكْبِیْ
أُمَامَةُ حِینَ فَارَقَتِ الْقَرِینَا
تَطِيْفُ بِه لِحَاجَتِهَا إِلَيْهِ
فَلَمَّا اسْتَيْأَسَتْ رَفَعَتْ رَهِيْنَا ❺

"میرے سر کے بالوں کو سفید کر دیا اور میرے قافلے کو درماندہ کر دیا، امامہ نے جب اپنے رفیق حیات سے داغ مفارقت لیا وہ بوقت ضرورت اپنے خیالات کی دنیا میں گم اس کے پاس جاتی ہیں۔ جب وہ مایوس ہو گئی تو اس نے اپنے مرہون ساتھی سے خیالات کو بلند کیا۔"

---

❶ یہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ خلافت تھا، آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں کافی عرصہ (تقریباً ۲۵ سال) رہیں اور ان سے ان کی اولاد بھی ہوئی۔ (سیر اعلام النبلاء: ۱/ ۳۳۵، اسد الغابة: ۳/ ۷٦٤۔

❷ سیر اعلام النبلاء: ۱/ ۳۳۵۔ ❸ ایضاً۔

❹ تفصیل کے لیے دیکھئے اس باب کا مبحث چہارم: تذکرہ حضرت ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا

❺ الاصابة: ٤/ ۲۳۱، الاستيعاب: ٤/ ۳۳۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام المومنین ام سلمہ ہند رضی اللہ عنہا

(ہند: جماعت)

تعارفی کلمات

آپ کا اسم گرامی ہند ہے۔ آپ ابو امیہ، سہیل زاد الراکب بن مغیرہ بن عبداللہ کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی والدہ عاتکہ بنت عامر بن ربیعہ ہیں، آپ سے ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد نے نکاح کیا۔ ❶ ابوسلمہ آپ کو حبشہ کی دونوں ہجرتوں میں ساتھ لے گئے۔ آپ کے ہاں زینب پیدا ہوئیں۔ پھر آپ کے درہ، مسلم اور عمر پیدا ہوئے۔ ابوسلمہ نے جمادی الثانی ۴ھ میں وفات پائی۔ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بدری صحابی ہیں۔ ❷

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا قدیم الاسلام ہیں۔ ❸ آپ سیف اللہ خالد بن ولید کے چچا کی بیٹی اور ابوجہل بن ہشام کے چچا کی بیٹی ہیں۔ ❹

ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ابوسلمہ فوت ہوئے تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر پوچھا کہ میں کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا یہ دعا کرو:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَاَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى صَالِحَةً))

"اللہ ہمیں اور انہیں (ابوسلمہ) کو بخش دے اور اس کی مناسبت سے میرا انجام بہتر ہو۔"

جب میں نے کہا تو اللہ نے مجھے ابوسلمہ سے بہتر شوہر عطا کیا۔ ❺

---

❶ طبقات ۸/ ۱۱۵، ۱۱٦۔

❷ سیر اعلام النبلاء: ۲/ ۲۰٦، مستدرك حاكم ٤/ ۱٦۔

❸ الاصابة: ٤/ ٤۳۹۔ ❹ سیر اعلام النبلاء: ۲/ ۲۰۲۔

❺ صحیح مسلم، الجنائز، ما یقال عندالمریض، سنن ابوداؤد، الجنائز ←

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے ۴ھ میں شوال کی بیس تاریخ کو حضرت ام سلمہ سے نکاح کیا اور شوال کے چند دن ابھی باقی تھے کہ ان کی رخصتی ہو گئی۔

آپ ﷺ کی شادی پر لوگوں نے کہا: عرب کی بیوہ سید الاسلام والمسلمین کی دلہن بن کر شروع عشاء کے وقت داخل ہوئیں اور پچھلی رات اٹھ کر آٹا پیسنے لگیں وہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ ❶

نبی ﷺ نے زینب بنت خزیمہ ام المساکین کی وفات کے بعد ان کے گھر میں حضرت ام سلمہ کو ٹھہرایا۔ حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس گھر میں ایک گھڑا دیکھا، اس میں جھانک کر دیکھا تو اس میں کچھ جو تھے اور گھر میں ایک چکی، دیگچی اور ہنڈیا بھی تھی۔ میں نے ہانڈی دیکھی تو اس میں چربی جمی ہوئی تھی۔ میں نے گھڑے میں سے جو لے کر پیس لیے اور دیگچی میں دلیا پکایا اور چربی سے مرغن کیا۔ ❷ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور ان کی دلہن کے لیے شادی والی شب کو یہی کھانا تھا۔ ❸

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ۳۷۸ حدیثیں مروی ہیں۔ ❹ ۱۳ متفق علیہ ہیں۔ تین احادیث میں امام بخاری جبکہ تیرہ احادیث میں امام مسلم منفرد ہیں۔ ❺

← ما یستحب ان یقال عندالمیت من الکلام۔ سنن ترمذی، الجنائز، ما جاء فی تلقین المریض عند الموت والدعاء له عنده۔ سنن نسائی، الجنائز، کثرة الموت، سنن ابن ماجة، الجنائز، ما جاء فیما یقال عندالمریض اذا حضر، مسند احمد:٦ /٢٩١، ٣٠٦، مستدرک حاکم(٤ /١٦) کتاب معرفة الصحابة، تسمیة ازواج رسول اللّٰه ﷺ (ذکر ام المؤمنین ام سلمة بنت ابی امیة رضی اللہ عنہا)۔
بعض احادیث میں دعائیہ الفاظ میں صالحة کی جگہ پر حسنة کا لفظ ہے۔ مفہوم ایک ہی ہے۔
دیکھیے مستدرک حاکم: ٤ /١٨، طبقات: ٨ /١٢٧۔

❶ مستدرک حاکم: ٤ /١٨، طبقات: ٨ /١٢٣۔

❷ دلہن کا شادی کے پہلے دن کام کرنا نہ تو شرعاً ممنوع ہے اور نہ معیوب۔

❸ طبقات: ٨ /١٢٣۔

❹ دیکھیے مسند احمد ٦ /٢٨٩، ٣٢٤۔

❺ سیر اعلام النبلاء: ٢ /٢١٠۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا شمار فقیہ صحابیات میں ہوتا ہے۔ ❶

صلح حدیبیہ کی شرائط جب تحریر کر لی گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا کہ اب اٹھو اور قربانی (یہیں) کر لو اور پھر سر منڈوا لو! مگر کوئی بھی نہ اٹھا (پریشانی سے لوگوں کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کریں اور کیا نہ کریں) آپ نے اس سلسلے میں حضرت ام سلمہ سے مشورہ کیا تو انہوں نے آپ کو یہ تجویز دی کہ آپ لوگوں سے کوئی بات کیے بغیر اپنا قربانی کا جانور ذبح کر لیں اور اپنے حجام کو بلا لیں جو کہ آپ کے بال مونڈ دے۔ جب آپ نے اس پر عمل کیا تو لوگوں نے بھی جلدی سے ایسا ہی کیا۔ ❷

اس واقعہ سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے صائب الرائے ہونے کا پتہ چلتا ہے۔

آپ رضی اللہ عنہا کی وفات ۶۱ھ میں ہوئی۔ ❸

امام ابن حبان فرماتے ہیں کہ حضرت حسین ابن علی رضی اللہ عنہما کی وفات (شہادت) کی خبر آ جانے کے بعد آپ ۶۱ھ کے آخر میں فوت ہوئیں۔ ❹

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے ۶۱ھ کے واقعات میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں: قبل ازیں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق جو احادیث بیان ہوئی ہیں وہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ آپ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کے بعد تک زندہ رہی ہیں۔ واللہ سبحانہ اعلم۔ ❺

ازواج النبی ﷺ میں (وفات النبی ﷺ کے بعد) حضرت زینب (بنت جحش) سب سے پہلے جبکہ ام سلمہ سب سے آخر میں فوت ہوئیں۔ ❻ آپ حضرت حسین کی شہادت کے

❶ ایضاً: ۲ / ۲۰۳۔

❷ صحیح بخاری: کتاب الشروط، باب الشروط فی الجهاد والمصالحة مع اهل الحرب و كتابة الشروط، ح: ۲۷۳۲۔

❸ سیر اعلام النبلاء ۲ / ۲۱۰۔

❹ تهذیب التهذیب ۱۲ / ٤٥٧۔

❺ البداية والنهاية ۸ / ۲۷۳۔ ۲۷٤۔

❻ مستدرك حاكم ٤ / ۱۹، سير اعلام النبلاء ۲ / ۲۰۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت زندہ تھیں جب انہیں آپ کی شہادت کی خبر ملی تو غشی طاری ہوگئی۔ ❶ اس واقعے کا دل پر بہت گہرا اثر ہوا۔ اس واقعے کے تھوڑے عرصے بعد ہی آپ وفات پا گئیں۔

شہر بن حوشب کہتے ہیں میں حضرت حسین کی تعزیت کرنے کے لیے حضرت ام سلمہ کے پاس آیا۔ ❷

عبیداللہ بن القبطیۃ، حارث بن ابی ربیعہ اور عبداللہ بن صفوان خلافت یزید کے زمانے میں حضرت ام سلمہ سے اس لشکر کے بارے میں (حدیث) پوچھنے آئے جسے زمین میں دھنسایا جائے گا۔ ❸

آپ نے تقریباً ۹۰ سال عمر پائی۔ ❹ بعض نے ۸۴ سال بیان کی ہے۔

آپ رضی اللہ عنہا کو بقیع میں دفن کیا گیا۔ ❺

آپ کی قبر میں آپ کے بیٹے عمر، سلمہ، عبداللہ بن عبداللہ بن ابی امیہ اور عبداللہ بن وھب بن زمعہ اسدی اترے۔ ❻

داستان ظلم

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو کئی قسم کے مظالم کا سامنا کرنا پڑا، اپنے گھر والوں اور سسرال والوں دونوں کی طرف سے آپ کو ذہنی اذیتیں پہنچیں۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ابو سلمہ نے

---

❶ ایک شخص نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ کر کہا: حسین رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: انہوں نے یہ کام کر دیا ہے؟ اللہ تعالیٰ ان کی قبروں یا گھروں کو آگ سے بھر دے۔ پھر وہ بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔ (البدایۃ والنہایۃ ۸ / ۲۵۷، سیر اعلام النبلاء ۲ / ۲۰۲)

❷ مستدرك حاكم: ٤ /١٩۔

❸ صحيح مسلم، الفتن واشراط الساعة، الخسف بالجيش الذی يؤم البيت، ح: ۲۸۸۲۔

❹ سیر اعلام النبلاء: ۲ / ۲۰۲۔

❺ ایضاً: ۲ / ۲۰۹۔

❻ طبقات: ۸ /۱۲۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہجرت مدینہ کی تیاری کی تو اپنے لیے ایک اونٹ کا بندوبست کیا اور مجھے اور میرے بیٹے سلمہ کو اس پر سوار کر کے مہار پکڑ لی اور مدینے کو نکل کھڑا ہوا۔ جب اسے میرے قبیلے کے لوگوں نے دیکھا تو انہوں نے یہ کہہ کر اسے روکا: یہ تیری خواہش ہے جس نے تجھے ہجرت پر مجبور کیا ہے۔ رہا معاملہ تیری زوجہ کا تو وہ کیوں گھر کو چھوڑے اور کیوں تو اسے شہروں میں لیے پھرے! اس پر انہوں نے اونٹ کی مہار اس کے ہاتھ سے چھین لی اور مجھے پکڑ لیا اس صورت حال سے بنوعبدالاسد بھپر گئے اور سلمہ کا رخ کیا اور کہنے لگے کہ ہم اپنے بیٹے کو اس کی ماں کے پاس نہیں رہنے دیں گے جب تم نے اس کی بیوی کو شوہر سے چھین لیا ہے چنانچہ ابوسلمہ کے اہل قبیلہ نے میرے بیٹے سلمہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے اپنے ساتھ لے گئے۔ مجھے میرے قبیلہ والوں نے قابو کر لیا اور میرا شوہر ابوسلمہ مجھے چھوڑ کر خود مدینے چلا گیا اور اس طرح ہم تینوں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔

اب میری یہ حالت تھی کہ میں روزانہ صبح اٹھ کر ابطح کے مقام پر آ جاتی اور شام تک وہاں بیٹھی روتی رہتی، کم وبیش ایک سال اسی حال میں گزر گیا تا آنکہ ایک دن ایک شخص جس کا تعلق میرے بنوعم (بنومغیرہ) سے تھا وہاں سے گزرا اور اسے میری حالت پر رحم آ گیا۔ اس نے میرے قبیلے سے کہا: کیا تم اس بے بس عورت کو چھوڑنے پر آمادہ نہیں ہو تم نے اسے خاوند اور بیٹے ہر دو سے جدا کر دیا چنانچہ میرے اہل قبیلہ نے اجازت دے دی اور کہا کہ اگر تم چاہتی ہو تو اپنے شوہر کے پاس جا سکتی ہو۔ اسی دوران میں بنوعبدالاسد نے میرا بیٹا بھی مجھے لوٹا دیا۔ میں نے اونٹ کا بندوبست کیا، بیٹے کو گود میں لیا اور اپنے شوہر کے تعاقب میں چل دی۔ میں بالکل اکیلی تھی اور کوئی رفیق سفر نہ تھا۔ میں نے دل میں کہا: اللہ کرے کہ مجھے کوئی رفیق سفر مل جائے تا آنکہ میں اپنے شوہر تک پہنچ جاؤں۔

جب میں تنعیم میں پہنچی تو اتفاق سے میری ملاقات عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ سے ہو گئی جو بنوعبدالدار کا بھائی تھا۔ انہوں نے کہا: ابوامیہ کی بیٹی! کہاں جا رہی ہو؟ میں نے کہا: اپنے شوہر کے پاس مدینے جا رہی ہوں۔ پوچھا کیا تمھارا کوئی رفیق سفر ہے۔ میں نے کہا: سوائے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ اور اس بچے کے اور کوئی نہیں۔ کہا پھر تو تمھاری کوئی منزل نہیں۔ اس نے اونٹ کی مہار پکڑ لی اور مجھے لے کر روانہ ہو پڑا، اللہ کی قسم! میں نے عرب بھر میں ایسا شریف النفس کوئی انسان نہیں دیکھا تھا، جب منزل پر پہنچتا تو اونٹ کو بٹھاتا اور خود ایک طرف ہو کر درخت کے نیچے جا کر لیٹ جاتا، پھر جب کوچ کا وقت آتا تو اونٹ کے پاس آ کر کجاوہ رکھتا اور ہٹ کر ایک طرف کو کھڑا ہو جاتا اور مجھے کہتا کہ سوار ہو جاؤ۔ جب میں سوار ہو چکتی اور اونٹ پر جم کر بیٹھ جاتی تو عثمان بن طلحہ آتا اور اونٹ کی مہار پکڑ کر چل پڑتا اور جب منزل آتی تو ٹھہر جاتا۔ وہ اسی طریقے سے چلتا آیا تا آنکہ ہم مدینے پہنچ گئے۔ جب قبا میں اس نے عمرو بن عوف کی بستی دیکھی تو کہنے لگا: تیرا خاوند یہیں ٹھہرا ہوگا اور فی الواقع ابوسلمہ وہیں ٹھہرا ہوا تھا چنانچہ اللہ کا نام لے کر میں اس بستی میں اتر پڑی اور عثمان بن طلحہ وہاں سے مکہ لوٹ گیا۔ وہ اکثر کہا کرتا کہ میں نے کوئی ایسا خاندان نہیں دیکھا جسے قبول اسلام کے بعد اتنی تکالیف پیش آئی ہوں جتنی کہ ابوسلمہ کے خاندان کو پیش آئیں۔ [1]

❀❀❀

---

[1] اسد الغابة: ۳/ ۹۸۵، ۹۸۶۔ نیز دیکھیے: سیرت ابن هشام: ۱/ ۴۰۹، ۴۱۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فریعہ خدریہ انصاریہ رضی اللہ عنہا

(فریعہ: چھوٹی شاخ، بے مثال، حصہ)

تعارفی کلمات

آپ مالک بن سنان کی بیٹی اور ابوسعید خدری (سعد بن مالک رضی اللہ عنہ) کی سگی بہن ہیں۔ ❶ آپ کی والدہ حبیبہ بنت عبداللہ بن ابی بن سلول ہیں۔ ❷ البتہ ابن سعد نے آپ کی والدہ کا نام انیسہ بنت ابی خارجہ بیان کیا ہے۔ ❸

قتادہ بن نعمان بن زید آپ کے اخیافی (ماں جائے) بھائی ہیں۔ آپ سے سہل بن رافع بن بشیر نے شادی کی، پھر سہل بن بشیر بن عنبسہ نے ان سے نکاح کیا۔ ❹

فریعہ خدریہ رضی اللہ عنہا بیعت رضوان ❺ میں بھی شریک ہوئی تھیں۔ ❻

---

❶ طبقات:٨/ ٤١٥،اسد الغابة ٣/ ٩١٣،الاصابة ٤/٣٧٥۔ الاستیعاب ٤ /٣٧٥۔

❷ اسد الغابة، ایضاً، الاصابة ایضاً، الاستیعاب ایضاً۔

❸ طبقات: ٨ / ٤١٥۔ ❹ ایضاً۔

❺ حدیبیہ کے مقام پر تمام اہل ایمان نے نبی اکرم ﷺ کی اس بات پر بیعت کی کہ وہ قریش مکہ سے لڑیں گے اور راہ فرار اختیار نہیں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اس بیعت پر راضی ہو گیا۔ اس لیے اسے بیعت رضوان کہتے ہیں۔ یہ بیعت کرنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا﴾ (الفتح : ٤٨ /١٨) ''یقیناً اللہ مومنوں سے خوش ہو گیا جبکہ وہ درخت تلے تجھ سے بیعت کر رہے تھے، ان کے دلوں میں جو تھا اسے اس نے معلوم کر لیا اور ان پر اطمینان نازل فرمایا اور انہیں قریب کی فتح عطا کی۔'' مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور مسند احمد میں ارشاد نبوی ہے کہ مجھے امید ہے کہ بدر و حدیبیہ میں حاضر ہونے والوں میں سے ان شاء اللہ کوئی شخص بھی جہنم میں نہیں جائے گا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ٣ /١٧٥٤) معلوم ہوا کہ حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا جنتی خاتون ہیں۔

❻ اسد الغابة ٣/ ٩١٣، الاستیعاب ٤ /٣٧٥، تهذیب التهذیب ١٢ /٤٤٥۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں بقید حیات تھیں۔

داستان ظلم

حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا کا شوہر قتل کر دیا گیا، وہ خود بیان کرتی ہیں: میں بنو حارث بن خزرج کے ایک شخص کے نکاح میں تھی، وہ اپنے بھاگے ہوئے غلاموں کی تلاش میں نکلے اور انہیں طرف قدوم میں جا پکڑا، غلاموں نے ان پر حملہ کر کے انہیں قتل کر دیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہا کہ میرا شوہر قتل کر دیا گیا اور اس نے گھر میں نان ونفقہ نہیں چھوڑا اور نہ اولاد کے لیے مکان چھوڑا۔ میں نے آپ سے درخواست کی کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں بھائیوں کے پاس چلی جاؤں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دی، فرماتی ہیں: پھر جب میں حجرے سے نکلی یا حجرے ہی میں تھی تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا کر فرمایا کہ اپنا قصہ پھر دہراؤ۔ میں نے پورا واقعہ سنا دیا تو مجھے حکم فرمایا کہ میں اس گھر سے نہ ہٹوں جہاں مجھے میرے شوہر کے قتل کی خبر ملی ہے جب تک عدت پوری نہ ہو جائے فرماتی ہیں: پھر میں نے اسی گھر میں چار ماہ دس دن گزارے، فرماتی ہیں: پھر حضرت عثمان سے اسی بارے میں مسئلہ پوچھا گیا اور میرا حوالہ دیا گیا، آپ نے مجھے بلا بھیجا، میں گئی تو آپ لوگوں کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے، آپ نے میرا واقعہ پوچھا اور یہ بھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کیا حکم دیا تھا، میں نے آپ کو پورا واقعہ بتا دیا۔ آپ نے اس عورت کے پاس جس کا شوہر

● طبقات: ۸/ ٤١٦، اسد الغابة: ۳/ ۹۱۳۔ مؤطا امام مالك، الطلاق، مقام المتوفى عنها زوجي فى بيتها حتى تحل، سنن ابوداؤد، الطلاق، فى المتوفى عنها تنتقل، سنن ترمذى، الطلاق، ما جاء ان تعتد المتوفى عنها زوجها، سنن نسائى، الطلاق، مقام المتوفى عنها زوجها فى بيتها حتى تحل، الرسالة للشافعى: ١٢١٤۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوت ہو گیا تھا ایک قاصد بھیج کر کہلوایا کہ اپنے گھر سے نہ ہٹیں جب تک عدت پوری نہ ہو جائے۔ فرماتی ہیں: پھر میں نے اسی گھر میں چار ماہ دس دن ❶ گزارے۔ ❷

---

❶ یہ بیوہ کی عدت ہے۔ بیوہ خواہ جوان ہو یا بوڑھی اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ الَّذِیۡنَ یُتَوَفَّوۡنَ مِنۡکُمۡ وَ یَذَرُوۡنَ اَزۡوَاجًا یَّتَرَبَّصۡنَ بِاَنۡفُسِہِنَّ اَرۡبَعَۃَ اَشۡہُرٍ وَّ عَشۡرًا﴾ (البقرۃ: ۲/ ۲۳٤) ''تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں وہ عورتیں اپنے آپ کو چار مہینے دس دن عدت میں رکھیں۔'' البتہ حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل ہے، خواہ اسی دن ہو جائے۔ ارشاد الٰہی ہے: ﴿وَ اُولَاتُ الۡاَحۡمَالِ اَجَلُہُنَّ اَنۡ یَّضَعۡنَ حَمۡلَہُنَّ﴾ (الطلاق : ٦٥/ ٤) ''اور حاملہ خواتین کی عدت ان کا وضع حمل ہے۔'' واضح رہے کہ عدت کے دوران میں زیب و زینت اختیار کرنا مثلاً زیورات پہننا، زرق برق والے کپڑے زیب تن کرنا اور خوشبو لگانا وغیرہ سے پرہیز کرنا چاہیے۔

❷ طبقات ٨/ ٤١٧۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث دوم

بھائیوں سے محروم کی جانے والی صحابیات رضی اللہ عنہن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض صحابیات رضی اللہ عنہن کو ان کے بھائیوں سے محروم کر دیا گیا۔ کچھ کا تذکرہ اس مبحث کے تحت کیا جاتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام اسحاق غنویہ رضی اللہ عنہا

تعارفی کلمات

ام اسحاق غنویہ رضی اللہ عنہا مہاجرات میں سے ہیں۔ آپ ام حکیم بنت دینار کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ ایک دفعہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی تھیں کہ آپ کے سامنے ثرید کا بڑا سا پیالہ پیش کیا گیا۔ ❶ میں نے اور ذوالیدین، جو اس وقت وہاں موجود تھے، نے بھی ثرید کھایا، اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کا ٹکڑا اٹھایا اور مجھے بھی فرمایا کہ کھاؤ۔ مجھے یاد آ گیا کہ میں تو اس دن روزے سے تھی چنانچہ میرا ہاتھ رک گیا نہ آگے جاتا تھا نہ پیچھے ہٹتا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وجہ دریافت فرمائی تو میں نے گزارش کی کہ میں تو روزے سے تھی۔ ذوالیدین نے کہا جب پیٹ بھر کے کھا چکی ہو تو اب تمھیں یاد آیا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اللہ کا رزق تھا ❷ جسے اللہ نے تمھاری طرف پہنچایا۔ ❸

داستان ظلم

ام اسحاق غنویہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے لیے روانہ ہوئیں۔ ابھی تھوڑا سا فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ ان کے بھائی نے کہا کہ وہ اپنا زادِ راہ مکہ میں ہی بھول آیا ہے۔ بہن سے کہا کہ وہ یہاں بیٹھ کر انتظار کریں تاکہ وہ اپنا زادِ سفر لے آئے۔ بہن نے کہا: مجھے ڈر ہے کہ میرا فاسق خاوند تجھے آنے نہیں دے گا! اس نے مجھے

❶ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ام المومنین حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کے گھر میں تھے۔ (اسد الغابة: ١/ ١٣٦)

❷ جو شخص روزہ کی حالت میں بھول کر کھا پی لے وہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اسے اللہ نے کھلایا پلایا ہے (صحیح بخاری، الصوم، الصائم اذا اکل او شرب ناسیا، صحیح مسلم، الصیام، اذا اکل الناس ......، مستدرك حاکم: ١/ ٤٣٠)

❸ اسد الغابة: ٣/ ٩٥٦، الاصابة ٤/ ٤١٣۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تسلی دی اور خود زادِ سفر لینے چلا گیا۔ مجھے وہاں بیٹھے کئی دن گزر گئے لیکن میرا بھائی نہ آیا۔ اتفاقاً ایک دن وہاں سے ایک آدمی، جسے میں جانتی تھی، گزرا، اس نے وہاں بیٹھنے کی وجہ پوچھی اور میں نے بتائی تو اس نے مجھے بتایا کہ میرے بھائی کو میرے خاوند نے قتل کر دیا ہے۔ ❶

ام اسحاق رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں انا للّٰہ وانا الیہ رجعون پڑھتی ہوئی وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ ❷

❁❁❁

---

❶ اسد الغابة: ٣/ ٩٥٦۔

❷ ایضاً: ١/ ١٣٦۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خنساء تماضر رضی اللہ عنہا

(خنساء: چھپنا، ہٹنا......تماضر: موٹی تازی)

تعارفی کلمات

آپ عمرو بن شرید بن رباح کی بیٹی ہیں آپ کا اصل نام تماضر ہے آپ بہت عمدہ اشعار کہتی تھیں، آپ اپنے چاروں بیٹوں سمیت معرکہ قادسیہ [1] میں موجود تھیں۔ حرب قادسیہ سے ایک رات پہلے انہوں نے اپنے بیٹوں سے مخاطب ہو کر فرمایا:

''میرے پیارے بیٹو! تم اپنی خوشی سے اسلام لائے، اور اپنی رضا مندی سے تم نے ہجرت کی۔ قسم ہے اس خدائے لایزال کی جس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں ہے، جس طرح تم اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے اسی طرح تم اپنے باپ کے سچے فرزند ہو، نہ میں نے تمھارے باپ سے خیانت کی اور نہ تمھارے ماموں کو رسوا و ذلیل کیا، تمھارا نسب بے داغ ہے اور تمھارے نسب میں کوئی نقص نہیں ہے، تم جانتے ہو مسلمانوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی جانب سے کفار سے جہاد کرنے میں ایک ثواب عظیم ہے، تم اس کو خوب جان لو اور غور سے سمجھ لو کہ عالم جاودانی کے مقابلہ میں دنیائے فانی ہیچ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾

(آل عمرٰن: ۳/ ۲۰۰)

''مسلمانو! ان تکلیفوں کو (جو اللہ کی راہ میں تمھیں پیش آئیں) برداشت کرو اور ایک دوسرے کو صبر کی تعلیم دو اور آپس میں مل کر رہو، اور اللہ سے ڈرو تاکہ (آخرکار) تم (اپنی) مراد کو پہنچو۔''

---

[1] سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت (۱۴ھ) میں قادسیہ (عراق) میں ایرانیوں کی بڑی طاقت سے مسلمانوں نے مقابلہ کیا اور انہیں شکست فاش دی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب تم دیکھ لو کہ لڑائی جوش پر آ گئی اس کے شعلے بھڑکنے لگے اور اس کے شرارے میدان جنگ میں منتشر ہونے لگے تو لڑائی میں گھس پڑو اور خوب بے دریغ تیغ رانی سے کام لو۔ اور خدائے لایزال سے نصرت و فتح کے امیدوار رہو۔ ان شاء اللہ عالم آخرت کی بزرگی و فضیلت پر ضرور کامیاب ہو جاؤ گے۔ ❶

دوسرے دن ان کے بیٹے ماں کی نصیحتوں پر عمل کرتے ہوئے میدان کارزار میں اترے اور مردانہ وار لڑتے ہوئے چاروں بھائی شہید ہو گئے۔ جب شیر دل ماں کو اطلاع ملی تو انا للہ کہنے کے بجائے انہوں نے یہ کلمہ اپنی زبان سے نکالا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ شَرَّفَنِیْ بِقَتْلِهِمْ وَ اَرْجُوْ مِنْ رَّبِّیْ اَنْ یَّجْمَعَنِیْ بِهِمْ فِیْ مُسْتَقَرِّ رَحْمَتِهٖ

''سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں کہ جس نے ان (بیٹوں) کی شہادت سے مجھے شرف بخشا۔ میں اپنے رب سے امید رکھتی ہوں کہ میں ان (بچوں) سے اللہ کے سایۂ رحمت میں ملوں گی۔'' ❷

داستان ظلم

حضرت خنساء رضی اللہ عنہا اپنے بھائیوں بالخصوص صخر سے شدید الفت رکھتی تھیں۔ مگر ہوا کیا؟

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

قُتِلَ اَخُوْهَا شَقِیْقُهَا مُعَاوِیَةُ بْنُ عَمْرٍو وَ قُتِلَ اَخُوْهَا لِاَبِیْهَا صَخْرٌ وَ كَانَ اَحَبَّهُمَا اِلَیْهَا لِاَنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا جَوَادًا مَحْبُوْبًا فِی الْعَشِیْرَةِ ❸

''ان کے سگے بھائی معاویہ بن عمرو اور سوتیلے بھائی صخر (بن عمرو) کو قتل کر دیا گیا، صخر سے خنساء کو زیادہ محبت تھی کیونکہ وہ بہت حلیم الطبع، بہت جود و کرم کرنے والا اور سارے

---

❶ ایضاً: ۳/ ۸۱۰۔ ۸۱۲۔ الاستیعاب: ٤/ ۲۸۸، ۲۸۹۔

❷ اسد الغابة: ۳/ ۸۱۲۔ الاستیعاب: ٤/ ۲۸۹۔ الاصابة: ٤/ ۲۸۱۔

❸ الاصابة: ٤/ ۲۸۰۔ الاستیعاب: ٤/ ۲۸۸۔ اسد الغابة: ۳/ ۸۱۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاندان کا چہیتا تھا۔" ❶

صخر تو زخمی کر دیئے گئے تھے، ایک سال تک بستر مرگ پر رہے بالآخر انتقال کر گئے۔ ❷

❶ آج اکثر لوگوں کی حالت یہ ہے کہ مال و دولت اور جاہ و منصب کی بنیاد پر انسانوں سے محبت کرتے ہیں۔ جبکہ ہونا یہ چاہیے کہ انسانوں سے ان کے اچھے اخلاق و کردار اور اوصاف حمیدہ کی بنا پر محبت کی جائے۔ حضرت تماضر (خنساء رضی اللہ عنہا) کا سوتیلے بھائی سے زیادہ الفت رکھنا اسی بات کا غماز ہے۔

❷ ایضاً۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زینب بنت علی قریشیہ ہاشمیہ رضی اللہ عنہا

(زینب: حسین، مہک دار پودا)

تعارفی کلمات

آپ علی بن ابی طالب اور خاتونِ جنت (فاطمۃ الزھراء رضی اللہ عنہا) کی بیٹی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں پیدا ہوئیں۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد خاتون جنت کے کوئی اور اولاد نہ ہوئی۔ ❶ زینب کی شادی حضرت علی کے برادرِ اکبر جعفر طیار کے بیٹے عبداللہ سے ہوئی۔ ان کے بطن سے علی، عون، اکبر، عباس، محمد اور ام کلثوم صاحبزادی پیدا ہوئیں۔ حضرت زینب بڑی عقل مند، ذی فہم، فطین، دلیر اور کریم النفس خاتون تھیں۔

آپ نجیب الطرفین ہیں۔ ان کے نانا محمد رسول اللہ ﷺ، والد سیدنا علی رضی اللہ عنہ خاوند عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ (عالم فاضل صحابی)، بھائی حسن و حسین رضی اللہ عنہما (سیدا شباب اهل الجنة)، چچا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (بہادر صحابی)، نانی ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا، دادی فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا (صحابیہ) والدہ فاطمۃ الزھراء رضی اللہ عنہا اور ہمشیر ام کلثوم رضی اللہ عنہا (بنت علی رضی اللہ عنہ) ہیں۔

حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ نے الاصابۃ (۴/ ۳۱۴۔۳۱۵) میں ان کا تذکرہ القسم الثانی ❷ میں کیا ہے۔

---

❶ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے تقریباً چھ ماہ بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوگیا تھا۔(اسد الغابة: ۳/ ۸٤۱، ۸٤۲)

❷ ابن حجر رحمہ اللہ نے الاصابۃ میں صحابیات اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا تذکرہ القسم الاول، القسم الثانی، القسم الثالث اور القسم الرابع کے تحت کیا ہے۔ القسم الاول میں ان افراد کا تذکرہ ہے جن کی صحابیت کی صراحت ملتی ہے۔ القسم الثانی میں صحابہ وصحابیات کے ان بچوں کا تذکرہ ہے جو عہد رسالت میں پیدا ہو چکے تھے مگر وہ ابھی سن رشد کو نہیں پہنچے تھے کہ آپ ﷺ کا وصال ہوگیا، ان بچوں کو ظن غالب کی بنا پر اور الحاقی طور پر صحابہ وصحابیات میں شمار کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ مسلمانوں کے ←

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی سیدنا حسین رضی اللہ عنہ اور اپنے دونوں بیٹوں عون و محمد کی شہادت کے تقریباً ایک سال بعد ۶۲ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

داستان ظلم

کربلا میں ان کے بھائی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔

شہادتِ حسین رضی اللہ عنہ سے تقریباً اکیس برس پیشتر ان کے والد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بھی کوفے کی جامع مسجد میں شہید کر دیا گیا تھا۔ (1)

← نومولود بچوں کو گھٹی دیتے اور ان کے لیے برکت کی دعا بھی کرتے تھے۔ ان بچوں کی روایات مراسیل شمار ہوتی ہیں، اس لیے حافظ صاحب نے ان کا تذکرہ القسم الاول سے علیحدہ کیا ہے۔ القسم الثالث میں مخضرمین ہیں جنھوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا اور اسلام کا بھی مگر یہ ثابت نہ ہو سکا کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے ملے تھے یا انہوں نے آپ کو دیکھا تھا۔ خواہ وہ آپ کی حیات طیبہ میں اسلام قبول نہ کیا ہو یا اسلام قبول کر چکے ہوں یہ صحابہ نہیں ہیں۔ القسم الرابع میں ان اشخاص کا تذکرہ ہے جنھیں سیرت صحابہ سے متعلق کتب میں وہم اور غلطی سے صحابی شمار کیا گیا ہے۔ جن کے بارے میں وہم بالکل واضح ہے ان کا تذکرہ انہوں نے القسم الرابع میں کیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے الاصابة کا خطبة الکتاب: ۱ / ٦_۹)

(1) دیکھیے اسد الغابة: ۳ / ٨٤١۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث سوم

بیٹوں سے محروم کی جانے والی
صحابیات رضی اللہ عنہن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولاد سے محبت کسے نہیں ہوتی، اس محبت کو ذہن میں رکھ کر غور کیجیے کہ اس ماں کے دل پر کیا گزرتی ہوگی جس کے نورِ نظر کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ اگر وحشت ناک طریقے سے قتل کیا گیا ہو تو ماں کی تکلیف اور کرب میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض صحابیات ایسی بھی ہیں جن کے بیٹوں کو قتل کر دیا گیا۔ بطورِ مثال چند ایک کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا

(اسماء: بلند علامت)

تعارفی کلمات

آپ عمیس بن معد کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی والدہ ہند یعنی خولہ بنت عوف بن زہیر ہیں۔ اسماء بنت عمیس رسول اللہ ﷺ کے دار ارقم ❶ میں داخل ہونے سے قبل مسلمان ہوئیں اور رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی اور اپنے شوہر جعفر بن ابی طالب کے ساتھ ہجرت کر کے حبشہ گئیں جہاں آپ کے عبداللہ، محمد اور عون پیدا ہوئے، جمادی الاولیٰ ۸ ھ میں جنگ موتہ میں شہید ہو گئے، حضرت جعفر کی شہادت کے بعد ان سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شادی کی اور ان سے آپ کے ذوالحلیفہ میں ۱۰ ھ میں محمد پیدا ہوئے، جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے ❷ تو ان کی وصیت کے مطابق انہیں ان کی اہلیہ اسماء بنت عمیس نے غسل دیا۔ ❸

❶ ارقم سے مراد ارقم بن ابوالارقم (عبد مناف بن اسد) صحابی ہیں، ان کا گھر صفا پر تھا۔ اسی گھر میں آپ نے لوگوں کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ دار ارقم میں بہت سے لوگ مسلمان ہوئے (دیکھیے مستدرک حاکم ۳/ ۵۰۲، ۵۰۳) اعلان نبوت کے تیسرے چوتھے سال آپ علانیہ دعوت کا آغاز کر چکے تھے۔ جو لوگ بھی اسلام قبول کرتے وہ یہاں آ کر کرتے تھے، مسلمان تقریباً تین سال دار ارقم میں درس و تدریس کرتے اور اسلامی تعلیمات کا پرچار کرتے رہے نبی اکرم ﷺ ان کی رہنمائی فرمایا کرتے تھے۔ یہاں نمازیں ادا کی جاتیں۔ آخری شخص جس نے دار ارقم میں اسلام قبول کیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ ان کے اسلام قبول کرنے کے بعد مسلمان دار ارقم سے باہر نکل آئے۔ کتب حدیث میں صراحت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے مسلمانوں کو بڑی تقویت حاصل ہوئی۔ اس کے لیے دیکھیے (صحیح بخاری، ح: ۳٦٨٤)

❷ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ۲۲ اور ۲۳ جمادی الثانیہ کی درمیانی شب (منگل کی رات) بعد از نماز مغرب ۱۳ھ کو بعمر ٦۳ سال انتقال فرمایا۔ اور قبل از عشاء تدفین عمل میں آئی۔

❸ اس سے معلوم ہوا کہ بیوی اپنے شوہر کی میت کو غسل دے سکتی ہے۔ عبداللہ بن ابی بکر بیان کرتے ہیں ←

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد اسماء سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا۔ [1] ان سے ان کے یحییٰ اور عون پیدا ہوئے۔ [2]

بعض نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ حضرت عمیس رضی اللہ عنہا سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا صرف ایک بیٹا یحییٰ پیدا ہوا دو بیٹوں کا ذکر صرف واقدی نے کیا ہے۔ [3]

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اپنے شوہر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت (۴۰ھ) کے وقت بقید حیات تھیں۔ [4] حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے کئی احادیث [5] بھی مروی ہیں۔ [6]

ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسماء کو مصیبت اور بیماری میں پڑھنے کے لیے ایک دعا بھی سکھائی تھی۔ [7]

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے ایک موقعے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَالِيْ اَرٰى اَجْسَامَ بَنِيْ اَخِيْ ضَارِعَةً تُصِيْبُهُمُ الْحَاجَةُ))

''کیا سبب ہے کہ میں اپنے بھائی (جعفر بن ابوطالب) کے بچوں کو دبلا پاتا ہوں کیا وہ بھوکے رہتے ہیں؟'' اسماء نے عرض کیا: نہیں، انھیں نظر بہت جلد لگ جاتی ہے۔

← ان اسماء بنت عميس غسّلت ابابكر الصديق حين تُوفى ثم خرجت فسالت من حضرها من المهاجرين فقالت: انى صائمة و ان هذا يوم شديد البرد فهل علىّ من غسل؟ فقالوا لا (مؤطا امام مالك، كتاب الجنائز، باب غسل الميت) ''جب ابوبکر صدیق فوت ہوئے تو انہیں اسماء بنت عمیس نے غسل دیا، پھر آپ نے تمام موجود مہاجرین سے پوچھا کہ میرا روزہ ہے اور آج سخت ٹھنڈا دن ہے کیا مجھ پر غسل واجب ہے؟'' انہوں نے کہا: نہیں۔'' اس روایت سے یہ اشارہ بھی نکلتا ہے کہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نفلی روزے بھی رکھتی تھیں۔ واللہ اعلم۔

[1] بیوہ سے شادی کرنا اسلامی نقطہ نظر سے قطعاً معیوب نہیں، اسے تو معاشرتی زندگی کی بہتری کی خاطر سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔

[2] طبقات: ۸ / ۳۵۸، ۳۶۰۔

[3] اسد الغابة: ۳ / ۷۵۸، الاستیعاب: ٤ / ۲۳۱۔ سیر اعلام النبلاء: ۲ / ۲۸٦۔

[4] سیر اعلام النبلاء: ۲ / ۲۸۷۔

[5] آپ سے ساٹھ احادیث مروی ہیں۔

[6] ایضاً۔

[7] مسند احمد: ٦ / ۳٦۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے فرمایا: ((اَرْقِیْهِمْ)) "انہیں کوئی دم کر!"

فرماتی ہیں: میں نے ایک دم کے بارے میں آپ ﷺ کو بتایا تو آپ نے فرمایا: انہیں (یہی) دم کر۔ ❶

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بعض بیماریوں کی تشخیص بھی کر لیتی تھیں۔ ❷

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا خوابوں کی تعبیر بھی جانتی تھیں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: حضرت عمر اکثر ان سے خوابوں کی تعبیر پوچھتے تھے۔ ❸

داستان ظلم

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے فرزند محمد بن ابوبکر ❹ کو بے دردی سے قتل کر دیا گیا۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

لَمَّا بَلَغَهَا قَتْلُ وَلَدِهَا مُحَمَّدٍ بِمِصْرَ قَامَتْ إِلَى مَسْجِدِ بَيْتِهَا وَ كَظَمَتْ غَيْظَهَا حَتَّى شَخَبَ ثَدْيَاهَا دَمًا ❺

---

❶ صحیح مسلم: الصیام، استحباب الرقیة من العین والنملة والحمة والنظرة: ح ٥٧٢٦۔

❷ صحیح بخاری: ٢/ ٨٥١ قدیمی کتب خانہ کراچی، مسند احمد: ٦/ ٤٣٨۔

❸ الاصابة: ٤/ ٢٢٥، تهذيب التهذيب: ١٢/ ٣٩٩۔

❹ ان کی ولادت حجۃ الوداع (١٠ھ) کے موقعہ پر ذوالقعدہ کی ٢٥ تاریخ کو ہوئی۔ نبی ﷺ نے حضرت اسماء سے فرمایا کہ اسے نہانے کے بعد تسبیح وتہلیل کی اجازت ہے لیکن جب تک پاک نہ ہو کعبہ کا طواف نہ کرے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد محمد بن ابی بکر، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ربیب ہو گئے تھے اور جنگ جمل وصفین میں انہی کے طرفدار رہے۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا۔ جب انہیں قتل کرنے کے لیے ان کے محل میں داخل ہوئے تو خلیفہ (عثمان رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اگر تیرا باپ تجھے اس حالت میں دیکھتا تو اسے تیری اس حرکت پر رنج ہوتا چنانچہ وہ علیحدہ ہو گئے اور محل سے باہر نکل گئے۔ آپ رمضان ٣٧ھ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے مصر کے والی مقرر ہوئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد وہیں قتل ہوئے۔ (اسد الغابة: ٣/ ١٤٠، الاصابة ٣/ ٤٥١)

❺ الاصابة: ٤/ ٢٢٥، ٢٢٦۔ تهذيب التهذيب ١٢/ ٣٩٩۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب انہیں اپنے بیٹے محمد کے مصر میں قتل ہو جانے کی اطلاع ملی تو وہ اپنے گھر کی جائے نماز پر کھڑی ہو گئیں، اپنے غیظ و غضب پر کنٹرول کرتی رہیں حتی کہ ان کی چھاتیوں سے خون بہنے لگا۔"

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت علی کی شہادت کے بعد عمرو بن عاص نے مصر پر حملہ کیا تو محمد بن ابوبکر کو شکست ہو گئی تو انہوں نے بھاگ کر ایک غار میں پناہ لی، پکڑے گئے اور قتل کر دیے گئے اور ان کی میت کو ایک مردہ گدھے کے پیٹ میں ڈال کر جلا دیا گیا۔ ایک روایت کے مطابق انہیں معاویہ بن خدیج نے قتل کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ عمرو بن عاص نے انہیں بھوکا رکھ کر ہلاک کیا۔ جب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بھائی کی وفات کا علم ہوا تو انہیں سخت دکھ ہوا اور فرمایا "میں مرحوم کو اپنا بھائی اور بیٹا سمجھتی ہوں۔"

اس واقعے سے ان پر ہونے والے ظلم کی شدت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ پھر شدید غصے کے باوجود صبر و استقلال کا مظاہرہ کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا مضبوط اعصاب کی مالک خاتون تھیں۔ انتہائی دکھ اور کرب میں بھی نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی طریقہ مبارک تھا کہ آپ مشکل حالات میں نماز کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو یہی حکم دیا ہے۔ ❶

❶ اسد الغابة: ۳ / ۱٤۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خُلَیدہ بنت قیس بن ثابت رضی اللہ عنہا

(خلیدہ: سدا رہنے والی)

تعارفی کلمات

آپ قیس بن ثابت بن خالد بن اشجع دھمانی کی صاحبزادی ہیں آپ سے ایک سردار براء بن معرور سلمی نے نکاح کیا۔ جن سے آپ کے بشر بن براء [1] پیدا ہوئے۔ اسی لیے آپ رضی اللہ عنہا کی کنیت ام بشر ہے۔ آپ نے اسلام قبول کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بھی کی ہے۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے موقعہ پر بقید حیات تھیں۔

داستان ظلم

خیبر کے جملہ قلعوں کی فتح اور ان پر مجاہدین اسلام کے مکمل قبضے کے بعد وہاں کے یہودیوں کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور ہدیہ کے بکری کا بھنا ہوا گوشت پیش کیا گیا جس میں زہر ملایا گیا تھا۔ [2] نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زہریلے گوشت کے اثرات

---

[1] بشر بن براء بن معرور بیعت عقبہ اور بدر و احد میں شریک ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور واقد بن عمرو تمیمی کے درمیان مواخات کرا دی۔ فتح خیبر کے وقت ۷ ھ میں زہر آلود گوشت کھانے سے ان کی وفات ہوئی۔ (اسد الغابة: ۱/ ۲۷۵ طبقات: ۸/ ۳۸۴، ۳۸۵۔

[2] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس واقعہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بکری ہدیہ میں پیش کی گئی۔ (''ایک یہودی عورت زینب بنت حرث نے پیش کی تھی) جس میں زہر ملا ہوا تھا، اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہاں جتنے یہودی ہیں انہیں میرے پاس جمع کرو۔ چنانچہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع کیے گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے ایک بات پوچھوں گا کیا تم مجھے صحیح صحیح بات بتا دو گے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں اے ابوالقاسم! پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: ←

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تادم آخر محسوس کئے جبکہ یہ زہر آلود گوشت کھانے سے بشر بن براء وفات پا گئے۔

ابتداء میں نبی اکرم ﷺ نے یہودیہ کو معاف کر دیا تھا مگر جب زہر آلود گوشت کھانے سے حضرت بشر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تو آپ ﷺ نے اسے قصاص میں قتل کروا دیا۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ سنن بیہقی کے حوالے سے لکھتے ہیں: اس گوشت کے اثر سے بشر بن براء کے وفات پا جانے پر آنحضرت ﷺ نے اس عورت کو قتل کرنے کا حکم دے دیا [1] اور وہ قتل کر دی گئی۔ [2]

❀❀❀

← تمہارا باپ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ فلاں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم جھوٹ کہتے ہو تمہارا پردادا تو فلاں ہے۔ اس پر وہ بولے کہ آپ نے سچ فرمایا، درست فرمایا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کیا اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو تم مجھے سچ سچ بتا دو گے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں اے ابوالقاسم! اور اگر ہم جھوٹ بولیں بھی تو آپ ہمارا جھوٹ پکڑ لیں گے جیسا کہ ابھی ہمارے پردادا کے متعلق آپ نے ہمارا جھوٹ پکڑ لیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دوزخ والے کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: کچھ دن کے لیے تو ہم اس میں رہیں گے پھر آپ لوگ ہماری جگہ لے لیں گے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم اس میں ذلت کے ساتھ پڑے رہو گے، واللہ! ہم اس میں تمہاری جگہ کبھی نہیں لیں گے۔ آپ نے پھر ان سے دریافت کیا: اگر میں تم سے ایک بات پوچھوں تو تم مجھے اس کے متعلق صحیح صحیح بتا دو گے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں! آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا، انہوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تمہیں اس کام پر کس جذبہ نے آمادہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہمارا مقصد یہ تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہوں گے تو ہمیں آپ سے نجات مل جائے گی اور اگر سچے ہوں گے تو آپ کو نقصان نہیں پہنچ سکے گا۔ (صحیح بخاری، الطب، ما یذکر فی سم النبی ﷺ، ح : ٥٧٧٧، الجزیة والموادعة، اذا غدر المشرکون بالمسلمین هل یعفی عنهم، ح : ٣١٦٩، المغازی، معاملة النبی ﷺ اهل خیبر، ح ٤٢٤٩۔ البدایة والنهایة: ٤ /١٦٤، ١٦٥)

[1] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی کو زہر دے کر مار ڈالنا بھی قتل عمد ہے۔ (اگر ورثاء معاف نہ کریں اور نہ دیت لینے پر رضامند ہوں تو) اس میں بھی قصاص لازم آتا ہے۔

[2] البدایة والنهایة: ٤ / ١٦٥، ١٦٦۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا

(زینب: حسین، مہک دار پودا)

تعارفی کلمات

آپ ابوسلمہ بن عبدالاسد کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی والدہ ام المومنین ام سلمہ بنت ابو امیہ ہیں۔ آپ سے عبداللہ بن زمعہ بن اسود نے شادی کی جن سے عبدالرحمن، یزید، وہب، ابوسلمہ، کبیر، ابوعبیدہ، قریبہ، ام کلثوم اور ام سلمہ نو بچے ہوئے۔ اسماء بنت ابوبکر صدیق نے زینب بنت ابوسلمہ کو دودھ پلایا تھا۔ آپ کا نام برہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے زینب سے بدل دیا۔ [1]

حضرت زینب رسول اللہ ﷺ کی ربیبہ [2] ہیں۔ جب حضرت ام سلمہ آپ ﷺ کے عقد میں آئیں' اس وقت حضرت زینب شیر خواری کے ایام میں تھیں۔ [3]

نبی ﷺ جب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے تو فرماتے: أَیْنَ زُنَابُ؟ زینب کہاں ہے؟ [4] بعض دفعہ جب حضور ﷺ غسل کرتے تو زینب آپ کے پاس آتیں [5] آپ پانی کی پھواران کے منہ پر مارتے اور فرماتے کہ واپس چلی جاؤ (اس کی برکت تھی کہ)

---

[1] طبقات: ٨/ ٤٨٠، ٤٨١۔

[2] ربیبة بیوی کی بیٹی کو کہتے ہیں۔ (اگر بیٹا ہو تو اسے ربیب کہتے ہیں) اس کی تربیت چونکہ دوسرا خاوند کرتا ہے اس لیے اسے ربیبہ کہتے ہیں۔ ربیبہ کی جمع ربائب ہے، قرآن مجید میں ہے: ﴿وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ﴾ (النساء: ٤/ ٢٣) "اور تمھاری بیویوں کی بیٹیاں جنھوں نے تمھاری گود میں پرورش پائی ہے۔" (سے نکاح کرنا بھی تم پر حرام ہے)

[3] الاصابة: ٤/ ٣١٠۔

[4] الاصابة: ٤/ ٤٤٠۔

[5] وہ اس وقت اپنے پاؤں پر چلنے کے قابل ہو گئی تھیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتہائی بڑھاپے میں بھی ان کے چہرے کی رونق بحال تھی۔ آخر وقت تک ان کے چہرے پر (کبرسنی کے اثرات کے بجائے) شباب کی رنگت جھلکتی تھی۔ [1]

حضرت زینب سے چند احادیث بھی مروی ہیں۔ [2] آپ اپنے زمانے کی جلیل القدر فقیہ (عالمہ فاضلہ) خاتون تھیں۔ [3] حضرت زینب ۷۳ھ میں فوت ہوئیں، اس وقت طارق (بن عمرو) مدینہ کے والی تھے۔ عبداللہ بن عمر بھی ان کے جنازے میں شریک تھے۔ [4]

حضرت زینب کا جنازہ صبح کی نماز کے بعد لایا گیا اور بقیع میں رکھ دیا گیا۔ طارق صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھایا کرتے تھے۔ [5] عبداللہ بن عمر نے ان کے وارثوں سے کہا: ابھی نماز جنازہ پڑھ لو یا پھر جب تک سورج بلند نہ ہو جائے نہ پڑھنا۔ [6]

داستان ظلم

زینب بنت ابوسلمہ کے دو بیٹوں کو قتل کر دیا گیا اور ان کی لاشیں ماں کے سامنے لا کر رکھ دی گئیں۔ ابن اثیر لکھتے ہیں: یوم الحرۃ [7] کو جب اہل مدینہ قتل کیے جا رہے ہیں تو ان کے

---

[1] اسد الغابة: ۳/ ۸٤۸، الاصابة: ٤/ ۳۱۱، الاستیعاب: ٤/ ۲۱۲، ۲۱۳۔

[2] سیر اعلام النبلاء: ۳/ ۲۰۰۔

[3] اسد الغابة: ۳/ ۸٤۱، الاصابة: ٤/ ۳۱۱، الاستیعاب: ٤/ ۳۱۳۔ تهذیب التهذیب: ۱۲/ ٤۲۱، ٤۲۲۔

[4] تهذیب التهذیب: ۱۲/ ٤۲۱۔

[5] نبی اکرم ﷺ نماز فجر اندھیرے میں ہی پڑھاتے تھے۔ لہٰذا آپ کے ماننے والوں کا عمل بھی یہی ہونا چاہیے۔ طارق سنتِ رسول ﷺ کی اتباع کرتے تھے۔

[6] طبقات: ۸/ ٤۸۱۔

[7] یہ ۲۷ ذوالحجہ ۶۳ھ کا انتہائی افسوسناک واقعہ ہے، اہل مدینہ نے یزید کو معزول کر دیا اور اس کے خلاف غیظ وغضب کا اظہار کیا۔ یزید نے انہیں کچلنے کے لیے مسلم بن عقبہ مزنی کی سرکردگی میں کئی ہزار فوج بھیجی۔ مسلم بن عقبہ جب اپنی فوجوں کے ہمراہ مدینہ پہنچا تو اہل مدینہ نے بنی امیہ کا محاصرہ کیا ہوا تھا۔ عبدالملک بن مروان کے مشورہ کے مطابق وہ حرہ میں اترا۔ وہ تین روز تک لوگوں کو مسلسل سمجھاتا رہا اور انہیں صلح کی دعوت دیتا رہا مگر وہ جنگ پر ہی مصر تھے۔ شدید جنگ کے نتیجے میں اہل مدینہ نے شکست کھائی اور فریقین کے بہت سے سادات و اعیان قتل ہوئے جن میں حضرت عبداللہ بن مطیع اور ان کے ساتوں بیٹے ←

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقتولین میں ان کے دونوں بیٹے بھی شامل تھے، جب ان کی لاشیں ان کے سامنے لائی گئیں تو انہوں نے انا للّٰہ وانا الیه راجعون پڑھا۔ کہنے لگیں کہ بلاشبہ مجھے ان دونوں کا بڑا دکھ ہے مگر اس کا دکھ اس دوسرے کے دکھ سے سوا ہے کیونکہ یہ بے چارا اپنے گھر میں بیٹھا ہوا تھا کہ یزیدی اندر گھس آئے اور اسے بلاوجہ قتل کر دیا۔ اس دوسرے نے البتہ دشمن پر ہاتھ اٹھایا تھا اور جنگ کی تھی۔ میں نہیں کہہ سکتی کہ اس وجہ سے وہ کس حد تک قصور وار تھا۔ دونوں بھائی عبداللہ بن زمعہ کے بیٹے تھے۔ [1]

صاحب الاستیعاب لکھتے ہیں:

لما کان یوم الحرۃ قتل اھل المدینة فکان فیمن قتل ابنا زینب ربیبة رسول اللّٰہ ﷺ فحملا ووضعا بین یدیھا مقتولین فقالت انا للّٰہ و انا الیه راجعون۔ واللّٰہ ان المصیبة علیّ فیھما لکبیرۃ وھی علیّ فی ھذا اکبر منھا فی ھذا، اما ھذا فجلس فی بیته فکف یدہ فدخل علیه و قتل مظلوما و انا ارجو له الجنةَ واما ھذا فبسط یدہ فقاتل حتی قتل فلا ادری علی ما ھو من ذلک فالمصیبة به علیّ اعظم منھا فی ھذا۔ [2]

❁❁❁

← سامنے قتل ہو گئے۔ بہت سے قراء قتل ہو گئے۔ لوگوں کے اموال لوٹ لیے گئے۔ مسلم بن عقبہ جس شخص کو پاتا اسے قتل کر دیتا۔ سادات صحابہ، جن میں جابر بن عبداللہ، ابوسعید خدری، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں۔ ان ساری سرگرمیوں سے علیحدہ ہو گئے۔ ان میں سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے بیٹے علی بن حسین (زین العابدین) بھی تھے۔ اسی سال عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حج کروایا۔ مدینہ میں شدید فتنہ وفساد برپا ہو چکا تھا۔ زہری سے لوگوں نے پوچھا کہ یوم حرہ میں کتنے لوگ قتل ہوئے تو انہوں نے کہا: انصار و مہاجرین میں سے سات سو سرکردہ لوگ اور موالی کے سرکردہ لوگ اور آزاد و غلام۔ میں نہیں جانتا وہ دس ہزار تھے۔ (دیکھیے البدایة والنہایة: ۸/ ۲۷۷، ۲۸۵)

[1] اسد الغابة: ۳/ ۸٤۱۔

[2] الاستیعاب: ٤/ ۳۱۳۔ ترجمہ تقریباً وہی ہے جو اوپر اسد الغابہ کے حوالے سے بیان ہو چکا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث سوم

بیٹوں سے محروم کی جانے والی صحابیات رضی اللہ عنہن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدین انسان کے دنیا میں وجود میں آنے کا ذریعہ ہیں۔ عموماً اولاد اپنے والدین کے سایۂ عاطفت میں ہی پروان چڑھتی ہے۔ والدین کے احسانات کو تسلیم کرنے والی نیک اولاد اپنے والدین کو صحت و عافیت میں دیکھ کر مسرت محسوس کرتی ہے۔ دنیا کی بہت سی نعمتیں اور بہاریں اولاد کو اپنے والدین کی بدولت ہی حاصل ہوتی ہیں۔ لہٰذا اولاد کے جیتے جی اگر والدین کو کوئی گزند پہنچے تو اس کا برداشت کرنا اولاد کے لیے آسان نہیں ہوتا۔ بعض صحابیات رضی اللہ عنہن کو اس قسم کے صدمے برداشت کرنے پڑے کہ ان کے والدین کو بے دردی سے قتل کر دیا گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما

(ام کلثوم: پرکشش)

تعارفی کلمات

آپ کی ولادت تقریباً ۶ ھ میں ہوئی۔ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں۔ آپ کی والدہ فاطمہ بنت خدیجہ بنت خویلد ہیں۔ (1) ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ (2) مہر چالیس ہزار درہم مقرر کیا گیا۔ اور ان کی شہادت تک آپ انہی کے نکاح میں رہیں۔ حضرت عمر سے آپ کے رقیہ اور زید دو بچے پیدا ہوئے، پھر آپ سے عون بن جعفر بن ابو طالب نے نکاح کیا اور پھر محمد بن جعفر نے، جب حضرت ام کلثوم کی بہن زینب بنت علی (3) جو عبداللہ بن جعفر کے نکاح میں تھیں، فوت ہوگئیں تو حضرت ام کلثوم نے محمد بن جعفر کی وفات کے بعد عبداللہ بن جعفر سے نکاح کیا اور ان کی حیات میں ہی وفات پائی۔ (4)

ان تینوں بھائیوں سے حضرت ام کلثوم کی کوئی اولاد نہ ہوئی۔ (5)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما سے نکاح اس لیے کیا تاکہ دیگر تعلقات اور رشتۂ دامادی کے علاوہ خاندان نبوت سے ان کا سسرالی رشتہ بھی قائم ہو جائے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس رشتے کے موقع پر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے:

((كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا سَبَبِيْ وَنَسَبِيْ)) (6)

---

(1) سیر اعلام النبلاء: ۳/ ۵۰۰۔

(2) یہ ذوالقعدہ ۱۷ھ کا واقعہ ہے۔

(3) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت (۴۰ھ) کے وقت یہ بھی بقید حیات تھیں۔

(4) طبقات: ۸/ ۴۸۲۔ (5) سیر اعلام النبلاء: ۳/ ۵۰۲۔

(6) مستدرك حاكم: ۳/ ۱۴۲، طبقات: ۸/ ۴۸۲۔ سیر اعلام النبلاء: ۳/ ۵۶۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''روز قیامت تمام نسب اور تعلق کے رشتے ختم ہو جائیں گے سوائے میرے تعلق اور نسب کے۔''

ایک حدیث مبارکہ میں ہے:

((اِنَّ الْاَنْسَابَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ تَنْقَطِعُ غَیْرَ نَسَبِیْ وَ سَبَبِیْ وَ صِهْرِیْ)) [1]

''قیامت کے دن تمام تعلقات نسب اور سسرال کے رشتے ختم ہو جائیں گے مگر میرا تعلق، نسب اور سسرال کا رشتہ علیٰ حالہٖ باقی رہے گا۔''

ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت تو کی ہے مگر کوئی حدیث روایت نہیں کی۔ [2] وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت چھوٹی بچی تھیں۔

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ دکھی انسانیت کی خدمت کر کے اجر کمانے میں دلچسپی رکھتی تھیں۔ اسلم کا بیان ہے کہ ایک شب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ کے بیرونی حصے میں گیا تو ہمیں ایک بالوں کا خیمہ نظر آیا، ہم اس کے پاس گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ اس میں ایک عورت دردِ زہ میں مبتلا ہے اور رو رہی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا حال پوچھا تو اس نے کہا میں ایک عرب عورت ہوں اور میرے پاس کوئی چیز نہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور دوڑتے ہوئے اپنے گھر واپس آئے اور اپنی بیوی حضرت ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا آپ کو اس اجر میں کچھ دلچسپی ہے جسے اللہ آپ کے پاس لے آیا ہے اور انہیں سارا واقعہ بتایا۔ انہوں نے جواب دیا ہاں، پس آپ نے اپنی پشت پر آٹا اور چربی اٹھائی اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے ولادت کے مناسب حال چیزیں اٹھائیں اور دونوں آ گئے، حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا عورت کے پاس چلی گئیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے خاوند، جو آپ کو نہیں جانتا تھا، کے پاس بیٹھ کر باتیں کرنے لگے، اس عورت کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے کہا، یا امیر المومنین اپنے ساتھی کو بچے کی بشارت دیجیے، جب اس شخص نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی بات سنی تو اس بات کو بڑا خیال کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس معذرت

---

[1] مسند احمد: ٤/ ٣٢٢۔ اسد الغابة ٣/ ١٠١٧۔

[2] سیر اعلام النبلاء: ٣/ ٥٠٠۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے لگا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پر کوئی خوف نہیں، پھر آپ نے ان کو اخراجات اور ان کی ضرورت کی اشیاء پہنچا دیں اور واپس آ گئے۔ ❶

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی وفات حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہوئی۔ ان دنوں سعید بن العاص مدینہ کے امیر تھے۔ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور ان کا بیٹا زید ایک ہی دن میں فوت ہوئے۔ زید ایک دن بنو عدی کے ایک جھگڑے میں صلح کرانے کے لیے ان کے ہاں گئے، رات کے اندھیرے میں کسی شخص نے ان کے سر پر ضرب لگائی جس سے ان کا سر پھٹ گیا اور وہ گر پڑے اور کچھ دنوں کے بعد فوت ہو گئے۔ وہ دور جوانی میں فوت ہو گئے اور ساتھ ہی ان کی والدہ بھی فوت ہو گئیں۔ اپنے بھائی زید اور ام کلثوم دونوں کی نماز جنازہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ انہیں حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے آگے کیا تھا۔ زید کا جنازہ امام کی جانب جبکہ ام کلثوم کا جنازہ زید سے آگے قبلہ کی جانب رکھا گیا ❷ اور دونوں پر چار تکبیریں کہیں، ابن عمر کے پیچھے حضرات حسن، حسین پسران محمد بن حنفیہ، علی، عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن جعفر بھی تھے۔ ❸

حضرت ام کلثوم اور زید میں کوئی بھی کسی کا وارث نہیں ہوا کیونکہ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کس کی وفات پہلے ہوئی۔ ❹

داستان ظلم

ان کا بیٹا زید زخمی حالت میں ان کے سامنے رہا۔ ایک صدمہ یہ تھا کہ قبل ازیں ان کے شوہر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بھی شہید کیا جا چکا تھا۔ ایک صدمہ والد کے قتل کا بھی تھا۔ البدایہ والنھایۃ میں ہے کہ تیم الرباب قوم کے ایک شخص وردان، عبدالرحمن بن ملجم اور شبیب بن مجدۃ الاشجعی الحروری نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قتل کا منصوبہ بنایا۔ جس کے لیے انہوں نے ۱۷ رمضان

❶ البدایۃ والنھایۃ: ۷/ ۱۸۳۔

❷ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرد اور عورت کی اکٹھی نماز جنازہ پڑھی جا رہی ہو تو مرد کا جنازہ امام کی طرف ہونا چاہیے۔

❸ سیر اعلام النبلاء: ۳/ ۵۰۲، طبقات ۸/ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔

❹ الاستیعاب: ۴/ ۴۶۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمعہ کی شب طے کی، جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو شبیب نے آپ کو تلوار ماری تو وہ طاقچے میں لگی اور ابن ملجم نے آپ کے سر پر تلوار ماری تو خون آپ کی داڑھی پر بہہ پڑا۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آواز دی، اسے پکڑو، اور وردان بھاگا تو حضرموت کے ایک شخص نے پکڑ کر اسے قتل کر دیا اور شبیب نے بھاگ کر جان بچائی اور لوگوں سے آگے نکل گیا اور ابن ملجم پکڑا گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جعدہ بن ہبیرہ بن ابی وہب کو آگے کیا اور انہوں نے لوگوں کو فجر کی نماز پڑھائی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کے گھر لایا گیا اور ابن ملجم کو بھی آپ کے پاس لایا گیا اور اس کی مشکیں باندھ کر آپ کے سامنے کھڑا کیا گیا، آپ نے اسے کہا اے دشمن خدا کیا میں نے تم سے حسن سلوک نہیں کیا؟ اس نے کہا بے شک، آپ نے فرمایا تجھے اس کام پر کس بات نے آمادہ کیا ہے، اس نے کہا میں نے چالیس روز اسے تیز کیا ہے اور اللہ سے دعا کی ہے کہ وہ اس سے اس کی مخلوق کے بدترین آدمی کو قتل کرے گا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے کہا، میں بھی تجھے اس سے مقتول دیکھتا ہوں اور تجھے اللہ کی مخلوق کا بدترین آدمی پاتا ہوں، پھر آپ نے فرمایا:

اگر میں مر جاؤں تو تم اسے قتل کر دینا اور اگر میں زندہ رہا تو میں بہتر جانتا ہوں کہ میں اس سے کیا کروں گا۔

جندب بن عبداللہ نے کہا: امیر المومنین! اگر آپ فوت ہو جائیں تو ہم حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لیں؟

آپ نے فرمایا:

میں نہ تمہیں حکم دیتا ہوں اور نہ منع کرتا ہوں تم بہتر سمجھتے ہو۔ [1]

اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ بکثرت لا الہ الا اللہ کا ورد کرنے لگے اور اس کے سوا آپ کچھ نہ بولتے تھے، بیان کیا گیا ہے کہ سب سے آخر میں آپ نے یہ آیت پڑھی:

---

[1] البداية والنهاية: ٧/ ٤٢٧، ٤٢٨۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ﴾
(الزلزال: ۸،۷/۹۹)

ابن ملجم جب پکڑا گیا تو اسے ام کلثوم بنت علی کہنے لگیں کہ اے دشمن خدا تو نے امیر المومنین کو قتل کر دیا وہ (بدبخت) بولا:

نہیں، میں نے تو تمھارے باپ کو قتل کیا ہے۔ ام کلثوم نے کہا: اللہ کی قسم! میں امید رکھتی ہوں کہ امیر المومنین کو (اس زخم سے) کوئی نقصان نہ پہنچے گا اس (کمبخت) نے کہا: پھر تم کیوں روتی ہو؟ پھر اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے اس تلوار کو ایک مہینہ تک زہر میں بجھایا ہے اگر اب بھی یہ مجھے دھوکہ دے گئی تو اللہ اسے غارت کرے۔ [1]

حضرت علی رضی اللہ عنہ جمعہ کے روز بوقت سحر ۱۷ رمضان ۴۰ھ کو ۶۳ سال کی عمر میں قتل ہوئے۔ آپ کی نماز جنازہ رات کے وقت پڑھی گئی اور قصر امارت کے پاس کوفہ میں دفن کیے گئے۔ بعض روایات میں ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ابن ملجم کو بلایا تو ابن ملجم نے آپ سے کہا: میں آپ کے سامنے ایک بات پیش کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: وہ کیا ہے؟ اس نے کہا: میں نے حطیم کے پاس اللہ سے وعدہ کیا تھا کہ میں علی (رضی اللہ عنہ) اور معاویہ (رضی اللہ عنہ) کو قتل کروں گا یا ان کے ورے مر جاؤں گا، اگر آپ مجھے چھوڑ دیں تو میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤں گا اور اگر میں انہیں قتل نہ کر سکا یا انہیں قتل کر دیا اور میں زندہ رہا تو مجھے اللہ کی قسم ہے کہ میں آپ کے پاس آ جاؤں گا اور اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں رکھ دوں گا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اسے کہا: اللہ کی قسم! ایسا ہرگز نہیں ہوگا حتیٰ کہ تو دوزخ کو دیکھے، پھر آپ نے اسے آگے کیا اور قتل کر دیا، پھر لوگوں نے اسے پکڑ کر چٹائیوں میں لپیٹ دیا اور پھر اسے آگ سے جلا دیا۔ اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے اس کے دونوں ہاتھ پاؤں کاٹ دیے۔ [2]

---

[1] اسد الغابة: ۲/ ۶۱۹، ۶۲۰۔ [2] البداية والنهاية: ۷/ ۴۳۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام المومنین حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما

(حفصہ: شیرنی)

تعارفی کلمات

آپ عمر بن خطاب بن نفیل کی صاحبزادی ہیں، آپ بعثت سے پانچ سال قبل پیدا ہوئیں۔ اس وقت قریش بیت اللہ کی تعمیر کر رہے تھے۔ آپ کی والدہ کا نام زینب بنت مظعون ہے۔ زینب، عثمان بن مظعون کی بہن ہیں۔ حفصہ رضی اللہ عنہا سے خنیس بن حذافہ سہمی نے نکاح کیا۔ انہی کے ساتھ انہوں نے ہجرت مدینہ کی۔ غزوہ بدر سے واپس آ کر حضرت خنیس رضی اللہ عنہ وفات پا گئے۔ ❶

شعبان ۳ھ میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت حفصہ سے شادی کی۔ ❷

ایک دفعہ جبریل علیہ السلام نے نبی ﷺ سے کہا کہ حفصہ کی طرف رجوع کر لیجیے (طلاق نہ دیجیے) کیونکہ وہ دن کثرت سے روزے دار اور شب بیدار رہنے والی خاتون ہیں اور وہ جنت میں بھی آپ کی بیوی ہوں گی۔ ❸

بقی بن مخلد کی مسند میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے ۶۰ حدیثیں مروی ہیں، چار احادیث

---

❶ طبقات: ۸/ ۱۰۹۔

❷ سیر اعلام النبلاء: ۲/ ۲۳۰۔ اس وقت ان کی عمر تقریباً بیس سال تھی۔ آپ اپنے بھائی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے چھ سال بڑی تھیں۔

❸ مستدرک حاکم: ٤/ ١٥۔ آپ جنت میں بھی نبی ﷺ کی رفیقہ حیات ہوں گی۔ اس کے لیے دیکھیے: سنن ابوداؤد، ح ۲۲۸۳، سنن ابن ماجہ، ح: ۲۰۱٦، ایسی ہی ایک صحیح حدیث سنن نسائی میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متفق علیہ ❶ جبکہ چھ احادیث میں امام مسلم منفرد ❷ ہیں۔ ❸

شفاء نامی ایک خاتون چیونٹی کے کاٹے کا دم جھاڑ جانتی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا کہ یہ دم کرنے کی دعا حفصہ کو بھی سکھا دو۔ ❹

آپ کو دین میں تفقہ حاصل تھا۔ ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

میں امید کرتا ہوں کہ اصحاب بدر و حدیبیہ جہنم میں داخل نہ ہوں گے۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے:

﴿وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾ (مریم : ۱۹/ ۷۱)

''تم میں ہر شخص واردِ جہنم ہوگا۔''

آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ہاں لیکن یہ بھی تو ہے:

﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا﴾ (مریم : ۱۹/ ۷۲)

''پھر ہم پرہیزگاروں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں زانووں پر گرا ہوا چھوڑ دیں گے۔'' ❺

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا دجال سے بہت ڈرتی تھیں۔ ❻

آپ رضی اللہ عنہا کی طبیعت میں قدرے تیزی پائی جاتی تھی اور کبھی کبھی اپنے شوہر (نبی اکرم ﷺ) سے دو بدو گفتگو کر لیتیں۔ ان کے باپ (سیدنا عمر رضی اللہ عنہ) کو پتہ چلا تو انہوں نے

---

❶ صحیح بخاری، الاذان، الاذان بعد الفجر، صحیح مسلم : ۷۲۳، صحیح بخاری، الحج، ما یقتل المحرم من الدواب، مسلم : ۱۲۰۰، صحیح بخاری، الحج، بیان ان القارن لا یتحلل......

❷ صحیح مسلم: ۶۳، ٦٤، ۷۳۳، ۱۱۰۷، ۱٤۹۰، ۲۸۸۳، ۲۹۳۲۔

❸ سیر اعلام النبلاء: ۲/ ۲۳۰۔

❹ طبقات: ۸/ ۱۱۳، مسند احمد: ٦/ ۲۸٦۔

❺ مسند احمد: ٦/ ۲۸۵۔

❻ صحیح مسلم، الفتن، ذکر ابن صیاد، ح : ۷۳۵۹، مسند احمد ٦/ ۲۸۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی بیٹی کو سمجھایا بلکہ سختی سے روک دیا۔ ❶

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بوقت وفات جناب حفصہ کے لیے غابہ میں کچھ مال کی وصیت کی تھی۔ جب وہ فوت ہونے لگیں تو انہوں نے وہی مال اپنے بھائی کے نام وصیت کر دیا کہ وہ مال فی سبیل اللہ صدقہ کر دیا جائے۔ ❷

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا انتقال شعبان ۴۵ھ ❸ عہد معاویہ میں ۶۰ سال کی عمر میں ہوا، مدینہ کے حاکم مروان بن حکم نے موضع جنائز میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کے دفن کیے جانے تک وہاں بیٹھے رہے۔ جنازے میں ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی قبر میں عبداللہ، عاصم پسران عمر اور سالم، عبداللہ، حمزہ پسران عبداللہ بن عمر اترے تھے۔ ❹

داستان ظلم

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے والد محترم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔ ۲۳ھ کی چار راتیں باقی تھیں کہ آپ پر ابولؤلؤ فیروز نے خنجر سے حملہ کر دیا۔ آپ زخموں کی تاب نہ لا کر یکم محرم ۲۴ھ کو جام شہادت نوش کر گئے۔ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب ۲۳ھ کے حج سے فارغ ہوئے اور کشادہ نالے میں فروکش ہوئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور شکایت کی کہ وہ عمر رسیدہ ہو گئے ہیں اور ان کی قوت کمزور ہو گئی ہے اور ان کی رعیت منتشر ہو گئی ہے اور وہ کوتاہی سے خائف ہیں اور انہوں نے اللہ سے دعا کی کہ وہ انہیں موت دے دے نیز انہیں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں شہادت سے سرفراز فرمائے، جیسا کہ صحیح میں ان سے روایت ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں تجھ سے تیری راہ میں شہید ہونے اور تیرے رسول کے شہر میں مرنے کی دعا کرتا ہوں، پس اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ دعا

❶ دیکھیے صحیح بخاری، التفسیر، سورة التحریم، ح: ٤٩١٣۔

❷ اسد الغابة: ٣/ ٧٩٥۔

❸ مستدرك حاكم: ٤/ ١٥۔

❹ طبقات ٨/ ١١٥۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبول فرمالی۔ اور مدینہ نبویہ میں آپ کو شہادت سے سرفراز فرما کر دونوں باتوں کی تکمیل کر دی اور یہ ایک نہایت ہی نادر بات ہے۔ ولکن اللّٰہ لطیف بما شاء۔

اتفاق سے مجوسی الاصل رومی گھرانے کے ابولؤلؤ فیروز نے جب کہ آپ ۲۶ ذوالحجہ کو بدھ کے روز محراب میں کھڑے ہو کر صبح کی نماز پڑھا رہے تھے، آپ پر دو دھاری خنجر کا وار کیا، پس اس نے آپ پر تین وار کیے اور بعض کا قول ہے کہ چھ وار کیے، ان میں سے ایک وار آپ کی ناف کے نیچے کیا جس نے سفاق کو کاٹ دیا اور آپ دھڑام سے نیچے گر پڑے اور آپ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو نائب مقرر کیا اور عجمی کافر خنجر سمیت واپس آ گیا اور وہ جس کسی کے پاس سے گزرتا اس پر وار کر دیتا حتیٰ کہ اس نے تیرہ آدمیوں پر وار کیے جن میں سے چھ آدمی مر گئے، حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس پر کوٹ پھینکا تو اس نے خودکشی کر لی، اللہ اس پر لعنت کرے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر اپنے گھر لایا گیا اور آپ کے زخم سے خون رواں تھا۔ اور یہ واقعہ طلوع آفتاب سے پہلے کا ہے۔ آپ کو ہوش آتا پھر آپ بے ہوش ہو جاتے پھر وہ آپ کے پاس نماز کا ذکر کرتے تو آپ ہوش میں آ جاتے اور فرماتے بہت اچھا، اور اس شخص کا اسلام میں کچھ حصہ نہیں جو تارک نماز ہے پھر آپ نے اسی وقت نماز پڑھی پھر آپ نے اپنے قاتل کے متعلق پوچھا کہ وہ کون ہے؟ لوگوں نے آپ کو بتایا وہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا غلام ابولؤلؤ ہے، آپ نے فرمایا: اس اللہ کا شکر ہے جس نے میری موت کسی ایسے شخص کے ہاتھوں نہیں کروائی جو ایمان کا دعوے دار ہے اور اس نے اللہ کو ایک سجدہ بھی نہیں کیا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ اس کا بھلا نہ کرے ہم نے اس کے متعلق حسن سلوک کا حکم دیا تھا۔ اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اس پر روزانہ دو درہم ٹیکس مقرر کیا تھا پھر انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اس کے ٹیکس میں اضافہ کر دیں وہ بڑھئی، نقاش اور لوہار ہے، اور آپ نے اس کے ٹیکس میں اضافہ کر دیا کہ وہ ہر ماہ ایک سو درہم ادا کیا کرے نیز آپ نے اسے کہا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ تو بہت اچھی چکی بناتا ہے جو ہوا سے چلتی ہے، ابولؤلؤ نے کہا بخدا! میں آپ کے لیے ایسی چکی بناؤں گا جس کے متعلق مشارق و مغارب میں لوگ باتیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں گے۔ اور اس نے منگل کی شام کو پختہ ارادہ کرلیا۔ اور بدھ کی صبح کو جب کہ ذوالحجہ کے چار دن باقی تھے، آپ پر خنجر کا وار کر دیا۔ ❶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وصیت کی کہ آپ کے بعد خلافت کا مسئلہ ان چھ آدمیوں کے مشورہ سے طے پائے گا جن سے رسول اللہ ﷺ وفات کے وقت راضی تھے اور وہ چھ آدمی یہ تھے، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم بعض روایات میں ہے کہ جس خنجر سے ابولؤلؤ نے امیر المومنین پر قاتلانہ حملہ کیا تھا اس کی دو نوکیں تھیں۔ وہ خوب تیز تھا، اسے زہر میں بجھایا گیا تھا۔ ❷

شہادت امیر المومنین کے سانحے کا ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو بہت صدمہ ہوا۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا مع چند عورتوں کے آئیں، وہ تھوڑی دیر تک روتی رہیں، اتنے میں اور مرد آ گئے اور انہوں نے اجازت مانگی۔ وہ پردہ میں چلی گئیں، لوگ ان کے رونے کی آواز پردہ سے سن رہے تھے۔ ❸

---

❶ البداية والنهاية: ٧/ ١٨٥۔

❷ اسد الغابة: ٢/ ٥٦٥۔

❸ ایضاً۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل دوم

انتقامی طلاق اور ظہار کا شکار ہونے والی صحابیات رضی اللہ عنہن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتقام کی آگ میں جلنے والوں نے بعض صحابیات رضی اللہ عنہن کو بلا وجہ طلاق دے دی اور بعض وہ صحابیات بھی ہیں جن سے ان کے شوہر نے غصے میں آ کر ظہار کر لیا۔ اس فصل میں ایسی ہی چند صحابیات کا تذکرہ کیا جا رہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام کلثوم بنت محمد رضی اللہ عنہا

(ام کلثوم: پرکشش)

تعارفی کلمات

آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دختر ہیں۔ آپ کا نام امیہ ہے۔ ❶ آپ اپنی والدہ کے ساتھ مشرف بہ اسلام ہوئیں اور اپنی بہنوں اور دیگر خواتین کے ساتھ بیعت کی سعادت حاصل کی اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تو آپ نے بھی ہجرت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل وعیال کے ساتھ رہتی سہتی رہیں۔ ❷

جب رقیہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ربیع الاول ۳ھ میں ام کلثوم کا نکاح حضرت عثمان سے کر دیا۔ ❸

آپ حضرت عثمان کے نکاح میں ہی تھیں کہ شعبان ۹ھ میں آپ کی وفات ہوگئی۔ ❹

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی وفات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میری دس بیٹیاں ہوتیں تو میں انہیں یکے بعد دیگرے ❺ عثمان کے نکاح میں دے دیتا۔ ❻

حضرت ام کلثوم کو اسماء بنت عمیس، صفیہ بنت عبدالمطلب، ام عطیہ اور بعض دیگر انصاری

---

❶ مستدرک حاکم: ٤/ ٤٨۔ ❷ طبقات: ٨/ ٥٧۔

❸ طبقات: ٨/ ٥٧، مستدرک حاکم: ٤/ ٤٩۔

❹ مستدرک حاکم: ٤/ ٤٨۔ طبقات: ٨/ ٥٧۔

❺ کیونکہ دو یا زیادہ بہنوں کو ایک وقت میں ایک نکاح میں جمع نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنے کو حرام قرار دیا ہے جیسا کہ ﴿وَ اَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ﴾ (النساء: ٤/ ٢٣) سے ظاہر ہے۔

❻ طبقات: ٨/ ٥٧۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورتوں نے غسل دیا، نماز جنازہ ان کے والد رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی، علی، فضل، اسامہ اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہم قبر میں اترے۔ ❶

عورتوں کے ریشم پہننے کا جواز حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے عمل سے بھی ملتا ہے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ام کلثوم رضی اللہ عنہا پر ریشمین دھاری دار چادر دیکھی تھی۔ ❷

داستان ظلم

بعثت نبوی سے پہلے ام کلثوم کا نکاح عتیبہ بن ابولہب بن عبدالمطلب سے ہو گیا تھا پھر جب رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے تبت یدا ابی لھب و تب نازل کی تو ابولہب نے عتیبہ سے کہا اگر تو اس (محمد) کی بیٹی کو طلاق نہ دے گا تو میرا تیرا کوئی واسطہ نہیں۔ چنانچہ عتیبہ نے ام کلثوم کو طلاق دے دی، ہنوز رخصتی نہیں ہوئی تھی۔ ❸

بعض روایات میں ہے کہ عتیبہ کی ماں ام جمیل بنت حرب بن امیہ نے کہا کہ تمھاری بیوی صابی ہو گئی ہے لہٰذا اسے طلاق دے دو۔ ❹

---

❶ ایضاً: ۸/ ۵۸۔

❷ صحیح بخاری : اللباس، الحریر للنساء، سنن ابوداؤد : ۲۰۵۸، النسائی ۸/۱۹۷، ابن ماجہ : ۳۵۹۸۔ مستدرک حاکم: ٤/ ٤٩۔ طبقات: ۸/ ۵۷، سیر اعلام النبلاء: ۲/ ۲۵۳۔

❸ طبقات: ۸/ ۵۷، الاصابة: ٤/ ٤٦٦۔

❹ اسد الغابة: ۳/ ۱۰۱٤، الاصابة: ٤/ ٤٦٦۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خولہ بنت ثعلبہ الخزرجیہ الانصاریہ رضی اللہ عنہا

(خولہ: خادم، ہرنی، قابل منتظم)

تعارفی کلمات

آپ ثعلبہ بن اصرم کی صاحبزادی ہیں۔ آپ سے عبادہ بن صامت کے بھائی اوس بن صامت نے شادی کی۔ یہی خولہ جھگڑا کرنے والی (مجادلہ) ہیں۔ آپ نے بھی مسلمان ہو کر بیعت کی۔ [1]

بعض روایات میں ان کا نام خویلہ بھی آیا ہے۔ [2]

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ چند احباب کے ساتھ جا رہے تھے کہ ان کا گزر ایک بڑھیا کے پاس سے ہوا، خلیفہ وہاں کھڑے ہو گئے۔ اور کچھ دیر اس سے مصروف گفتگو رہے۔ ایک رفیق نے کہا: آپ نے اس بڑھیا کی وجہ سے اتنے آدمیوں کو روکے رکھا۔ خلیفہ نے کہا، تجھ پر افسوس ہے۔ تجھے معلوم نہیں یہ خاتون کون ہے؟ یہ وہ عورت ہے کہ جس کے شکوے کو اللہ نے ساتوں آسمانوں کے اوپر سے سنا تھا۔ [3] انہی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا﴾ [4] ... والی آیات نازل کی تھیں۔ اللہ کی قسم! اگر یہ

---

[1] طبقات: ۸/ ۴۲۲۔

[2] تہذیب التہذیب: ۱۲/ ۴ یہ غالباً اس بنا پر ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خویلہ کہہ کر ان سے مخاطب ہوئے۔

[3] اللہ تعالیٰ ہر جگہ نہیں بلکہ اوپر ہے۔

[4] یہ سورۃ المجادلۃ کی ابتدائی چار آیات ہیں، جن کا ترجمہ یہ ہے۔ ''یقیناً اللہ نے اس عورت کی بات سنی جو تجھ سے اپنے شوہر کے بارے میں گفتگو کر رہی تھی اور اللہ کے آگے شکایت کر رہی تھی، اللہ تم دونوں کے سوال و جواب سن رہا تھا، بے شک اللہ سننے دیکھنے والا ہے۔ تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں (انہیں ماں کہہ بیٹھتے ہیں) وہ ان کی مائیں نہیں بن جاتیں، ان کی اصلی مائیں تو وہی ہیں جن کے بطن سے وہ پیدا ہوئے، یقیناً یہ لوگ ایک نامعقول اور جھوٹی بات کہتے ہیں، بے شک اللہ معاف کرنے والا اور ←

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رات تک کھڑی رہتی تو میں بھی کھڑا رہتا۔ صرف نماز کے لیے جاتا اور پھر واپس اس کے پاس آ جاتا۔

داستان ظلم

جناب خولہ کی روایت ہے کہ میں اوس بن صامت کی بیوی تھی۔ وہ بہت بوڑھا ہونے کی وجہ سے بداخلاق اور بدخو ہو گیا تھا۔ ایک دن اس نے مجھ سے کچھ کہا۔ جب میں نے جواب دیا تو وہ بھڑک اٹھا اور کہا کہ تو میرے لیے میری ماں کی طرح ہے۔ اس پر وہ گھر سے نکل گیا اور جب اہل قبیلہ کی مجلس میں جا بیٹھا تو اسے اپنے کیے پر افسوس ہوا۔ وہاں سے واپس آیا تو اس نے مجھ سے ہم بستر ہونا چاہا، میں نے اسے صاف صاف کہہ دیا خبردار! اس وقت تک میرے قریب مت آنا جب تک ہم اس معاملہ میں اللہ اور رسول کا فیصلہ دریافت نہ کر لیں۔ میں سیدھی حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں گئی اور سارا واقعہ آپ کے گوش گزار کیا اور اس کی بدسلوکی اور بداخلاقی کی شکایت کی، حضور ﷺ نے فرمایا: خولہ! تیرا خاوند، تیرا ابن عم عمر رسیدہ ہے تو اس کے بارے میں اللہ سے ڈر۔ بخدا میں حضور اکرم کی خدمت ہی میں تھی کہ حضور اکرم ﷺ پر وحی نازل ہوئی اور حسب معمول آپ پر وحی کی حالت طاری ہو گئی اور جب آپ سے وہ حالت گئی تو فرمایا: خولہ! تم دونوں کے بارے میں قرآن کی یہ فرمان نازل ہوا ہے:

﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَ تَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَ اللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ﴾ (المجادلة: ۵۸/ ۱)

بعد از قراءت آیات فرمایا: اپنے خاوند سے کہو کہ وہ غلام آزاد کرے یا دو مہینے

← بخشنے والا ہے۔ جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں پھر اپنی کہی ہوئی بات سے رجوع کریں، تو ان کے ذمہ آپس میں ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے غلام آزاد کرنا ہے، تمھیں اس کی نصیحت کی جاتی ہے اور اللہ تمھارے اعمال سے باخبر ہے۔ ہاں جو شخص نہ پائے (غلام) تو اس کے ذمے دو مہینوں کے لگاتار روزے ہیں، اس سے پہلے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں اور جس شخص کو یہ طاقت بھی نہ ہو تو اس پر ساٹھ مسکینوں کا کھانا کھلانا ہے، یہ اس لیے ہے کہ تم اللہ کی اور اس کے رسول کی حکم برداری کرو، یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں اور کفار ہی کے لیے دکھ کی مار ہے۔''

❶ اسد الغابة: ۳/ ۸۱۴، الاصابة: ٤/ ۲۸۳۔ الاستيعاب: ٤/ ۲۸۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے متواتر روزے رکھے اور یا ساٹھ مسکینوں کو ساٹھ صاع کھجور کھلائے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ ان تعزیرات میں سے کسی کا متحمل نہیں ہو سکتا اس پر آپ نے فرمایا: نصف کھجوریں میں دے دوں گا۔ اس نے کہا باقی ماندہ مقدار میں دے دوں گی۔ فرمایا: تو نے نہایت اچھی بات کہی۔ اب جاؤ اور اس کی طرف سے کھجوریں مساکین میں بانٹ دو اور نیز اپنے میاں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آیا کرو۔

❶ اسد الغابة: ٣ /٨١٣، الاصابة: ٤ /٢٨٢، ٢٨٣، اصابہ کی روایت کے مطابق آپ ﷺ نے انہیں یا خویلۃ کہہ کر مخاطب کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رقیہ بنت محمد رضی اللہ عنہا

(رقیہ: ترقی، بلندی)

تعارفی کلمات

آپ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی والدہ خدیجہ بنت خویلد ہیں۔ ان کا پہلا نکاح ابولہب کے بیٹے عتبہ سے ہوا تھا مگر قبل از رخصتی طلاق ہوگئی۔ بعد ازاں حضور ﷺ نے ان کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔ حضرت عثمان سے ان کا بیٹا عبداللہ پیدا ہوا مگر وہ بچپن میں ہی فوت ہوگیا۔ عبداللہ کی وفات بعمر چھ سال جمادی الاولیٰ ۴ھ میں ہوئی اسی عبداللہ کی وجہ سے حضرت عثمان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ [2]

آپ اسی دن مسلمان ہوگئی تھیں جس دن آپ کی والدہ نے اسلام قبول کیا تھا، دیگر عورتوں اور اپنی بہنوں کے ساتھ انہوں نے آپ ﷺ کی بیعت کی۔ [3]

حضرت عثمان نے حضرت رقیہ کے ساتھ حبشہ کی طرف دو ہجرتیں کیں۔ [4]

بعد ازاں انہوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ [5]

آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حبشہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ جب رسول اللہ ﷺ بدر کی تیاریوں میں مصروف تھے تو آپ بیمار ہوگئیں۔ آپ ﷺ ان کی خبر گیری کے لیے حضرت عثمان کو ان کے پاس چھوڑ گئے۔ آپ رمضان میں، جبکہ رسول اللہ ﷺ بدر میں تھے، فوت ہوگئیں۔ آپ کی وفات ہجرت کے سترھویں ماہ کے آغاز میں ہوئی۔ جب زید بن حارثہ

---

[1] اسد الغابة: ۳/ ۸۲۷۔ [2] مستدرك حاكم: ٤/ ٤٧۔

[3] طبقات: ۸/ ۵۵۔ [4] ایضاً۔

[5] سیر اعلام النبلاء: ۲/ ۲۵۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدر سے فتح کی بشارت لے کر مدینہ منورہ آئے تو حضرت رقیہ کی قبر پر مٹی ڈالی جا رہی تھی۔ ❶

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی بوقت وفات عمر تقریباً ۲۲ سال تھی۔ ❷

داستان ظلم

اعلان نبوت سے قبل نبی ﷺ نے حضرت رقیہ کا نکاح عتبہ بن ابولہب کے ساتھ کر دیا تھا۔ جب نبی ﷺ پر سورۃ ﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ﴾ کا نزول ہوا تو عتبہ سے ابولہب نے کہا: اگر تو اس (محمد) کی بیٹی کو طلاق نہ دے تو مجھ سے کوئی تعلق و واسطہ نہ رکھنا۔ چنانچہ عتبہ نے قبل از رخصتی کے رقیہ کو طلاق دے دی۔ ❸ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رقیہ (اور حضرت ام کلثوم) کو طلاق دلوانے میں عتبہ وعتیبہ کی ماں ام جمیل بنت حرب بن امیہ نے بھی شوہر کا ساتھ دیا۔ ❹

❁❁❁

---

❶ طبقات: ۸/ ۵٦۔

❷ مستدرك حاكم (٤/ ٤٦) میں ہے کہ جب حضرت رقیہ پیدا ہوئیں اس وقت رسول اللہ ﷺ کی عمر ۳۳ سال تھی۔ ۲ھ تک حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی عمر تقریباً وہی بنتی ہے جو اوپر درج ہوئی۔

❸ طبقات: ۸/ ۵۵۔

❹ اسد الغابة: ۳/ ۸۲۷۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل سوم

نکاح کے سلسلے میں جبر کا شکار ہونے والی صحابیات رضی اللہ عنہن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کا نکاح، خواہ وہ بیوہ ہوں یا کنواری، ان کے سرپرستوں کی رضامندی کے بغیر منعقد کرنا جائز نہیں۔ [1] مگر سرپرستوں کو اسلام کی یہ ہدایت ہے کہ وہ عورتوں کا نکاح جبراً ایسی جگہ نہ کریں جہاں وہ پسند نہ کرتی ہوں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَ اَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (البقرۃ:٢/ ٢٣٢)

"اور جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت پوری کر لیں تو انہیں ان کے خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جبکہ وہ آپس میں دستور کے مطابق رضا مند ہوں، یہ نصیحت انہیں کی جاتی ہے جنھیں تم میں سے اللہ پر اور قیامت کے دن پر یقین و ایمان ہو، اس میں تمھاری بہترین صفائی اور پاکیزگی ہے، اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

---

[1] تفصیل کے لیے دیکھیے صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب من قال لا نکاح الا بولی لقول اللّٰہ تعالی : فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ۔ فدخل فیه الثیب و کذلك البکر و قال : ولا تنکحوا المشرکین حتی یومنوا و قال: و انکحوا الایامی منکم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمیل بنت یسار مزنیہ رضی اللہ عنہا

(جمیل: بلبل)

تعارفی کلمات

یہ معقل بن یسار کی ہمشیر اور یسار کی دختر ہیں۔ بعض نے ان کا نام جمیلا بھی بیان کیا ہے۔* انہیں ان کے شوہر ابوالبداح نے طلاق دے دی تھی۔ یہ اخت معقل بن یسار کے طور پر بھی مشہور ہیں۔*

داستان ظلم

فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ کے بارے میں معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میں نے اپنی بہن کا نکاح ایک شخص سے کر دیا تھا۔ اس نے اسے طلاق دے دی لیکن جب عدت پوری ہوئی تو وہ شخص (ابوالبداح) میری بہن سے پھر نکاح کا پیغام لے کر آیا۔ میں نے اس سے کہا کہ میں نے تم سے اس کا نکاح کیا، اسے تمہاری بیوی بنایا اور تمہیں عزت دی لیکن تم نے اسے طلاق دے دی اور اب پھر تم اس سے نکاح کا پیغام لے کر آئے ہو:

لَا وَاللّٰهِ لَا تَعُوْدُ اِلَيْكَ اَبَدًا

”ہرگز نہیں اللہ کی قسم! اب وہ کبھی تمہاری طرف نہیں پلٹے گی۔“

وہ شخص کوئی برا آدمی نہیں تھا اور عورت بھی اس کی طرف واپس جانا چاہتی تھی۔

---

* بعض کتب میں ان کا نام جُمَل (گروہ)، جمیلہ اور لیلیٰ بھی ملتا ہے۔ (الاصابة: ٤/ ٢٥٣) اسد الغابة ٣/٧٨٤۔

* ایضاً: ٣/ ١٠٣٤۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: فلا تعضلوھن ''تم عورتوں کو مت روکو۔''

میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اب میں (اپنی بہن کا نکاح) کر دوں گا۔ پھر انہوں نے اپنی بہن کا نکاح اس سے کر دیا۔ [1]

❁❁❁

[1] صحیح بخاری: کتاب النکاح، من قال: لا نکاح الا بولی ......، ح: ۵۱۳۰، البدایة والنہایة: ۳/ ۷۸٤، الاصابة: ٤/ ۲۵۳۔ اس واقعہ سے امام بخاری رحمہ اللہ نے استدلال کیا ہے کہ عورت کا نکاح اس کے ولی (سرپرست) کی اجازت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ مولانا محمد داؤد راز رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے بھی باب کا مطلب ثابت ہوا کیونکہ معقل نے اپنی بہن کا دوبارہ نکاح ابوالبداح سے نہ ہونے دیا حالانکہ بہن چاہتی تھی، تو معلوم ہوا کہ نکاح ولی کے اختیار میں ہے۔ بمقتضائے عقل بھی ہے کہ عورت کو کلی طور پر آزاد نہ چھوڑا جائے، اسی لیے شادی بیاہ میں بہت سے مصالح کے تحت ولی کا ہونا لازم قرار پایا۔ جو لوگ ولی کا ہونا بطور شرط نہیں مانتے ان کا قول غلط ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خنساء بنت حذام الانصاریہ رضی اللہ عنہا

(خنساء: چھپنا، ہٹنا)

تعارفی کلمات

یہ حذام بن خالد کی بیٹی ہیں' آپ بنو عمرو بن عوف سے ہیں۔ ان کا نکاح انیس بن قتادہ الانصاری سے ہوا تھا۔ وہ احد میں شہید ہو گئے تو خنساء کے والد نے ان کا نکاح کسی اور شخص سے کر دیا تو وہ کہنے لگیں: اللہ کے رسول! مجھے اپنے بیٹے کا چچا زیادہ عزیز ہے تو آپ نے انہیں اختیار دے دیا، ان کا نکاح ابولبابہ سے ہو گیا، جن سے ان کا بیٹا سائب پیدا ہوا۔ ❶

داستان ظلم

ان پر بھی نکاح کے سلسلے میں جبر کیا گیا۔ ان کا نکاح ایسی جگہ کر دیا گیا جہاں وہ پسند نہیں کرتی تھیں۔ حضرت خنساء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میرے والد نے جب میں بیوہ تھی' مجھے بیاہ دیا۔ چونکہ مجھے یہ نسبت ناپسند تھی۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی۔ آپ نے نکاح فسخ کر دیا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ خنساء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' میں بیوہ تھی اور میرے والد نے بنو عمرو بن عوف کے ایک آدمی سے میرا نکاح کر دیا اور خود میں نے ابولبابہ کو نکاح کا پیغام بھجوایا تھا۔ جب واقعہ کا علم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا تو آپ نے میرے والد کو حکم دیا کہ وہ میری پسند کا احترام کرے۔ ❷

---

❶ الاصابة: ٤/ ٢٧٩۔ ❷ اسد الغابة: ٣/ ٨١٠۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کُبَیشہ بنت معن انصاریہ رضی اللہ عنہا

(کبیشہ: سردار)

تعارفی کلمات

تعارف کے لیے دیکھیے باب سوم کی فصل سوم۔

داستان ظلم

کبیشہ رضی اللہ عنہا کو ان کے خاوند کی وفات کے بعد، نکاح کرنے کی اجازت نہ دی گئی۔ ان کے بیٹے نے ان پر جبر کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل کی:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا ۖ وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا﴾ (النساء: ٤/ ١٩)

"ایمان والو! تمھیں حلال نہیں کہ زبردستی عورتوں کو ورثے میں لے بیٹھو، انہیں اس لیے روک نہ رکھو کہ جو تم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے کچھ لے لو، ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کوئی کھلی برائی اور بے حیائی کریں، ان کے ساتھ اچھے طریقے سے بود و باش رکھو گو تم انہیں ناپسند کرو کیونکہ بہت ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو برا جانو اور اللہ اس میں بہت ہی بھلائی کر دے۔" ❶

اس آیت کے بارے میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کیا گیا ہے کہ جاہلیت میں کسی عورت کا شوہر مر جاتا تو شوہر کے رشتہ دار اس عورت کے زیادہ مستحق سمجھے جاتے۔ اگر

❶ ایضاً: ٩٢٣/٣ ؛ تفسیر الطبری، تفسیر آیت مذکورہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہی میں سے کوئی چاہتا تو اس سے شادی کر لیتا' یا پھر وہ جس سے چاہتے اسی سے اس کی شادی کرتے اور اگر وہ نہ چاہتے تو اس کی شادی ہی نہ کرتے۔ اس طرح عورت کے گھر والوں کے مقابلے میں بھی شوہر کے رشتہ دار اس کے زیادہ مستحق سمجھے جاتے، اس پر یہ آیت یاایھا الذین امنوا ......نازل ہوئی۔ [1]

لَا تَعْضُلُوْهُنَّ کا معنی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بیان فرمایا ہے:

''عورتوں پر جبر وقہر نہ کرو۔'' [2]

مولانا محمد داؤد راز رحمہ اللہ مذکورہ بالا روایت کی تشریح میں وحیدی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

''اب کہاں ہیں وہ پادری جو اسلام پر طعنہ مارتے ہیں کہ اسلام نے عورت کو لونڈی بنا دیا۔ اسلام کی برکت سے تو عورتیں انسان ہوئیں ورنہ عرب کے لوگوں نے تو گائے بیل کی طرح ان کو مال اسباب سمجھ لیا تھا۔ عورت کو ترکہ نہ ملتا، اسلام نے ترکہ دلایا، عورت کو جتنی چاہتے بے گنتی طلاق دیے جاتے۔ عدت نہ گزارنے پاتی کہ ایک اور طلاق دے دیتے۔ اس کی جان غضب میں رہتی۔ اسلام نے تین طلاقوں کی حد باندھ دی۔ خاوند کے مرنے کے بعد عورت اس کے وارثوں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی کی طرح رہتی۔ اسلام نے عورت کو پورا اختیار دیا، چاہے نکاح ثانی پڑھا لے۔''

عدت گزرنے کے بعد عورت کو اپنے مستقبل کے بارے میں معروف طریقے سے فیصلہ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

---

1. صحیح بخاری، کتاب التفسیر، تفسیر سورة النساء، باب قوله : لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرها، ح : ٤٥٧٩۔ نیز دیکھیے، ح : ٦٩٤٨۔
2. ایضاً۔ باب مذکور۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام نے عورت کو بہت عزت و شرف اور تکریم سے نوازا ہے اور اس کے حقوق کی پاسداری کی ہے۔لہٰذا عورت کو چاہیے کہ اپنے مقام و مرتبہ کو پہچانے اور اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے باعزت اور عفت و عصمت والی زندگی بسر کرے۔ اللہ تعالیٰ صنفِ نازک کا حامی و ناصر ہو۔واللّٰہ المستعان و علیہ التکلان۔

پانچ ماہ قبل شروع کیا جانے والا یہ تالیفی و تصنیفی کام آج بروز منگل ۲۰۰۹-۱۰-۶ رات بارہ بجے پایۂ تکمیل کو پہنچا۔الحمدللّٰہ۔

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

سٹاف کالونی انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن کی تحریری کاوشیں

۱: فتاویٰ افکارِ اسلامی، ۳۱۳ سوالات کے جوابات
۲: تفسیر معارف البیان، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرۃ (۱۔۵۰ آیات کی تفسیر)
۳: مظلوم صحابیات رضی اللہ عنہن ظلم و نا انصافی کا شکار ہونے والی عورتوں کے لیے اسوہ صحابیات
۴: شوقِ عمل، ارکانِ اسلام پر عمل کی ترغیب
۵: سیاحتِ امت المعروف بہ شوقِ جہاد
۶: سجدۂ تلاوت کے احکام اور آیاتِ سجدہ کا پیغام، اردو میں اس موضوع پر پہلی کتاب
۷: پریشانیوں اور مشکلات کا حل (حافظ حمزہ کاشف / شہباز حسن)
۸: بدعات کا انسائیکلو پیڈیا (قاموس البدع کا ترجمہ واستدراک)
۹: صداقت نبوتِ محمدی (دلائل النبوۃ از ڈاکٹر منقذ بن محمود السقار کا ترجمہ و تعلیق)
۱۰: غسل، وضو اور نماز کا طریقہ مع دعائیں (الوضوء والغسل والصلاۃ کا ترجمہ و تعلیق)
۱۱: مقامِ قرآن (میاں انوار اللہ / شہباز حسن)
۱۲: علوم اسلامیہ (پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد اسرائیل فاروقی / شہباز حسن)
۱۳: اسلامی تعلیمات (پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد اسرائیل فاروقی / شہباز حسن)
۱۴: لغت عرب کے ابتدائی قواعد اور جدید عربی بول چال مع قصص النّبیین
۱۵: جنت کا منظر (حافظ حمزہ کاشف / شہباز حسن)
۱۶: جہنم اور جہنمیوں کے احوال (النار حالها واحوال اهلها کا ترجمہ و تعلیق)
۱۷: خوش نصیبی کی راہیں (طریق الهجرتین از حافظ ابن قیم کا ترجمہ اور تلخیص و تعلیق)
۱۸: تفسیر میں عربی لغت سے استدلال کا منہج (اسلامیات میں پی ایچ ڈی کا مقالہ (زیرِ طبع)
۱۹: جنت میں خواتین کے لیے انعامات (احوال النساء فی الجنة کا ترجمہ و تعلیق)
۲۰: اسلام کے بنیادی عقائد و نظریات اور اعمال و آداب، شرح اربعین نووی (زیرِ طبع)
۲۱: فرقہ پرستی کے اسباب اور ان کا حل (الافترق۔ اسبابها و علاجها کا ترجمہ و تعلیق) (زیرِ طبع)
۲۲: دنیا ڈھلتی چھاؤں (الدنیا ظل زائل کا ترجمہ) (زیرِ طبع)
۲۳: انسان اور قرآن (میاں انوار اللہ / شہباز حسن) (زیرِ طبع)
۲۴: التأثیر الاسلامی فی شعر حالی (عربی زبان و ادب میں عربی مقالہ) (زیرِ طبع)
۲۵: اصول الکرخی (ترجمہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن کی نظر ثانی شدہ کتب اور تعلیقات

۱۔ اردو ترجمہ قرآن مجید از مولانا محمد ارشد کمال
۲۔ صحیح ابن خزیمہ (ترجمہ و شرح)
۳۔ مشکوۃ المصابیح (ترجمہ)
۴۔ حدیث اور خدام حدیث از میاں انوار اللہ
۵۔ الاسماء الحسنی از میاں انوار اللہ
۶۔ المسند فی عذاب القبر از مولانا محمد ارشد کمال
۷۔ عذاب قبر، قرآن کی روشنی میں از مولانا ارشد کمال
۸۔ ذکر اللہ کے فوائد از پروفیسر عنایت اللہ مدنی
۹۔ حقانیت اسلام، از پروفیسر محمد انس
۱۰۔ تقلید کی شرعی حیثیت (تخریج وتحقیق اور اضافہ شدہ) از حافظ جلال الدین قاسمی
۱۱۔ منکرین حدیث کی مغالطہ انگیزیوں کے علمی جوابات (تخریج وتحقیق اور اضافہ شدہ) از حافظ جلال الدین قاسمی
۱۲۔ گناہوں کی معافی کے دس اسباب (تخریج وتحقیق اور تعلیقات کے ساتھ) از حافظ جلال الدین قاسمی
۱۳۔ اللہ تعالیٰ کی دس تاکیدی نصیحتیں (از حافظ جلال الدین قاسمی)
۱۴۔ اصول کرخی پر ایک نظر (مولانا محمد ارشد کمال، مولانا یحییٰ عارفی)
۱۴۔ توبہ کا دروازہ (از میاں انوار اللہ)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مظلوم صحابیات
رضی اللہ عنہن